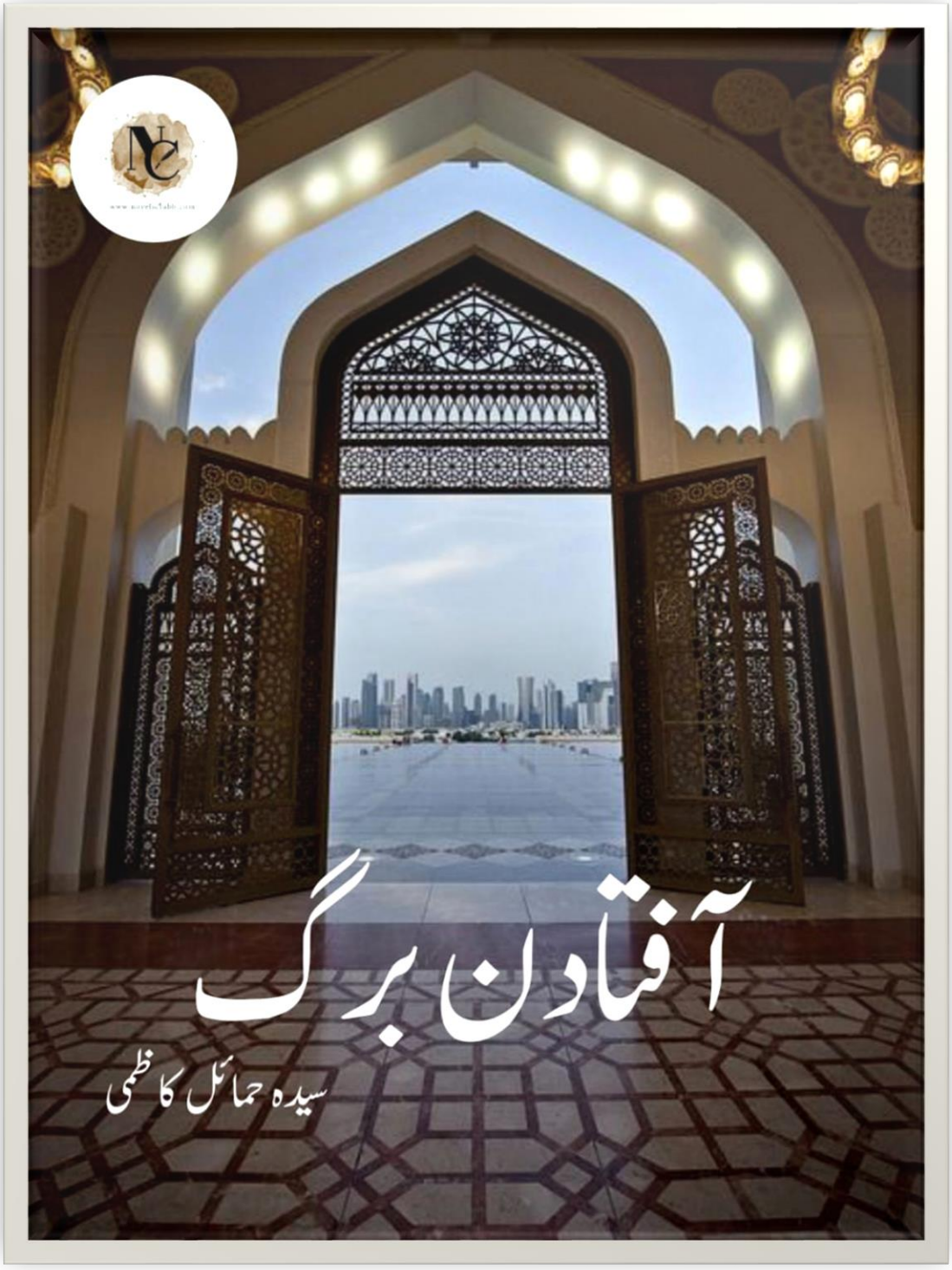
آفتادن برگ
سیدہ حمائل کاظمی

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

WWW.NOVELSCLUBB.COM

آفتادن برگ

سیدہ حمائل کاظمی

"بسم اللہ الرحمن الرحیم."

"ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں سب کچھ سن بھی رہا ہوں اور دیکھ بھی رہا ہوں
۔"

(سورۃ طٰہٰ 46)

ترجمہ: کنزالایمان)

اس کی آنکھیں مسلسل اس ایک آیت کے گرد گھوم رہیں تھی۔اس آیت کو پڑھ کر دل کی دھڑکنوں میں انتشار پیدا ہو رہا تھا۔آنکھوں کی گھوشے خود بخود نم رہے تھے ۔دل خود بخود رب کی عظمت کے آگے سجدہ ریز ہونا چاہ رہا تھا۔زندگی کی تکلیفوں کے اندھیرے میں ایک وہی تو ذات ہے جو تھام لیتی ہے۔۔بچا لیتی ہے۔۔رسوا ہونے سے پہلے ہی عزت کی چادر تھما دیتی ہے۔۔جو دوسروں کی طرح آپ کے اعمال پر ہی نظر نہیں رکھتا وہ آپ کے دل کے حالوں تک سے بھی واقفت رکھتا ہے ۔۔وہ دوسروں کی طرح دھتکارتا نہیں بلکہ صرف تھام کے اپنی رحمتوں کے آغوش میں سمیٹ لیتا ہے۔۔وہ تکلیفوں کے بعد مرہم کا انتظام بھی خود کرتا ہے۔۔وہ

آزمائش کے بعد آسانیاں بھی دیا کرتا ہے وہ لوگوں کے اصلی چہرے صحیح وقت پر دکھادیا کرتا ہے۔۔۔

ہانا نے خاموش آنکھیں اٹھا کر کھڑکی کے اس پار طلوع ہوتے سورج کو دیکھا جو خود کو جلا کر لوگوں کو روشنیاں مہیا کرتا ہے۔۔

گود میں بوجھ محسوس کر کے ہانا نے خاموشی سے قرآن پاک کو گلاف میں عقیدت سے چوم کر لپیٹا اور جانماز کے قریب موجود ٹیبل پر رکھا۔۔

اور خاموشی سے نظریں گود پے موجود وجود پر ٹکادیں جو بچپن سے لے کر اب تک ہر مسئلے کے حل کے لئے ہانا عبداللہ شاہ کے پاس آتی تھی۔۔۔

"امی نہیں مان رہیں پھوپو۔۔۔"

ہانا کے پوچھنے سے پہلے ہی مہمل نے گولگیر لہجے میں کہا۔۔

مہمل کے لہجے میں آنسوؤں کی امیزش محسوس کر کے ہانا نے ایک گہری سانس فضا کے سپرد کی اور دھیرے سے اپنے ہونٹ مہمل کے براؤن بالوں والے سر پر رکھے ۔۔۔

"میں تمہارے امی، بابا کو مانا لوں گی تم پریشن مت ہو۔۔۔"

'سچ پھوپو۔۔'

www.novelsclubb.com

ہانا کی بات سن کر مہمل کی آنکھوں میں خوبصورت چمک بکھر گئی۔۔

"بلکل سچ۔۔اب جاؤ شاباش اپنی امی کے ساتھ کی ناشتے کی تیاری کرواؤ میں آتی ہوں کچھ دیر تک۔۔"

ہانا نے محبّت سے مہمل کے چاکلیٹ براؤن بال اس کے ماتھے پر سے ہٹائے...

یوسف, سیف اور تمہارے بابا کہاں ہیں؟؟۔"۔

ہانا نے دروازے کی طرف بڑھتی ہوئی مہمل سے پوچھا۔۔

"یوسف بھائی تو گھر نہیں ائے۔۔اور سیف اور بابا ابھی تھوڑی دیر پہلے فجر کی نماز مسجد سے پڑھ کر ائے ہیں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

مہمل نے تفصیلی جواب دے کر ایک نظر ہانا کو دیکھا جس کے ماتھے پر سوچ کی شکنیں نمودار ہوئیں۔۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ میری جان میں آتی ہوں کچھ دیر تک۔۔پہلے تمہارے بھائی کی خبر لے لوں۔۔۔"

مہمل مسکراتے ہوئے سر ہلاتی کمرے سے باہر چلی گئی۔۔

****

رحیم داد بخش نے دھیرے سے کمرے میں قدم رکھ کر اپنے سامنے موجود اپنے شاہ جی کو دیکھا جو کالے رنگ کے ٹراوزر کے اُپر سفید پولو شرٹ میں روز کی طرح جاذب اور پر کشش لگ رہے تھے۔۔

کان میں بلیوٹوتھ لگائے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی ہلکی سی بڑھی کالی داڑھی کو سہلا رہے تھے اور نظریں مسلسل سامنے موجود فائل پر مرکوز تھیں۔

"ٹھیک ہے۔۔اس معاملے کو میں خود ہینڈل کروں گا۔۔تم تب تک رفیق صاحب سے دوسری زمین کے کاغذات لے کر وہاں کام شروع کرواؤ۔۔"

دلاور شاہ نے رابطہ منقطع کرتے ساتھ اپنا رخ رحیم داد کی طرف کیا جو دروازے کے قریب کھڑا فون بند ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

یوسف آگیا کیا؟۔۔"

دلاور شاہ نے ائینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا تنقیدی جائزہ لیا۔۔

"جی شاہ جی۔۔وہ ناشتے کی ٹیبل پر آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔۔"

رحیم داد نے احتراماً جواب دیتے ہوئے دلاور شاہ کی گرے چمکتار آنکھوں میں دیکھا جن میں ایک دنیا فتح کر لینے کا جنون محیط تھا۔۔۔

"چلو چلتے ہیں یوسف صاحب کو زیادہ انتظار نہیں کرواتے۔۔۔"

دلاور شاہ نے رحیم داد کو کہتے ساتھ کمرے سے باہر قدم رکھے۔۔

www.novelsclubb.com

نہ جانے کس لیے امید وار بیٹھا ہوں

ایک ایسی راہ پہ جو تیری رہ گزر بھی نہیں

***

"تم جاؤ۔۔۔"

"میں نہیں جارہا۔۔تم جاؤ۔۔ چھوٹے مالک بہت غصّہ کرتے ہیں اگران کو کوئی کچی نیند سے جگادے۔۔پچھلے بار یاد نہیں کیا حال کیا تھا اس بیچارے ملازم کا۔۔"

ملازم نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے دوسرے ملازم سے کہا۔۔

"اگر نہ اٹھایا تو بڑے مالک ہمیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔۔"

"بس پھر تم ہمّت کرو اور جا کر جگاؤ چھوٹے مالک کو"

www.novelsclubb.com

"جاؤ جاؤ۔۔

خدا تمہارا حامی و ناصر ہو۔۔"

ملازم نے دوسرے ملازم کو دروازے کی جانب دھکیلتے ساتھ ہمّت باندھی۔۔۔

***

"میں نے سنا ہے اپوزیشن آپ کو اس بار ہرانے کی پوری کوشش کر رہی ہے۔۔ لگتا ہے سرمد آفندی اس بار کوئی بڑا ہی کھیل کھیلے گا۔۔۔ اگر میری کسی بھی قسم کی مدد کی ضرورت ہوئی تو ضرور بتایئے گا۔۔"

یوسف کی بات سن کے ایک مغرور مسکراہٹ نے دلاور شاہ کے چہرے کا احاطہ کیا

۔۔

www.novelsclubb.com

"بھانجے___پولیس سروس جوائن کیے ہوئے تمہے کچھ عرصہ ہی ہوا ہے جب کے اس سیاست کے کھیلوں سے میں بہت پہلے سے واقف ہوں۔۔اور اچھے سے جانتا ہوں کے وہ بزدل شخص کوئی نہ کوئی چال ضرور چلے گا۔۔تم فکر مت کرو۔۔"

"اور اسی سیاست کے پیچھے آپ نے اپنوں سے ناراضگی مول لی ہے۔۔""

یوسف نے سنجیدگی سے دلاور کو دیکھتے بریڈ پر مکھن لگانا شروع کر دیا۔۔

www.novelsclubb.com

"اگر تمہارا اشارہ تمہارے والد محترم کی طرف ہے..تو تم یہ اچھے سے جانتے ہو کے مجھ سے ناراضگی ان کی خود ساختہ ہے۔۔میں نے کبھی ان کی عزت پر ایک حرف بھی انے نہیں دیا کجا کے ان کی شان میں گستاخی کرتا۔۔آج سے پندرہ سال

پہلے جب میں نے سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لیناشروع کیاتب سے تمہارے والد اس بات کے شدید خلاف تھے اس کے بعد جو کچھ ہوااس سے تم واقف ہو اچھے سے۔۔۔"

"آپ ایک بار آکران سے بات کریں۔بابابہت نرم مزاج کے ہیں اپ کو فورا معاف کردیں گے۔۔اپ کو شش توکریں۔۔"

یوسف نے التجائیہ انداز میں کہا۔۔

www.novelsclubb.com

"اچھاٹھیک ہے۔۔میں اوں گا۔۔

چلوناشتہ کرواب۔۔۔"

دلاور نے بات سمیٹناضروری سمجھا۔۔

"آپ ہمیشہ ٹال مٹول کرتے ہیں مامو۔۔۔اب تو بس یہی دعا ہے کے خدا آپ کے لئے گوٹھ میں کوئی ایسا وسیل پیدا کر دے جس کی کشش میں اپ روز گوٹھ میں پائے جایئں۔۔۔"

یوسف کی بات سن کر فورک کی مدد سے انڈے کو منہ میں ڈالتے ہوئے دلاور کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔۔

"چلو تم دعا کرتے رہو۔۔کیا پتا ایک دن یہ دعا قبول ہو جائے۔۔"

***

www.novelsclubb.com

"بھابی؟؟"

ہانا نے کچن میں قدم رکھ کر ریحانہ شاہ کو اپنی جانب متوجہ کیا۔۔جو ملازمہ کو رات کے کھانے کے بابت ھدایت دے رہیں تھی۔۔

"ہاں بولو ہانا۔۔کچھ چاہیے تھا کیا؟؟"

"آپ سے بات کرنی ہے بھابی۔۔کچھ دیر میرے پاس بیٹھیں۔۔۔"

ہانا نے کچن میں موجود چیئرز کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

"آپ مہمل کو یونیورسٹی کیوں نہیں بھیجنا چاہتی ہیں؟"

ہانا نے سنجیدگی سے استسفار کیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا ضرورت ہے یونیورسٹی جانے کی بس جتنا پڑھ لیا ہے کافی ہے۔۔میں تو بس کسی اچھے رشتے کی تلاش میں ہوں جیسے ہی کوئی اچھا رشتہ ملتا ہے فورا مہمل کے فرض سے سبکدوش ہو جاؤں گی۔۔۔"

ریحانہ شاہ کے فیوچر پلان سن کر ہانا نے ایک سرد سانس کھینچی۔

--

"آپ کیا اسے ایک کمزور ہانا بنانا چاہتی ہیں؟ کیا آپ چاہتی ہیں کے اس کے ساتھ بھی وہی سب ہو جو ماضی میں اس خاندان کی بیٹی کے ساتھ ہو چکا ہے؟ کیا آپ ماضی کو ایک بار پھر سے دہرانا چاہتی ہیں؟"

ہانا کی باتیں سن کر گویا ریحانہ شاہ کے کلیجے پر ہاتھ پڑا ہو۔۔۔

"اللہ نہ کرے ہانا۔۔ کیسی باتیں کر رہی ہو؟؟"

www.novelsclubb.com

"اللہ نہ کرے بھابی۔۔ اللہ نہ کرے کے اس خاندان کی کوئی بھی لڑکی ماضی کی غلطیوں کا خمیازہ بھگتے۔۔ مگر کیا ہم پر لازم نہیں کے ہم اپنی بیٹیوں کو سمجھائیں کے

یہ زندگی فیری ٹیل نہیں ہے یہاں دکھ بھی ہیں یہاں تکلیفیں بھی ہیں۔۔یہاں لوگ جیسے دیکھتے ہیں وہ ویسے نہیں ہوتے۔۔چہروں پر مکھوٹے لگائے یہ لوگ ہر وقت کمر پر خنجر گھوپنے کو تیار بیٹھے ہوتے ہیں۔۔اس دنیا کے لوگ بہت ظالم ہیں بھابی یہ معصوم لوگوں کو نگل جایا کرتے ہیں۔۔۔"

"میں صرف یہ چاہتی ہوں کے مہمل کو گھر کی چار دیواری سے باہر نکال کر دنیا کے تمام رنگوں سے متعارف کروایں۔۔اس کو اس کے فرائض کے ساتھ ساتھ حقوق بھی بتائیں۔۔ہمارے یہاں بیٹیوں کو فرائض کی ایک لمبی فہرست دے دی جاتی ہے لیکن حقوق کے صحفے ہمیشہ خالی ہی رہ جاتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"مہمل کا بھی حق ہے یہ کے وہ بھی اپنے بھائیوں کی طرح اچھے تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرے۔۔اس کو لوگوں کی پہچان ہونی چاہیے تاکے وہ "لوگوں کی سازشوں کا شکار نہ ہو پائے۔۔۔

"مگر حالات؟؟ہانا تم جانتی تو ہو۔۔۔"

ریحانہ شاہ کچھ پریشانی کا شکار تھیں۔۔۔

"حالات ہم خود بناتے ہیں۔۔اگر ہم مثبت ہیں تو ہم ہمیشہ مثبت لوگوں کو ہی اٹریکیٹ کرتے ہیں۔۔اگر ہمارا دل و دماغ صحیح غلط کا فرق جانتا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں برائی کی جانب گامزن نہیں کر سکتی۔۔۔دل میں بس خدا کا خوف ہونا

ضروری ہے بھابی جب دل میں یہ خیال پختہ ہو کے خدا دیکھ رہا ہے تو چور دروازے کھولنے کی نوبت نہیں آتی۔۔

اپنی تربیت اور مہمل پر یقین رکھیں۔۔۔"

ہانا نے محبّت سے ریحانہ شاہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر ان کو تسلی دی۔۔اور ان کے چہرے پر پھیلا سکون ہانا کو اس کے مقصد میں کامیاب کر چکا تھا۔۔۔

***

www.novelsclubb.com

یہ جولائی کے اولین دن تھے۔ سورج اپنی پوری اب وتاب سے چمک رہا تھا۔ گرمی کا یہ عالم تھا کے گھر سے باہر قدم رکھنا مشکل تھا لیکن تلاش روزگار میں نکلے لوگ

گرمی سردی کی پروا کیے بغیر پیروں کو گھسیٹتے منزل کی جانب رواں دواں تھے

۔۔۔

لیکن سرمد ولا کے اس اعلی شان کمرے کا منظر مختلف تھا۔ایک وجود شرٹ لیس بیڈ پر اوندھے پڑے اے سی کی ٹھنڈک میں نیند کے مزے لے رہا تھا۔۔گہنے کالے بال ماتھے پر بکھرے تھے۔۔۔چہرے کے سنجیدہ تاثرات نیند میں بھی ہنوز قائم تھے۔۔بائیں بازو پر سانپ کی مانند آگ اُگلتا ٹیٹو موجود تھا جو اس کی شخصیت کو پر سرار بنا رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ملازم نے ڈر کر کمرے میں قدم رکھا اور اپنی سامنے زمین پر پڑی شراب کی خالی بوتل کو پاؤں سے پیچھے کیا اور اپنے قدم بیڈ کی جانب بڑھائے..

"چھوٹے مالک۔۔۔اٹھ جائیں صبح ہو گئی ہے۔۔ بڑے مالک ناشتے پے اپکا انتظار کر رہے ہیں"۔۔

ملازم نے ڈرتے ڈرتے ھاد افندی سے کہا جو اپنی ہیزل گرین آنکھیں کھول کر ملازم کو گھور رہا تھا۔۔

"بڑے مالک نے اپ کے لئے خاص پین کیک بنوائیں ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ملازم کی مزید گوہر افشاہی پر حاد کے ماتھے پر

شکنیں نمودار ہوئیں۔۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔"

"چھوٹے مالک؟؟؟"

(Get lost)

"دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔"

حاد کی ڈھاڑ پورے کمرے میں گھونجی۔۔اور ملازم ڈر کر گرتا پڑتا کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

www.novelsclubb.com

(Hypocrites)..

(منافق۔۔)

حادزر لب بڑبڑاتا کمفرٹر سر تک تان گیا۔۔

****

عشاء کی نماز میں کچھ وقت تھا۔ہانا خاموشی سے کمرے کی کھڑکی جو بخت ولا کے لان میں کھولتی تھی کے پاس کھڑی نیم کے درخت کو دیکھ رہی رہی تھی جو سالوں پہلے بختاور شاہ نے لگایا تھا۔یہ درخت کتنے ہی اداس دلوں کے راز اپنے اندر رکھتا بوڑھا ہو رہا تھا۔۔بخت ولا کی ہر شے اپنے اندر راز دفن کیے خاموشی سے کھڑی تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

"پھوپو؟؟"

ہانا نے پلٹ کر مسکرا کر سیف کو دیکھا۔۔جو دروازے سے سر نکال کر اندر آنے کی اجازت مانگ رہا تھا۔۔

"آجاؤ۔۔وہاں کیوں کھڑے ہو۔۔تمہے کب سے اجازت لے کر اندر انے کی ضرورت پڑی۔۔۔"

ہانا نے نرمی سے سیف سے کہ کر اس کو اسٹڈی ٹیبل کے پاس موجود کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود اس کے سامنے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

"آپ ٹھیک کہ رہی ہیں مگر آج میری اسلامیات کی ٹیچر نے بتایا ہے کے ہم جب بھی کسی کے گھر جاتے ہیں سب سے پہلے اس کی اجازت طلب کرتے ہیں۔۔جب تک اگلا شخص ہمیں اندر انے کی اجازت نہ دے ہمیں تب تک اندر نہیں جانا چاہیے

۔یہ سب اخلاقیات ہمیں ہمارا دین سیکھاتا ہے۔۔اسلام کتنا خوبصورت مذہب ہے نہ پھوپو۔۔۔

سیف نے بات ختم کر کے ہانا کو دیکھ جو مسکرا کر سیف کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

بلکل۔۔یہ دین ہمارے نبی (ص) نے ہمارے لئے اس لئے پسند کیا تھا تا کے ان کی امّت قیامت کے روز سرخ روح ہو سکے۔۔بس ہمیں اپنی زندگی اپنے نبی کی سنّت کے مطابق گزارنی ہے۔۔بس ہم کبھی یہ بات ٹھیک سے سمجھ ہی نہیں پاتے۔۔ہم دنیا کی رنگینیوں میں کھو کر اپنی حقیقت اور مقصد بھولتے جا رہے ہیں۔

خدا ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف فرمادے۔۔"

www.novelsclubb.com

امین!!

"آپ ٹھیک ہیں؟؟"

سیف نے روز کی بانیسبت آج ہانا کو کچھ ڈل محسوس کر کے پوچھا۔۔

ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔تم بھی جاؤ عشاء کا وقت ہو رہا ہے نماز پڑھ لو پھر ساتھ کھانا کھایں گے۔۔۔"

ہانا نے نرمی سے سیف کو کہتی وضو کرنے چلی گئی۔۔جب کے سیف نماز کے مسجد روانہ ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

***

عبداللہ شاہ اور بختاور شاہ کی دو اولادیں تھیں۔بڑا بیٹا مبین شاہ اور ان سے چھوٹی ہانا شاہ۔مبین شاہ کی شادی عبداللہ شاہ کے دوست کی بیٹی ریحانہ شاہ سے ہوئی جن سے

مبین شاہ کی تین اولادیں ہیں بڑا بیٹا یوسف شاہ جو اٹھائیس برس کا ہے اور ایک کامیاب پولیس افسر ہے۔ہانا شاہ مبین شاہ سے بارہ سال چھوٹی ہیں جب یوسف پیدا ہوا اس وقت ہانا کی عمر تیرا برس تھی۔اٹھائیس برس کا یوسف اور چالیس برس کی ہانا ایک دوسرے کے بہترین دوست ہیں۔یوسف سے چھوٹی بیٹی مہمل شاہ اٹھارہ برس کی ہے اور ابھی یونیورسٹی میں داخلہ لے چکی ہے اور جلد زندگی کے ایک نئے سفر کی جانب گامزن ہے۔۔ مہمل سے چھوٹا بیٹا سیف شاہ جس کی عمر پندرہ برس ہے اور نویں جماعت میں زیر تعلیم ہے۔۔۔سیف گھر بھر کر لاڈلا اپنی پھپو ہانا کے بے حد قریب ہے۔ حقیقت میں ہانا ان سب کی پھپو کم اور دوست زیادہ ہے۔۔

www.novelsclubb.com

***

آج تم سے بچھڑے پورے تیئس سال ہو گے ہیں۔۔دل کا درد کم ہونے کا نام ہی نہیں لیتا۔۔روز صبح اٹھتی ہوں خود کو کسی نہ کسی کام میں مصروف کرنے کے لئے

خود کو تمہاری یاد اور لمس کو بھلانے کے لئے روز جتن کرتی ہوں پر دیکھو روز یہیں آ کر ہار جاتی ہوں۔۔ کبھی کبھی ہار کر روز یہاں آ جاتی ہوں کاش تم آج میرے ساتھ ہوتے۔۔کاش ہم دونوں ساتھ ہوتے۔۔

ہانا نے سرخ گلاب کی کلیاں اس قبر پر بچھائی اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر سورہ فاتحہ پڑھ کر دھیرے سے اپنے ہاتھ قبر کی تختی پر لگایا جہاں جلی حروف میں بڑا بڑا

۔۔

www.novelsclubb.com

"سید ارسلان شاہ"

لکھا ہوا تھا۔۔

سرد سانس ہوا کے سپرد کرتی۔۔نم آنکھوں کو رگڑتی لمبے لمبے ڈگ بھرتی قبرستان سے باہر نکل گئی۔۔دل کی تکلیف اور اداسی میں مزید اضافہ ہو گیا۔۔

***

یہ کراچی کے ایک مشور کلب کا منظر تھا۔۔جہاں شراب اور شباب دونوں کی کثرت موجود تھی۔۔لڑکے اور لڑکیاں اپس میں گلتے ملتے اللہّ کی قائم کردہ حدود کو پامال کر رہے تھے تو دوسری طرف ان بچوں کے ماں باپ کی بے جا آزادی نے بچوں کو خود سر اور بے حیا بنا دیا تھا جو ان گناہوں کو فیشن بنا کر اپنی زندگی کو تباہ کر رہے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"حادا ریوا وکے ؟؟"

دانیال نے حاد کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔

شراب کی زیادتی کی وجہ سے حاد نے پلکیں جھپکا کر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی۔

۔

"تم اَپر فلور کے کسی بھی روم میں جا کر آرام کرو۔۔"

تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے۔۔"

www.novelsclubb.com

ڈین کی بات سن کر حاد لڑکھڑاتے قدموں سے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا اور پیچھے ڈین کسی لڑکی کی برہنہ کمر میں ہاتھ ڈالتا ڈانس فلور کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

***

حاد کمرے میں قدم رکھتے ہی بیڈ پر ڈھے سا گیا۔۔آنکھیں بند کیے کچھ سیکنڈ ہی گزرے تھے کے کسی کی گھٹی گھٹی سسکیاں پورے کمرے میں گھونجنے لگیں۔۔حاد نے جھٹکے سے میٹرس سے سر اٹھا کر اپنے بائیں جانب دیکھا جہاں ایک لڑکی کو زبردستی رسی سے باندھ کر رکھا گیا تھا اور منہ پر سفید رنگ کی ٹیپ لگائی گئی تھی۔۔

حاد نے جھٹکے سے اٹھ کر اپنے دکھتے سر کو اپنے دونوں ہاتھوں سے تھاما اور اپنا رخ اس لڑکی کی جانب کیا جس کی آنکھوں سے آنسو متواتر بہ رہے تھے۔۔۔

حاد نے دھیرے سے اس کے سامنے زمین پر بیٹھتے اس کی بھوری آنکھوں میں دیکھتا اپنا ہاتھ اس کی چہرے کی جانب بڑھایا جو مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔

شششش!... حاد نے دھیرے سے اس کے منہ سے ٹیپ اتاری اور ایک نظر اس پر ڈالتا سامنے موجود صوفے کی جانب بڑھ گیا۔۔اور سائیڈ ٹیبل پر موجود لمبو پانی جو اس ہوٹل کے ہر کمرے میں موجود تھا اٹھا کر پیا اور اپنے حواس بحال کرنے کی کوشش کی جب کے وہ لڑکی ہراساں نظروں سے مسلسل حاد افندی کو دیکھ رہی تھی ۔۔

"کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہی ہو؟"

حاد آفندی نے اپنے حواس بحال کر کے سب سے پہلا سوال پوچھا۔۔

www.novelsclubb.com

"میں۔۔می۔۔میں وہ۔۔۔مجھے یہاں زبردستی لائے ہیں یہ لوگ۔۔پلیز میری مدد کریں مجھے یہاں سے جانے دیں۔۔"

سفید رنگ کے میلے کچیلے کپڑوں میں وہ لڑکی گڑگڑاتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔

"کیا تم جانتی ہو یہ کون سی جگہ ہے؟؟"

"نہیں!!۔"۔۔لڑکی نے نفی کی۔۔

"یہ کراچی کا ایک مشور کلب ہے جہاں لائی جانے والی لڑکیوں کا مقدر سیاہ ہو جاتا ہے۔۔۔"

حاد نے ایک نظر ڈالتے سرسراتے لہجے میں کہا۔۔

www.novelsclubb.com

جب کے وہ لڑکی لفظ "کلب" سن کر ساکت رہ گئی۔۔۔

***

"تم سچ کہ رہے ہو؟؟"

ریحانہ شاہ نے نم لہجے میں مسکراہتے ہوئے پوچھا۔۔

"جی بلکل سچ۔۔ گوٹھ کے قریب ہی علاقے میں میرا کل بہت اہم جلسہ ہے ۔۔جلسہ ختم ہوتے ہی اپ کی طرف اوں گا۔۔اپ بس اپنے شوہر صاحب کو قابو میں رکھیے گا۔۔"

دلاور شاہ نے شرارت سے کہتے ساتھ رحیم داد کو کافی سامنے موجود ٹیبل پر رکھنے کا اشارہ دیا۔۔

www.novelsclubb.com

"ان کی تم فکر مت کرو بس تم جلدی سے آجاؤ۔آنکھیں ترس گئیں ہیں تمہے ربرو دیکھنے کی۔۔۔"

"بس پھر آپ میرے پسند کی چیزیں

بنانے کی تیاری پکڑیں۔۔میں کل کا کھانا اپ کے ساتھ کھاوں گا۔۔۔"

دلاور نے رابطہ منقطع کرتے ساتھ رحیم داد کو دیکھا جو کوئی بات کرنے کا منتظر تھا

۔۔

www.novelsclubb.com

"کہو داد کیا مسئلہ ہے؟؟؟"

آپ کے بہنوئی کی آپ سے ناراضگی کی اصل وجہ کیا ہے ؟۔۔کیاان کو آپ کی سیاسی سرگرمیوں سے مسئلہ ہے ؟؟"

دلاور نے گہری سانس بھرتے ہوئے بات شروع کی۔۔

اس کی وجہ سیاست ہے بھی اور نہیں۔۔ مبین بھائی کو میرا سیاسی سرگرمیوں میں شامل ہونا پسند نہیں تھا۔۔ لیکن اس کا اظہار کبھی بھی انہوں نے میرے سامنے نہیں کیا۔۔ وہ ہمیشہ سے مجھے اپنی اولاد کی طرح ہی چاہتے تھے اور ہمیشہ میری بہتری کے لیے ہیں کوشاں رہے ہیں مگر سالوں پہلے لیلیٰ نامی بلا کے طرف سے بنائے گے ایک سکینڈل کی وجہ سے وہ مجھ سے شدید خفا ہو گے اور مجھے سیاست چھوڑنے کا کہا جو کہ میرے لئے ممکن نہیں تھا یہ سیاست یہ ملک اس کی خدمت میرے بابا کا خواب تھا اس کو پورا کرنا مجھ پر لازم ہے مبین بھائی نے مجھے سمجھانے کی بہت کوشش کی لیکن حالات شاید ہمارے حق میں بہتر نہیں تھے اور اسی بات کو

لے کر انہوں نے میرا داخلہ اپنے گھر میں بند کر دیا آپا اور بچوں سے تو اکثر ملاقات ہو جاتی ہے جب بھی وہ شہر آتے ہیں لیکن مبین بھائی تو مجھے دیکھ کے بھی ایسے بن جاتے ہیں جیسے مجھے دیکھا ہی نہ ہو اور اس طرح دوسروں کی طرف سے رچائی کی سازشوں کا شکار ہو کر میں اپنوں سے دور ہو گیا۔۔"

دلاور کے لہجے کی افسردگی جانچتے ہوئے داد نے فورا کہا۔۔

"آپ فکر نہ کریں۔۔۔ جلد سب ٹھیک ہو جائے گا اللہّ نہ چاہا۔۔"

انشااللہ داد انشااللہ۔۔"

کل کے جلسے کی تیاری مکمل ہے؟۔۔

جی شاہ جی ساری تیاریاں مکمل ہیں۔ عوام بہت جوش و خروش سے آپ کی منتظر ہے

۔

www.novelsclubb.com

داد کی بات سنتا وہ دھیرے سے نشست سے اٹھتا سلائڈ نگ ڈور کے پاس کھڑا ہو گیا ۔باہر شام کے سائے دھیرے دھیرے پھیل رہے تھے۔مسجدوں میں مغرب کی نماز کی تیاریاں زور و شور سے ہو رہیں تھی۔وقت اپنی چال چلتا آگے بڑھ رہا تھا اب دیکھنا یہ تھا کے یہ چال کس کس کی زندگی کو بدلتی ہے۔۔

**

"مس زالے میں تو بس اپ کو ایک مجبور اور غریب لڑکی سمجھتی تھی مجھے نہیں پتا تھا کے اپ ایک چور بھی ہو سکتی ہیں۔۔آج اپ کو یہاں نوکری پر رکھنے والا فیصلہ شدید غلط محسوس ہو رہا ہے مجھے۔۔"

www.novelsclubb.com

پرنسل صاحبہ مسز فاروق کی باتیں سن کر زالے کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ گئے اور اس نے نم پلکوں سمیت مس شاہدہ کو دیکھا جو چوری کا جھوٹا الزام لگا کر خود پُر سکون کھڑی تھیں اور زالے کو پورے سکول کے سامنے رسوا کر دیا تھا۔۔

کچھ لوگ دوسروں کو رسوا کر کے کتنے پُر سکون ہوتے ہیں نہ۔۔وہ کیوں بھول جاتے ہیں کے ایک ذات اور بھی ہے جو دشمنوں سے بہتر چال چلتی ہے وہ کب کیا کر دے کوئی کچھ نہیں جانتا ہے۔۔وہ ذات اپنے بندوں کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتی ۔۔۔وہ ذات اپنے بندوں کے پردے رکھنا بھی جانتی ہے اور دو شمنوں کو بے نقاب کرنا بھی جانتی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

اور اللہ تو اپنے بندوں کے لئے ہی معجزات کرتا ہے۔چاہے وہ حضرت یوسف کے لئے بند دروازوں کو کھولنا ہو یا حضرت ہاجرہ کے لئے بنجر زمین سے پانی نکالنا ہو وہ ذات اپنے بندے کو کبھی اکیلے نہیں چھوڑتی۔۔۔بس بات یقین کی ہے کچھ کے لئے معجزات فوراً منظر عام پر آجاتے ہیں جب کے کچھ کے لئے تھوڑا انتظار درکار ہوتا ہے۔

"پولیس کو کال کرو فوراً۔۔میں اپنے اسکول میں ایک چور کو ہر گز جگہ نہیں دوں گی"۔۔۔

www.novelsclubb.com

پرنسل کی بات سن کر ژالے نے خاموشی سے نظریں آسمان پر ٹکا کر ایک گہری سانس فضا کے سپرد کی۔۔۔اور اپنا فیصلہ اپنے رب کے سپرد کرتی خاموش ہو گی

۔۔۔

***

"گاڑی کیوں روک دی داد؟"

بیک سیٹ پر سفید کلف لگے شلوار کمیض میں ملبوس دلاور شاہ نے فائل سے نظریں اٹھا کر آگے بیٹھے رحیم داد سے پوچھا جو اچانک گاڑی روک چکا تھا۔۔۔

"کوئی جھگڑا ہو رہا ہے شاہ جی۔۔سارا راستہ بلاک کر رکھا ہے انھوں نے۔۔۔"

داد نے شائستگی سے جواب دیا۔۔

"افف۔۔۔پہلے ہی اتنی دیر ہو گئی ہے اور اب یہ نیا مسئلہ۔"۔

دلاور شاہ نے جھنجلاتے لہجے میں کہتے ساتھ گاڑی سے باہر قدم رکھا چھ فٹ سے نکلتا قد۔۔چوڑا سینہ اور کسرتی بازو جو کمیض شلوار میں واضح محسوس ہو رہے تھے ۔۔۔تنے نقوش لیے گرے آنکھوں میں کالے سن گلاسس لگائے۔۔کالے گھنے بالوں کو خوبصورتی سے جیل سے سیٹ کیا گیا تھا۔۔۔کالی ہلکی بڑھی داڑھی اس کی شخصیت کو مزید چار چاند لگا رہی تھی۔۔وہ بیالس سال کی عمر میں بھی جاذب اور پر کشش نظر آ رہے تھے۔۔۔

"آپ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں کہ میں آپ کو اس جگہ پر فیکٹری لگانے دوں گی۔۔یہ جگہ ہماری ہے اس جگہ پر لڑکیوں کے لئے ایک تعلیمی ادارہ بنایا جائے گا جس کا خواب میرے بابا کا تھا اور اس خواب پورا کرنا میرا فرض ہے اور آپ کو کیا لگتا ہے کہ یہ جگہ میں آپ کو دے دوں گی۔۔۔نہ ممکن۔۔۔"

ہانا کی چنگھاڑتی آواز سن کر دلاور نے بے ساختہ نظر اٹھا کر سامنے کالی چادر کے ہالے میں سرخ چہرے کو دیکھا جو مسلسل سامنے والے سے بحث کر رہی تھی۔۔۔۔

"گوٹھ میں کب سے پریاں اترنے لگی۔۔۔"

دلاور نے زیر لب بڑبڑاتے ہوئے دو قدم ہانا کی جانب لیے جس کو سامنے کھڑا آدمی مسلسل زچ کر رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"دیکھیئے میڈم جی!۔۔ ہم عورتوں سے بات نہیں کرتے جائیں اور گھر جا کے گھر سے کسی مرد کو بھیجیئے۔۔۔ یہاں جو ایک تعلیمی ادارہ موجود ہے وہی کافی ہے مزید

کی ہر گز کوئی ضرورت نہیں۔۔ویسے بھی لڑکیوں کو اتنا پڑھنا پڑھانے کی ضرورت نہیں آخر میں انہوں نے چولہ چوکی ہی کرنی ہے۔۔۔"

غرور میں ڈوبا وہ شخص نخوت سے کہتا ہانا کو آگ بگولہ کر گیا۔۔۔

"تم جیسے مرد جو عورت کو اپنے پاؤں کی جوتی سمجھتے ہیں ان کے لیے یہ بات ہضم کرنا مشکل ہے کہ گوٹھ میں کوئی لڑکی اعلی تعلیم حاصل کر کے زندگی میں کوئی اچھا مقام حاصل کر سکیں۔۔ مگر میرا ابھی تم سے وعدہ ہے کہ میں اپنے بابا کا خواب ضرور پورا کروں گی اور تم سے اب میری اگلی ملاقات کورٹ میں ہو گی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ہوا سے اڑتے بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑساتی سرد لہجے میں گویا وہ سفید کرولا کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

مہبوت سے دیکھتے دلاور نے بے ساختہ پیچھے مڑ کر اسلحہ لیس باوردی بوڈی گارڈ اور رحیم داد کو دیکھا جو پریشانی سے دلاور کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔

***

"آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کے یہ چوری مس زالے نے کی ہے۔۔۔"

یوسف شاہ نے زالے کی معصوم صورت جو مسلسل رونے کے باعث سرخ ہو رہی تھی کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے مس شاہدہ سے پوچھا جو یوسف شاہ کی باروب پر سنیلٹی سے کافی حد تک ڈری ہوئیں تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"وہ۔۔میری انگوٹھی زالے کے بیگ میں سے برآمد ہوئی ہے تو ظاہر سی بات ہے کہ چوری زالے نے ہی کی ہو گی۔"

مس شاہدہ نے بے ساختہ جواب دیتے ہوئے ماتھے سے پسینے کی ننھی ننھی بوندوں کو صاف کیا۔۔۔

مس شاہدہ کی بات سن کر یوسف شاہ نے اثبات میں سر ہلاتے اپنا رخ پرنسپل صاحبہ کی جانب کیا۔۔جو مبین شاہ کے بہت اچھے دوست کی زوجہ ہیں اور ان کے بے حد اصرار کی وجہ سے ہی یوسف کو مجبوراً یہاں آکر سکول والے معاملے کو سنبھالنا پڑا ۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا سکول میں کوئی سی سی ٹی وی کیمرہ موجود ہے؟"

"کیمرہ تو موجود ہے مگر ہم اس کی ریکارڈنگ پہلے ہی دیکھ چکے ہیں اور اس سے کچھ بھی خاطر خواہ نتیجہ اخذ نہیں کر سکے۔۔"

پرنسپل صاحب کی بات پر یوسف شاہ نے ایک نظر خاموش کھڑی زالے پر ڈالی اور فوٹیج دیکھنے کے لئے ایڈمیں آفس کا رخ کیا۔۔۔

***

فوٹیج دیکھ کر بے ساختہ ایک مسکراہٹ نے یوسف شاہ کے چہرے کا احاطہ کیا۔اور یوسف نے مڑ کر سارے اسٹاف پر ایک گہری نظر ڈالی اور پرنسپل صاحبہ کو فوٹیج دیکھنے کا اشارہ کیا۔۔

"یہ فوٹیج اسٹاف روم کی ہے جو میں پہلے ہی دیکھ چکی ہوں۔۔"

"یہی فرق ہے اپ کے اور میرے دیکھنے میں۔۔دنیا کا بڑے سے بڑے مجرم بھی یوسف شاہ کی آنکھوں میں دھول نہیں جھونک سکتا۔۔"

"یہ فوٹیج اسٹاف روم کی ہے۔۔جہاں پر ٹھیک کمرے کے سامنے دائیں جانب ایک سائیڈ ٹیبل ہے جس پر سٹیل کا ایک گلاس پڑا ہے۔۔اب اگر آپ گلاس پر زوم کر کے غور سے دیکھیں تو سارا سچ خود اپ کے سامنے آجائے گا۔۔"

یوسف نے سینے پر بازو لپیٹتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔

www.novelsclubb.com

اور فوٹیج کو غور سے دیکھنے کے بعد پرنسپل صاحبہ کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں اور انہوں نے خشمگین نگاہوں سے مس شاہدہ کو گھورا جو اپنی جگہ چور سی بنی بیٹھی تھیں۔۔

"یہ سب کیا ہے مس شاہدہ۔۔اپ کو ذرا شرم نہیں ائی کسی مجبور لڑکی پر جھوٹا الزام لگاتے ہوئے۔۔اپ تو استاد جیسے عظیم درجے پر ایک بد نما داغ ہیں۔۔تف ہے اپ پر۔۔"

"پر میڈم میں نے کیا کیا ہے؟؟میں تو بے قصور ہوں۔۔"

پرنسپل کی بات سن کر مس شاہدہ نے ہڑبڑا کر فورا اپنی صفائی دینی چاہی۔۔

"اپ نے کیا کیا ہے؟؟اب بھی ہمّت ہے یہ پوچھنے کی مس شاہدہ۔۔ذرا غور سے دیکھیں۔۔اس فوٹیج میں یہ صاف نظر آرہا ہے کہ آپ نے اپنی انگوٹھی جان پوچھ کر مس زالے کے بیگ میں ڈالی ہے۔۔۔"

"بہت افسوس ہو رہا ہے مجھے مس شاہدہ کہ میں نے آپ کی وجہ سے زالے جیسی اتنی ہونہار لڑکی کے اوپر الزام تراشی کی۔۔۔"

"اب اسکول سے زالے نہیں بلکہ آپ نکلیں گی اور میں کبھی بھی ایک چور کو اپنے سکول میں برداشت نہیں کروں گی۔۔"

www.novelsclubb.com

پرنسپل کی چنگھاڑتی آواز سن کر جلن اور حسد میں ڈوبی میں شاہدہ سر جھکا گئیں۔۔

یوسف نے پلٹ کر ایک نظر سپاٹ تاثرات لئے ژالے پر ڈالی جو اللہ کے حوالے معاملہ کر کی پر سکون کھڑی تھی۔۔

***

"ماموں آپ بالکل شہزادے لگ رہے تھے تقریر کے دوران۔۔یہ اتنے لوگوں کا ہجوم۔۔یہ پروٹوکول۔۔یہ سفید رنگ کی قمیض شلوار میں آپ۔۔بہت ہی کمال لگ رہے تھے بالکل جیسے اصل زندگی کی شہزادے ہوں۔۔"

مہمل کی بات پر چائے کا کپ سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے دلاور نے مسکرا کر محمل کو دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

"تو کیا خیال ہے پھر؟؟ڈھونڈ لو اپنے لیے بھی کوئی شہزادی۔۔۔"

"آپ سچ کہہ رہے ہیں؟ بے یقینی سے پوچھا گیا۔۔۔"

"میرے خیال سے سوچا جا سکتا ہے اب۔۔"۔

دلاور کی بات سن کر ساتھ بیٹھے سیف کے بھی کان کھڑے ہو گے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ایسا کون مل گیا ہے جس کو دیکھ کر اپ نے یہ سوچنے کا فیصلہ کیا ہے۔۔"

مہمل کے سوال پر دلاور نے مسکرا کر دونوں کو دیکھا۔۔

اور جواب دینے کے لیے لب وا کیے ہی تھے کہ اتنے میں ریحانہ شاہ کی لیونگ روم میں آمد ہوئی۔۔

"بچوں اٹھو سب کھانا لگ گیا ہے۔۔۔اور سیف ہانا کو فون ملاؤ اور اُس کو کہو کے ہم سب کھانے پر اس کا انتظار کر رہے ہیں جلدی گھر آئے۔۔۔"

***

"میں اندر آسکتی ہوں؟"

www.novelsclubb.com

زالے نے پرنسپل آفس کے دروازے پے کھڑے ہو کر اندر انے کی اجازت مانگی

۔۔

"جی جی مس زالے آپ ائیں میں آپکو ہی بلوانے والی تھی۔۔"

مسز فاروق نے زالے کو اندر انے کا کہا۔۔

"یہ میرا استعفیٰ ہے میڈم۔۔میں مزید یہاں کام نہیں کر سکتی۔۔۔"

زالے نے سفید رنگ کا ایک کاغذ مسز فاروق کی جانب بڑھایا۔۔جواب خاصی پریشان دکھائی دے رہیں تھی۔

"مگر زالے اب تو سچ سب کے سامنے آگیا ہے بیٹا۔۔اب آپ کیوں چھوڑنا چاہتی ہیں یہ نوکری۔۔یہاں سے آپکو نہیں مس شاہدہ کو جانے کی ضرورت ہے میں آج ہی انھے یہاں سے نکالوں گی۔۔اپ سے حسد کی وجہ سے انہوں نے اتنی گھٹیا حرکت کی ہے اس کی سزا انھے ضرور ملنی چاہیے۔"

www.novelsclubb.com

--

"اس کی ضرورت نہیں ہے میڈم... میری ماں نے مجھے نہ کبھی کسی سے حسد کرنا سکھایا ہے اور نہ کبھی کسی کی روزی پے لات مارنا۔۔اپکا بہت شکریہ کے اپ نے میرے لئے اتنا سوچا لیکن اب اس چیز کی ہر گز کوئی ضرورت نہیں۔۔میں یہ نوکری اور سکول دونوں کو چھوڑنے کا فیصلہ کر چکی ہوں۔۔"

سپاٹ انداز میں وہ کہتی مسز فاروق کو پریشانی میں مبتلا کر گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا اس وقت جوش سے نہیں ہوش سے کام لو۔۔میں جانتی ہوں ہم سب نے غلط کیا ہے پر بیٹا جاب چھوڑ دینا اس کا حل نہیں ہے۔۔ گزر بسر کیسے ہو گا بیٹا تحمل سے سوچو سب باتوں کو۔۔۔"

مسز فاروق نے معملے کی سنگینی سمجھتے ہوئے تحمل سے کہا۔۔

اس سارے وقت میں مسز فاروق کے سامنے والی کرسی میں پولیس کی وردی میں ملبوس یوسف شاہ خاموشی سے چائے کی چسکی لے رہا تھا جب کے دیھان سارا دونوں کے مابین ہونے والی گفتگو میں تھا۔۔

اس دنیا میں سب چھوڑ دیں لیکن وہ جو "الرزاق" ہے وہ کبھی کسی کو اکیلا نہیں چھوڑتا وہ مالک ہے وہ اس دنیا میں ہمارے لئے رزق کسی نا کسی وسیل سے بھیج ہی دیتا ہے اور جتنا رزق میرے نصیب میں لکھا گیا ہے وہ کسی نا کسی طریقے سے مجھ تک پہنچ جائے گا۔۔اللہ کی زمین بہت کشادہ ہے میڈم۔۔ جس رب نے یہاں تک

پہنچایا ہے اس نے آگے کے لئے کچھ بہت بہتر سوچ کر رکھا ہو گا۔۔اور ایک اور بات میڈم۔۔میں غریب ضرور ہوں مگر بے غیرت نہیں میرے لئے میری عزت نفس سب سے زیادہ اہم ہے اور اس وقت میری عزت نفس مجھے مزید یہاں رکنے کی اجازت نہیں دیتی اور ہاں میری دعا ہے کے ہم دوبارہ کبھی نہ ملیں۔۔

سرد انداز میں وہ کہتی باوقار چال چلتی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

دو گہری آنکھوں نے کوریڈور سے گزرتی زالے کا دور تک پیچھا کیا۔۔۔

***

"کہاں غائب رہتے ہو تم حاد۔۔جب بھی تمہارا پوچھو تم گھر سے غائب ہوتے ہو

"۔۔

سرمد افندی نے بلیک پینٹ اور وائٹ شرٹ جس کے اوپری دو بٹن کھولے ہوے تھے۔۔کف کو خوبصورتی سے کوہنیوں تک فولڈ کیا گیا تھا۔۔ہاتھ میں مہنگی گھڑی سجائے حاد سے پوچھا جو ٹانگ پے ٹانگ جمائے زبردستی صوفے پر براجمان تھا ۔۔بے زاری سے سرمد آفندی کو دیکھتا وہ سگریٹ کے گہرے کش لے رہا تھا۔۔

"خیر تو ہے ڈیڈ آپکو آج میری اتنی فکر کیوں ستا رہی ہے۔۔"

سگریٹ کو منہ میں دباتے طنزیہ انداز میں کہتا وہ سرمد آفندی کو اندر تک سلگا گیا

۔۔۔

www.novelsclubb.com

"باپ ہوں تمہارا مجھے فکر نہیں ہو گی تو کیسے ہو گی اور شرم نہیں آتی تمہے میرے سامنے سگریٹ پیتے ہوئے۔۔"

"ہاہاہا۔۔ڈیڈ ڈونٹ بی سیلی کیا آپکو شرم ائی تھی میرے سامنے وہ سب کچھ کرتے ہوئے۔۔ نہیں نہ تو میں بھی تو اپکا ہی بیٹا ہوں اور اپ بس چھوڑیں ان باتوں کو ۔۔اپ اپنی سیاسی سرگرمیوں پر توجہ دیں وہی اپ پر جچتا ہے۔۔۔"

مسکراہتے ہوئے اخر میں سنجیدگی سے کہتا وہ سرمد آفندی کو بہت کچھ باور کروا گیا۔۔

"تم مجھے غصّہ دلا رہے ہو حاد۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"اگر آپکو غصّہ آ بھی گیا تو کیا کر لیں گے اپ ڈیڈ۔۔اپ کچھ بھی نہیں کر سکتے کیوں کے آپ کے سامنے سات سالہ حاد نہیں بائیس سال کا حاد موجود ہے جو اپنے اپر اٹھے ہاتھ کو جڑ سے اکھاڑ نا جانتا ہے۔۔۔"

سرد لہجے میں کہتا وہ لیونگ روم سے باہر نکل گیا پیچھے سرمد آفندی نے غصّے سے اپنی مٹھیاں بھینچی۔۔

***

پہلو میں گرے ہاتھ کو اس نے دھیرے سے سینے کے بائیں جانب دھڑکتے ہوئے گوشت کے لوتھڑے پر رکھا جو روز کے معمول کے مطابق بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

دھیرے سے پلکوں سے لبریز گرے آنکھیں اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں وہ سیف کی کسی بات پر مسکرا رہی تھی اور ذہن ماضی میں اپنی کہی گئی بات پر اٹک گیا۔۔

"شادی کر لیں شاہ جی۔۔یہ شاہ ولا بچوں کی کھلکھاریاں سننے کو بے تاب ہے۔۔"

دادنے سامنے ٹراؤزر اور بلیک بنیان میں ملبوس دلاور سے کہا جس کا جسم مسلسل ورزش کی وجہ سے پسینے میں شرابور تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"کوئی ملتا ہی نہیں ایسا جس کو دیکھ کر ایسا کچھ سوچا جائے۔۔۔"

"اور اگر مل گیا کوئی ایسا تو کیسے پتا چلے گے آپکو کے یہی انسان اپ کے لئے بہترین ہے۔۔۔"

دادنے ذہن میں اے سوال کو فور اُزبان سے ادا کیا۔۔

جس دن اس نے کسی کو دیکھ کر بے ہنگم دھڑکنا شروع کر دیا نہ دادا اس دن میں سمجھ جاؤں گا کے..

www.novelsclubb.com

It's time to make home.

(اب وقت ہے گھر بنانے کا)

انگلی سے دل کی جانب اشارہ کرتا وہ داد کو سوچ میں مبتلا کر گیا۔۔۔

ماضی میں کہے گا الفاظ سوچ کر دلاور نے فورا سامنے موجود گلاس کو لبوں سے لگایا اور کن اکھیوں سے سامنے موجود کھانا کھاتی ہانا کو دیکھا جو کسی کی دھڑکنوں کو منتشر کر کے خود پر سکون سی کھانا کھا رہی تھی۔۔

"دلاور یہ چائنیز رائس لو نہ خاص تمہارے لیے بنائے ہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

"جی میں لے رہا ہوں۔۔۔"

ریحانہ شاہ کے متوجہ کرنے پر دلاور نے فوراً چاولوں سے بھری ڈیش اپنے سامنے کرلی۔۔۔

اور بتائیں سالے صاحب شادی کا کب ارادہ ہے بھئی اتنے امیدوار بیٹھے ہیں آپ کے ایک جواب کے منتظر اب تو کوئی اچھا فیصلہ کر لینا چاہیے آپکو۔۔۔"

مبین شاہ کی بات پر دلاور کا دل چاہا کہ اپنا سر اٹھا کر کسی دیوار پر دے مارے۔۔ غلط موقعے پر غلط بات کر کے اگلے بندے کو پریشن کرنے کا ہنر بھی صرف مبین شاہ میں ہی تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ضرور جلد ہو گی شادی اور اپکی بھرپور رضامندی سے ہی ہو گی مبین بھائی۔۔"

دلاور نے ایک نظر ہانا کو دیکھتے ہوئے مسکراہتے ہوئے کہا۔۔جب کے مبین شاہ سے اچنبھے سے دلاور کی مسکراہتی آنکھوں میں دیکھا۔۔

"انشااللہ۔۔۔"

ریحانہ شاہ نے فور اُصدقے دل سے دعا دی۔۔

اور دھیرے سے اپنا ہاتھ مبین شاہ کے ہاتھ پے رکھا۔۔

اور مبین شاہ ریحانہ شاہ کی التجیاء نظروں کے ہاتھوں مجبور ہو کر کچھ بھی کہنے کا ارادہ ملتوی کرتے خاموشی سے کھانا کھانے لگے۔۔۔

جب کے ہانا دلاور کی اپنی جانب اٹھتی نگاہوں کو اپنا وھم سمجھتی خاموشی سے کھانا کھانے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

***

"وارڈن آج پوچھ رہی تھی تمہارا کے تم روز دیر سے کیوں آتی ہو اگر کوئی مسئلہ ہے تو اسے بتاؤ وہ تمہاری مدد کرے گی۔۔۔"

ماہم (روم میٹ) نے زالے کو بتایا جو نوکری کی تلاش میں روز کہیں کہیں گھنٹے کراچی کی سڑکوں کی خاک چھانٹتی پھیر رہی تھی۔۔

ماہم کی بات سن کر زالے نے اپنا سر تکیے پر گرا دیا۔۔ایک بے مول سا آنسو زالے کی آنکھوں سے گر کر تکیے میں جذب ہو گیا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ منظر ایک پرائیویٹ ہوسٹل کا تھا۔۔پہلی نوکری تلاش کرنے کے بعد جو کام زالے نے پہلے کیا تھا وہ ایک ہوسٹل میں کمرہ تلاش کرنے تھا۔۔زالے کو یہ گرلز ہوسٹل کافی حد تک بہتر لگا لیکن دو ماہ گزرنے کے بعد جو چیز زالے کو سب سے زیادہ کھٹکتی تھی وہ ہوسٹل وارڈن کا زالے کے اُپر بے حد توجہ اور بے جا مہربانیاں تھیں...زالے کے انے جانے پر نظر رکھنا اور اتے جاتے اس سے فضول کے سوالات پوچھنا زالے کو ایک نئی فکر والجن میں مبتلا کر رہے تھے۔۔اور وہ بس جلد از جلد کوئی نوکری تلاش کر کے یہ جگہ چھوڑ دینا چاہتی تھی۔۔۔

بچپن سے سنتی تھی کے گھر سے بھاگ جانے والی لڑکیوں کے نصیب سیاہ ہو جاتے ہیں لیکن ان لڑکیوں کا کیا جنھے اپنے ہی گھر والے گھر سے باہر پھینک دیں؟۔۔۔وہ بابا کی لاڈلی آج کیسے در در کی خاک چھان رہی تھی۔۔۔

زندگی بعض دفع ہمارے ساتھ بہت بے رحم ہو جاتی ہے۔۔

سوچتے سوچتے کب اس کی آنکھ لگ گئی اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔ نیند میں بھی آنکھوں سے آنسو ہنوز جاری تھے۔۔۔

**

"سائیں سنا ہے دلاور شاہ ہسپتال بنا رہا ہے جہاں غریب اور لاچار لوگوں کا مفت میں علاج کروایا جائے گا۔۔"

سرمد آفندی کے خاص ملازم جمال نے خاص اطلاع دی۔۔

www.novelsclubb.com

"ہاہاہا۔۔ یہ دلاور شاہ کچھ بھی کر لے میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔۔ یہ قوم صدیوں سے ہماری غلامی کرتی آئی ہے اور آگے بھی کرتی رہے گی۔۔ ہمارے جلسے میں دیے

جانے والے قیمہ نان اور بریانی اس قوم کا ایمان بیچنے کے لئے کافی ہے۔۔۔وہ کچھ بھی کر لے ہم سے حکومت چھین نہیں سکتا۔۔۔"

لہجہ خاصا تمسخر سے بھرپور تھا۔۔

"جی جی سائیں ہم تو بس اپکے ساتھ ہی ہیں اور باہر سے انے والے روپے پر کچھ ہمارا بھی تو حق ہے بس آپ ہم پر نگاہ کرم کرتے رہیں۔۔ہم اخر تک اپ کے ساتھ ہیں ۔۔"

جمال کی چاپلوسی ہنوز قائم تھی۔بے ضمیر لوگ غریبوں کا حق مار کر کیسے مطمئن تھے۔۔لیکن آخر کب تک؟

www.novelsclubb.com

"تم لوگ مجھے خوش رکھنے کا سامان تیار رکھو۔۔تم لوگوں کی مٹھی گرم رکھنے کا انتظام میں رکھوں گا۔۔"

معنی خیزی سے کہتے اس نے صوفے کی پشت سے سر ٹکا دیا۔۔

"تو پھر سائیں میں آپ کو خوش کرنے کے لئے کوئی خاص مہمان تیار کرواتا ہوں ۔۔"

ملازم کی بات پر سرمد آفندی کا مکروہ قہقہہ پورے لاؤنج میں گھونجا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ بے ضمیر لوگ اللہ کی قائم کردہ حدود کو پامال کرتے ہیں۔۔لوگوں پے بے جا ظلم کرتے ہیں۔وہ شاید بھول جاتے ہیں کے جب اللہ ڈھیلی کی ہوئی رسی کھینچتا ہے تو واپسی کا کوئی راستہ باقی نہیں رہتا۔۔

**

"سر اپکا شک صحیح نکلا ہے میں نے اس لڑکے سے پوچھ گچھ کی ہے اس کے مطابق ملک کے مختلف سرکاری اور پرائیویٹ ہوسٹلوں سے لڑکیوں کو رات ورات غائب کیا جاتا ہے اور انھے زبردستی دوسرے ممالک فروخت کر کے ان سے جبراً جسم فروشی کروائی جاتی ہے"۔۔

انسپکٹر سعد نے آے ایس پی 'سید یوسف شاہ' کے سامنے کالے رنگ کی فائل رکھی جس پر تمام مشکوک ہوسٹلوں کے نام درج تھے۔۔

خاکی پینٹ پر کلے رنگ کی وردی زیبے تن کیے۔۔جس کے کف کوہنیوں تک فولڈ کیے گے تھے۔۔۔ہاتھ میں رولیکس کی مہنگی گھڑی پہنے۔۔سیاہ بال سلیقے سے ترتیب دیے گے تھے۔۔ہلکی گھنی موچھوں تلے لب اپس میں پیوست تھے۔۔

"ٹھیک ہے سعد صاحب اپ ایک کام کریں کے ان تمام ہوسٹلز کے اندر اپنے کوئی مخبر چھوڑ دیں تاکے ہمیں ساتھ ساتھ ان کے ایک ایک موؤ کا پتا چل سکے۔۔"

سنجیدہ نظریں فائل پر مرکوز کیے یوسف سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔

"ٹھیک ہے سر جیسا آپکا حکم۔۔۔"

انسپکٹر سعد نے سعاد تمندانہ انداز میں کہتے ساتھ سامنے موجود فائل کو ٹیبل سے اٹھایا۔۔

"سعد صاحب میں نے آپکو کسی کی انفارمیشن اکھٹی کرنے کو کہا تھا اس کا کیا بنا ؟"..آنکھوں کے سامنے چھن سے کسی نم آنکھیں ڈگمگائیں۔۔

ہلکی بڑھی سیاہ داڑھی کو سلاتے یوسف نے انسپکٹر سعد کو دیکھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کوشش جاری ہے سر اسی ہفتے آپکو ساری معلومات آپکے ٹیبل پر ملے گی۔۔۔"

***

یہ بخت ولا میں موجود ہانا کا ایک خاص کمرہ تھا۔۔ جس کی دیواروں پر ہلکے براؤن رنگ کا پینٹ ہوا تھا۔۔ لکڑی کے دروازے سے اندر جاؤ تو سامنے لکڑی کا ایک بڑا ٹیبل اور ریوالونگ چیئر موجود تھی جس کے دائیں جانب کتابوں کی ایک بڑی الماری اور ٹو سٹر صوفے موجود تھے جن کو نفاست سے ترتیب دیا گیا تھا۔۔

سیاہ بالوں کو میسی جوڑے کی شکل میں باندھا گیا تھا اور کچھ آوارہ لٹی اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔۔ پین کو منہ میں دبائے وہ ایک فائل پر جھکی ہوئی تھی۔۔ سیاہ آنکھوں میں نظر کا چشمہ لگائے وہ خوبصورت اور پُرکشش دکھائی دے رہی تھی

۔

www.novelsclubb.com

"ہانا بی بی یہ اپ کے لئے پھول ائیں ہیں۔۔"

ملازمہ کی آواز پر ہانا نے حیرت سے سر اٹھا کر سرخ پھولوں کے ایک خوبصورت گلدستہ کو دیکھا۔۔

"کس نے بھیجا ہے یہ؟۔۔"

"معلوم نہیں بی بی مجھے تو یہ چوکیدار نے پکڑایا ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے تم یہاں رکھ دو میں دیکھ لوں گی۔۔۔

ملازمہ کے جانے کے بعد آنا نے انگلی کی پوروں سے سرخ پھولوں کے گلدستے کو چھوا۔۔پھولوں کی نرماہٹ چہرے پر ہلکی سے مسکراہٹ لے ائے۔۔اور نظر بے ساختہ کونے میں موجود چھوٹے سے سفید کاڈ پر پڑی۔۔

جس پر خوبصورت ہینڈ رائٹنگ میں انگریزی کے کچھ الفاظ درج تھے۔۔۔

"Let's make our home together."

(اؤمل کے اپنا گھر بنائیں)

www.novelsclubb.com

ماتھے پر شکنوں کے جال بچائے ہانا نے حیرت سے ان الفاظ کو پڑھا۔۔

**

"کچھ دیر بات ہو سکتی ہے زالے مراد؟۔۔"

کمرے کے دروازے کی جانب بڑھتا ہوا ہاتھ تھم گیا۔۔اور زالے نے حیرت سے پیچھے کھڑی وارڈن مس زبیدہ کو دیکھا جو زالے کو دیکھ کر عجیب انداز میں مسکرا رہیں تھی۔۔

"جی کہیں؟۔۔"

www.novelsclubb.com

سینے پر بازو لپیٹتے زالے نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔اندر سے چڑیا جتنا سہما دل لرزہ لیکن خود کی مضبوط ظاہر کرتی وہ سنجیدگی سے گویا ہوئی۔۔

ماہم (زالے کی روم میٹ) سے معلوم ہے کے تمہاری نوکری ختم ہو گئی۔۔روز کسی نہ کسی نوکری کی تلاش میں نکلتی ہو لیکن آج کے دور میں کوئی اچھی نوکری ملنا کوئی آسان کام تھوڑے ہی ہے۔۔

"اگر تم چاہو تو میرے پاس تمہارے لئے کام موجود ہے اور تنخواتمہاری مرضی کی ہو گی۔۔"

مس زبیدہ نے اپنے تیل لگے بالوں پر ہاتھ پھیر کر مسکرا کر کہا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کس قسم کی نوکری؟ مطلب کیا کام ہے؟"۔۔

دل کسی آنہونی کا اندیشہ دے رہا تھا۔۔

"تم ایک بار راضی تو ہو۔۔کام تمہے سمجھادوں گی۔۔میں ہوں نہ۔۔۔میں تمہارے جواب کی منتظر رہوں گی۔۔"

نرمی سے زالے کے گال کو چھوتی وہ بے ہنگم انداز میں ہنستی زالے کو اس وقت زہر لگی۔۔۔

***

"اپ بات تو کریں ہانا سے ہو سکتا ہے وہ مان جائے۔۔"

www.novelsclubb.com

"وہ نہیں مانے گی میں جانتا ہو خوب اچھے سے واقف ہوں اس کی ضدی طبیعت سے۔۔۔"

مبین شاہ نے بیچارگی سے ریحانہ شاہ سے کہا۔۔

"ماضی میں اس کے ساتھ پہلے ہی بہت زیادتی کر چکا ہوں میں۔۔میں مزید اسے تکلیف نہیں دے سکتا ریحانہ۔۔"۔۔

لہجے میں چھپی بے بسی ریحانہ شاہ کو رنجیدہ کر گئی۔۔

"میں سمجھتی ہوں مبین پر کیا یہ اچھا نہیں کے دلاور اور ہانا دونوں مل کر اپنے لئے ایک خوبصورت آشیانہ بنائیں جہاں ان دونوں کے لئے خوشیاں اور مسکراہٹیں منتظر ہوں۔میں آپکو ہرگز نہ کہتی اگر دلاور ہانا سے شادی کی خوائش کا اظہار خود نہ کرتا ۔۔اگر اپ بات نہیں کرنا چاہتے تو میں یوسف سے کہوں گی کے وہ ہانا سے دلاور

کے رشتے کی بات کرے۔۔وہ ضرور مان جائے گی اللہ نے چاہا تو۔۔۔پھر جلد ہی بخت ولا میں رونقیں لگیں گی۔۔"

مبین شاہ نے خاموشی سے ریحانہ شاہ کے خوشی سے تمتماتے چہرے کو دیکھا۔۔ ماضی میں کی گئی غلطیاں یاد کر کے مبین شاہ نے تکلیف سے آنکھیں میچی۔۔۔

**

"ہیلو۔۔"

"کچھ دیر بات ہو سکتی ہے ہانا؟۔۔"

www.novelsclubb.com

فون پر دوسری جانب سے دلاور کی آواز سن کر ہانا نے حیرانگی سے فون کی سکرین دیکھی اور سرد سانس کھینچی۔۔

"کیا بات کرنا چاہتے ہیں اپ؟۔۔اتنی غیر اخلاقی حرکت کرنے کے بعد بھی کوئی بات ہے اپ کے پاس کرنے کو۔۔"

"رشتہ بھیجنا کوئی غیر اخلاقی حرکت تو نہیں۔۔۔"

دلاور کا مسکراھتا لہجہ ہانا کو آگ لگا گیا۔۔۔

"اپنے لئے کوئی اپنی جیسی ڈھونڈیں اور میرا پیچھا چھوڑیں دور رہیں مجھ سے۔۔"

www.novelsclubb.com

"میں نے اپنے لئے اپنی جیسی ہی ڈھونڈی ہے نڈر، دلیر اور باہمت۔۔'

"آپا سے رشتے کی بات کی ہے۔۔امید کرتا ہوں جواب ہاں میں ہی ہو گا۔۔'

"اور اگر میں انکار کر دوں تو پھر؟۔۔"

چیلنجنگ انداز میں وہ کہتی دلاور کو کچھ لمحے خاموش کروا گی۔۔۔

"تو یہ میری انا پر قاری ضرب ہو گی لیکن۔۔۔"

"لیکن کیا؟'

www.novelsclubb.com

دو بدہ پو چھا گیا۔۔۔

"میرے محبوب کا حکم سر آنکھوں پر۔۔۔'

بوجھل گھمبھیر نرم لہجہ سن کر دوسری جانب خاموشی چھا گئی۔۔۔

اور وہ سچ میں اس کی انا پر وار کر گئی۔۔اس کے انکار کی کرچیاں دلاور کے دل میں پوست ہو گئیں۔۔

**

"ماموبہت اچھے ہیں ہانا اپ انکار کیوں کر رہی ہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

"وہ جتنے بھی اچھے ہوں ہم دونوں پھر بھی ایک دوسرے کے لئے نہیں بنے ۔۔اب فضول میں مجھے پریشن نہ کرواور جاکے آرام کرو تین دن بعد گھر ائے ہو ۔۔"

یوسف کے سوال کے جواب میں ہانا درشتی سے گویا ہوئی۔۔

"خوشیوں پر اپکا بھی حق ہے ہانا کیوں خود کو تنہا کر رہی ہیں۔۔وہ اپ سے محبّت کرتے ہیں اور محبّت کرنا کوئی گناہ تو نہیں۔۔۔"۔۔

یوسف ہنوز اپنی ضد پر قائم تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے ماموں نے رشتہ بھیج کر جو غیر اخلاقی حرکت کی اس کا حساب تو انھے دینا پڑے بس تم دعا کرو وہ تب تک میرے سامنے نہ ہیں جب تک میرا غصّہ ٹھنڈا نہیں ہو جاتا۔۔۔"

"۔۔

اور جہاں تک بات ہے محبّت کی تو میں نے اپنے حصّے کی تمام محبّتوں کو آج تیئس سال پہلے سپرد خاک کر دیا ہے اب میرے دل میں مزید کسی محبّت کی کوئی گنجائش موجود نہیں۔۔۔"

سرد انداز میں کہتی وہ بیڈ سے اٹھ کر کھڑکی کی جانب بڑھ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا ماضی کو بھلایا نہیں جا سکتا؟"۔۔یوسف کی جانب سے سوال داغا گیا۔۔

"کچھ یادیں دل اور دماغ میں نقش ہوتی ہیں ان کو بھلانا آسان نہیں ہوتا۔۔۔"

"ماموکو ایک موقع تو دیں پھپھو۔۔"

"ایسا ممکن نہیں۔۔۔"

یوسف نے جھنجلا کر دیکھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"میرے ماموکو اپ انڈر ایسٹیمیٹ نہ کریں۔۔پاکستان کے نامور سیاسی شخصیت ہیں۔۔۔اور اس کے ساتھ ساتھ ریاضی میں ماسٹرز بھی کیا ہوا ہے۔۔اگر اپ ان

سے شادی کر لیں گی تو اپ کا ہی فائدہ ہے یہ جو روز روز اپ حساب کا کھاتا خراب کرتی ہیں یہ نہیں ہو گا۔۔"

یوسف نے اپنی طرف سے بڑے پتے کی بات بتائی۔۔ جس کو سن کر ہانا نے غصے سے یوسف کی گھورا۔۔

"پیارے بھتیجے !۔۔ تمہارے ماموکتنے ہی کیوں نا اچھے ہوں میرے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتے اور دوسری بات مجھے بچپن سے ہی ریاضی پڑھنے اور پڑھانے والے دونوں ہی زہر لگتے ہیں۔۔اور تیسری اور اہم بات میں نے تمام چیزوں کے حساب کے لئے ایک ملازم مختص کر دیا ہے جو تمہارے ماموسے یقیناً بہت بہتر ہی حساب کرتا ہے۔۔اس لئے مجھے تمہارے ماموکی ہر گز کوئی ضرورت نہیں۔۔امید ہے تمھے تمہارا جواب مل گیا ہو گا۔۔"

زبردستی چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ یوسف کو ہری جھنڈی دیکھا گئی۔۔۔

جب کے یوسف سرد سانس ہوا کے سپرد کرتا ہار مان چکا تھا۔۔

**

"تم سے کچھ باتیں کرنی ہیں مہمل اؤ بیٹھو میرے پاس۔۔"

ہانا نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے ساتھ محمل کو بھی بیٹھنے کا اشارہ دیا۔۔

"کل تمہارا یونیورسٹی میں پہلا دن ہو گا۔۔بہت سے لوگوں سے ملو گی۔۔دوست بنے گیں۔۔ایک نئی پرواز کے لئے تم اوڑان بھرو گی۔۔سب کچھ بہت اچھا لگے گا ۔۔ہر طرف رنگ ہی رنگ بکھرے ملیں گے۔۔پر ان رنگینیوں میں تم نے خود کو سنبھالنا ہے۔۔خود کو اتنا مضبوط کرنا ہے کے کوئی آندھی یا طوفان تمہیں تمہاری

www.novelsclubb.com

جگہ سے ہلا بھی نہ سکے۔۔تم ایک ایسی مضبوط چٹان بنو کے کوئی تو تمہیں سر نہ کر سکے۔۔تمہارے لہجے میں اتنی تپش ہو کے کوئی تم سے کوئی بات کرے تو خود ہی جل کر بھسم ہو جائے۔۔تمہارا کردار اتنا مظبوط ہو کے تمہاری طرف بڑھتے قدم زمین پر ہی جم جائیں۔۔

تم جانتی ہو مہمل ہمارا سب سے بڑا دشمن شیطان ہے۔۔وہ ہمیں دائیں بائیں آگے پیچھے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں اور بس ایک موقع کی تلاش میں ہوتا ہے کہ اگر ہم سے غلطی ہو اور وہ ہمیں پکڑ لے ہمیں گناہوں کے دلدل میں دھکیل دے جہاں سے واپسی ممکن نہیں ہوتی۔۔۔

www.novelsclubb.com

پر جانتی ہوں اللہ نے ہمارے لیے دو راستہ آسان فرمائے ہیں اور وہ "دعا" اور "امید" کے راستے۔۔ تم نے ان کو تھام لینا ہے سخت سے سخت حالات میں بھی ان کو نہیں چھوڑنا۔۔ خود کے گرد اتنا مضبوط دائرہ بنانا ہے کہ کوئی اس کو پار کرنے کا سوچ بھی نہ سکے۔۔

میں یہاں تم سے یہ نہیں کہوں گی کہ تمہیں خاندان کی عزت کا پاس رکھنا ہے ۔۔ میں تم سے صرف اتنا کہوں گی کہ تم نے اپنا قدم جب بھی اٹھانا ہے صرف یہ سوچ کر اٹھانا ہے کہ تم نے اپنے ہر ایک قدم کا جواب بروز محشر اللہ کو دینا۔۔

www.novelsclubb.com

ہمارے یہاں لفظ "عزت" کا تعلق ہمیشہ عورت سے جوڑا جاتا ہے۔۔ عورت کی چھوٹی سی غلطی اس کے لیے پوری زندگی کا پچھتاوا اور ندامت چھوڑ جاتی ہے۔۔ اور

اس معاشرے میں بسنے والے ظالم لوگ ہڈیاں گل جانے تک بھی اس شخص کا پیچھا نہیں چھوڑتے جو اپنی زندگی میں خود اپنی عزت داغ دار کرتا ہے۔۔

شیطان تمہیں ہر قدم میں ڈگمگانے کی کوشش کرے گا لیکن تمہیں یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی ہے کہ عورت کا ایک غلط قدم اس کے باپ اور بھائیوں کی عزت کا جنازہ نکالنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔۔"

ہانا نے خاموش ہو کر اپنی ڈارک براؤن بالوں والی گڑیا کو دیکھا جو پورے شاہ خاندان کی جان ہے۔۔

www.novelsclubb.com

"اپ فکر نہیں کریں پھپھو۔۔میں مر تو سکتی ہوں لیکن آپ لوگوں کا سر جھکنے نہیں دے سکتی۔۔مجھے ڈر لگتا ہے کہ میری طرف سے دی گئی کسی قسم کی بھی تکلیف بروز محشر میرے لئے جہنم کا عذاب نہ بن جائے۔۔۔"

براؤن والوں کو اپنے کانوں کے پیچھے اڑستی وہ ہانا کو اپنی عمر سے بہت بڑی لگی ۔۔۔براؤن آنکھیں جن پر بھوری چمکدار پلکوں کا سایہ تھا۔۔

"میری جان کبھی یہ مت سمجھنا کہ ہمیں تم پر بھروسا نہیں۔۔ہمیں اپنے خون اور تربیت پر پورا بھروسا ہے۔۔بس ہم تمہیں اس ظالم دنیا کے بے حس لوگوں کی سازشوں سے بچانا چاہتے ہیں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"میں جانتی ہوں۔۔اپ فکر مت کریں۔۔۔۔"

مسکرا کر وہ کہتی ہے ہانا کو بہت پیاری لگی کہ اس نے بے ساختہ آگے بڑھ کر اس کا ماتھا چوم لیا۔۔

**

"تم یہاں اکیلے کیوں بیٹھے ہو حاد؟"

کلب کے شور و غل میں حاد ایک کونے میں تنہا بیٹھا ہوا تھا۔۔ سرخ آنکھوں سے وہ مسلسل ہاتھ میں پکڑے شراب کے گلاس کو دیکھ رہا تھا۔۔ ذہن ماضی میں کہیں دور بھٹک چکا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ڈین کی آواز پر اس نے بوجھل آنکھیں اٹھا کر سامنے اپنے دوست کو دیکھ۔۔ جو حاد کا اکلوتا دوست تھا۔۔ اور حاد کا بیشتر برائیوں میں ملوث ہونے کی بڑی وجہ بھی تھا۔۔

"کیاہوا کیا پھر کوئی جھڑپ ہو گئی ہے انکل سے۔۔"

دھپ سے صوفے پر ہاتھ کے ساتھ بیٹھتا دانیال حاد کی توجہ اپنی جانب مبذول کروا چکا تھا۔۔

"نہیں ایسا نہیں ہے۔۔بس میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔"

"کہو تو تمہارے لئے کوئی انٹرٹینمنٹ کا انتظام کرو۔۔طبیعت بھی بحال ہو جائے گی دل بھی خوش ہو جائے گا۔۔"۔دانیال نے لبوں کے کونے پر چاہی مسکراہٹ کو دبایا۔۔

www.novelsclubb.com

دانیال کے انٹرٹینمنٹ سے ہاتھ بہت اچھے سے واقف تھا۔۔اور اس نے سخت نظروں سے دانیال کو دیکھا۔۔

"اپنے شوق اپنے تک رکھو ڈین مجھے ان چیزوں میں ملوث مت کرو۔۔۔یہ جن کا تم نام لیتے ہو نہ یہ آج میرے ساتھ۔۔کل تمہارے ساتھ اور پرسوں کسی اور کے ساتھ نظر آئیں گی۔۔"

"مجھے اپنی نسل کی امین ایسی عورتیں نہیں چاہیے۔۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے وہ چاہیے جس کی زندگی میں آنے والا میں پہلا اور آخری مرد ہوں۔۔۔میں اپنا آپ اس پر لوٹانا چاہتا ہوں جو صرف میری ہو۔۔"

سگریٹ کا گہرا کش لیتا وہ اب پر سکون لگ رہا تھا۔۔

"اوکے برو چل۔۔میں بس تمہے خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔۔میرا ایک دوست ہے جو نے مختلف قسم کے ڈر گز ٹرائے کرتا ہے اگر تم چاہو تو اس سے تمہارے لئے کوئی پر سکون ڈر گز آرڈر کر والوں۔۔۔"

دانیال کی ہلکی براؤن آنکھیں حاد پر ٹکی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

"ہان منگوالو۔۔۔"

سگریٹ کا کش لیتا وہ دانیال کی بات سے رضامند دیکھائی دے رہا تھا۔۔

**

"تیار ہو گئی میری لاڈلی؟۔۔"

سدرہ بیگم نے کمرے میں قدم رکھ کر بے ساختہ مسکرا کر ردا کو دیکھا جو بلیو جینس کے اپر پنک کُرتے اور گلے میں لائٹ پنک کلر کا سکارف ڈالے یونیورسٹی جانے کے لئے بالکل تیار تھی۔۔

"جی ماما میں بلکل تیار ہوں۔۔"

"خیال سے جانا میری جان۔۔واپسی پر تمہارے بابا تمہے پک کر لیں گے۔۔رکشے ٹیکسی میں خوار ہونے کی ضرورت نہیں ہے میری لاڈو کو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"جی ماما میں پاگل تھوڑے ہی ہوں کے اتنی بڑی گاڑی کو چھوڑ کر ٹیکسی اور رکشوں میں خوار ہوتی پھرو آپ بس بابا کو ٹائم پر یونیورسٹی بھیج دیجئے گا.. میں چلتی ہوں اللہ حافظ۔۔۔"

سدرہ بیگم کے گال چومتی وہ کمرے سے باہر بھاگ گئی۔۔اور کونے میں کھڑی مکافات عمل خاموشی سے پہلو سنبھالتی وہاں سے آگے بڑھ گئی۔۔۔

**

دادنے اسٹڈی روم میں قدم رکھ کے سامنے ریوالونگ چیئر پر آنکھیں موندے بیٹھے دلاور کو دیکھا جو کالے رنگ کے کامیض شلوار میں مبلوس۔۔ کمیض کے

اوپری دو بٹن کھولے ہوئے تھے۔۔سیاہ بال ماتھے پر بکھرے اور دائیں ہاتھ کی انگلیوں میں دبا سگریٹ جو لمحہ بالمحہ پگھل کر دابیز کالین کو داغ دار کر رہا تھا۔۔۔

"شاہ جی اپ ٹھیک ہیں؟۔۔۔"

دلاور نے آنکھیں کھول کر سامنے پریشن کھڑے داد کو دیکھا اور اسے آنکھ کے اشارے سے سامنے موجود کرسی پر بیٹھنے کا کہا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"میں ٹھیک نہیں ہوں داد۔۔۔ گوٹھ سے واپس ائے پورے دو ماہ ہو گے ہیں ۔۔پہلے مجھے لگتا تھا کے یہی بس وقتی کشش ہے جو وقت کے ساتھ ختم ہو جائے گی لیکن ہر گزرتا لمحہ مجھے اس بات کا شدّت سے احساس دلاتا ہے کے میں ایک لا علاج

مرض میں مبتلا ہو گیا ہوں۔۔۔ایک ایسا مرض جو نہ مجھے دن کو سکوں لینے دیتا ہے نہ رات کو چین۔۔۔"

تھکے ہارے جواری کی طرح وہ کہتا داد کو بے چین کر گیا۔۔

"شاہ جی اپ اس ملک کا روشن مستقبل ہیں لاکھوں لوگوں کی امید ہیں۔۔ہزاروں نوجوان اپ کے بھروسے اس ملک کے گِدوں کے خلاف ایک آواز بن رہے ہیں ۔۔اپ خود کو سمنبھالیں۔۔اپ صرف دلاور نہیں ہیں اپ "سید دلاور شاہ" ہیں 'آزاد پاکستان' کے چیئرمین۔۔پاکستان کے ہونے والے وزیراعظم۔۔پاکستان کی امید۔۔۔"

دادنے ٹھہرے ہوے لہجے میں کہتے دلاور کی ہمّت باندھی۔۔۔جس کی سرخ آنکھیں اس کے دل کا حال بیان کے رہیں تھی۔۔

"تمہے کبھی کسی سے محبّت ہوئی ہے داد؟"

سگریٹ کو ایش ٹرے میں مسلتے کہنیوں کو ٹیبل پر ٹکاتے دلاور نے داد سے غیر متوقع سوال کیا۔۔جسے سن کر داد نے گہری براؤن آنکھیں دلاور کی گرے آنکھوں پر ٹیکائیں..

www.novelsclubb.com

"ہوئی تھی شاہ جی۔۔اور میں نے اپنے ان ہاتھوں سے اسے سپرد خاک کیا تھا اور یقین مانیں شاہ جی۔۔ محبوب سے جدائی کا یہ مرحلہ بہت تکلیف دے ہوتا ہے جہاں دوبارہ ملن کی کوئی امید باقی نہیں رہتی۔۔"

آنکھوں میں چمکتے موتی کو پلک جھپکتے اندر دکھیلا جو دلاور کی آنکھوں سے پوشیدہ نہ رہ سکا۔۔

"آپ سے ایک بات کہوں شاہ جی؟۔۔"

www.novelsclubb.com

دلاور کی خاموشی محسوس کر کے دادنے دھیرے سے دلاور کو متوجہ کیا۔۔۔

"ہاں کہو داد تمہارے الفاظ ہی اس وقت میرا سب سے بڑا سہارا ہیں۔۔۔"

"اگر بھول نہیں سکتے تو چھین لیں۔۔قید کر لیں اپنے پاس تا کے سینے میں جلتے انگاروں پر راحت محسوس ہو سکے۔۔"

داد کی بات پر ایک زخمی مسکراہٹ نے دلاور کے چہرے کا احاطہ کیا۔۔اور جب بولا تو لہجہ ٹھہرا ہوا تھا۔۔

"میں اسے توڑ نہیں سکتا داد۔وہ لڑتی، جھگڑتی، حکمرانی کرتی ہوئی اچھی لگتی ہے میں اسے قید کر کے اس کے چہرے کی شادابی ماند نہیں کر سکتا۔۔وہ میرے دل میں بسنے والی تمام محبّتوں کی اکلوتی حقدار ہے۔۔"

زخمی مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ چیئر کی پشت پر سر ٹیکا گیا۔۔

"تو پھر بھول جائیں شاہ جی۔۔"

"یہ تو شاید اب مرتے دم تک ممکن نہیں۔۔۔"

کہتے ساتھ وہ آنکھیں موند گیا۔۔۔

اسلام اباد میں واقعہ یہ شاہ ولا جو دلاور شاہ کے ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھا آج اپنے مالک کی اداسی میں اس کے ساتھ شریک تھا رات قطرہ قطرہ پگھل کر شاہ ولا پر چاہ رہی تھی۔۔۔اداسی اور بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اک تازہ حکایت ہے

سن لو تو عنایت ہے

اک شخص کو دیکھا تھا

تاروں کی طرح ہم نے

اک شخص کو چاہا تھا

اپنوں کی طرح ہم نے

اک شخص کو سمجھا تھا

پھولوں کی طرح ہم نے

وہ شخص قیامت تھا

کیا اس کی کریں باتیں

دن اس کے لیے پیدا

www.novelsclubb.com

اور اس کی ہی تھیں راتیں

کم ملنا کسی سے تھا

ہم سے تھیں ملاقاتیں

رنگ اس کا شہابی تھا

زلفوں میں تھیں مہکاریں

آنکھیں تھیں کہ جادو تھا

پلکیں تھیں کہ تلواریں

دشمن بھی اگر دیکھیں

سو جان سے دل ہاریں

کچھ تم سے وہ ملتا تھا باتوں میں

شباہت میں

ہاں تم سا ہی لگتا تھا

شوخی میں شرارت میں

لگتا بھی تم ہی سا تھا

دستور محبت میں

www.novelsclubb.com

وہ شخص ہمیں اک دن

اپنوں کی طرح بھولا

تاروں کی طرح ڈوبا

پھولوں کی طرح ٹوٹا

پھر ہاتھ نہ آیا وہ

ہم نے تو بہت ڈھونڈا

تم کس لیے چونکے ہو

کب ذکر کے لئے چونکے ہو

کب تم سے تقاضا ہے

کب تم سے شکایت ہے

اک تازہ حکایت ہے

سن لو تو عنایت ہے.

**

www.novelsclubb.com

'سالے تیری ہمّت کیسی ہوئی میری اتنی مہنگی گاڑی کے ساتھ اپنی یہ دو ٹکے کی بائیک کھڑی کرنے کی۔۔جانتا بھی ہے کیا قیمت ہے اس گاڑی کی تیرے جیسے خود

کو ساری زندگی گروی بھی رکھوادیں نا پھر بھی یہ گاڑی حاصل نہیں کر سکتے اور تو نے اس کے ساتھ اپنی یہ دو ٹکے کی بائیک کھڑی کی"۔۔۔

پے در پے تھپڑ اور گھوسیں مارتا وہ سامنے والے کا منہ سوجا گیا تھا لیکن نہ اُس کے منہ سے کوئی حرف شکایات نکلی اور نہ دل سے آہ بلکے وہ خاموشی سے بس مار کھاتا رہا ۔۔۔

پوری یونیورسٹی یہ تماشا دیکھ رہی تھی لیکن مجال ہے جو کوئی ایک بھی آگے بڑھا ہو اس کی مدد کے لئے۔۔

www.novelsclubb.com

بلیک عبایااور بلیک سکارف میں مبلوس مہمل نے نفرت سے وائٹ جیکٹ میں مبلوس نوجوان کو دیکھا جو درندگی دکھاتا اس لڑکے کو مار رہا تھا۔۔۔

مہمل نے آگے بڑھ کر اس لڑکے کی شکل دیکھنی چاہی مگر سٹوڈنٹس کے اتنے ہجوم میں یہ ممکن نہ ہو سکا۔۔

غصہ ٹھنڈا ہونے پر بائیک پر ایک لات رسید کرتا حاد جیکٹ کا کالر ٹھیک کرتا آگے بڑھ گیا۔۔ مگر پیچھے کھڑی مہمل نے نفرت سے اس گھمنڈی شخص کی پشت کو دیکھا جو کتنے آرام سے دوسروں کو تکلیف پہنچا کر آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔

**

"حادر یلکس۔۔تم نے کل کیا کوئی ڈرگز یوز کی تھی تمہاری آنکھیں بہت لال ہو رہی ہیں"۔۔۔

دانیال نے حاد کو قدرے خاموش جگہ میں موجود بینچ پر لا کر بیٹھایا...

"ہاں رات کو نیند نہیں آرہی تھی تو بس انجکشن استعمال کیا تھا پر ڈین میرا سر گھوم رہا ہے کچھ سمجھ نہیں آرہی بلکل"۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اچھا ریلکس۔۔۔تم یہاں بیٹھو میں تمہارے لئے کہیں سے نیمبو پانی کا انتظام کرتا ہوں۔۔یہیں رہنا تم اچھا"۔۔۔

ڈین حاد کو تائید کرتا خود کینٹین کی جانب بڑھ گیا۔۔

**

"یہ بینڈیج لگالیں اپ کے ہاتھ سے خون نکل رہا ہے"

--

سر کو ہاتھوں میں گرائے حاد نے انجانی آواز پر جھٹکے سے سر اٹھایا۔۔

جہاں کالے رنگ کے عبایا اور سکارف میں موجود لڑکی حاد کے سامنے بینڈیج لیے کھڑی تھی۔۔۔اور تشویش سے حاد کے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی جہاں باریک خون کی لکیر واضح تھی۔۔۔ہاتھ پر جلن کے احساس پر حاد نے خاموشی سے بینڈیج پکڑ کر اپنے بائیں ہاتھ پر لگالی۔۔ہاتھ کی جلن پر اس نے لب بھینچے۔۔

"شکریہ"۔۔۔

دو لفظی الفاظ کہ کر اس نے سر اٹھا کر سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا جو اسے آج سے پہلے یونیورسٹی میں کبھی نظر نہیں ائی تھی۔۔

"کیا آپکو بھی اسی لڑکے نے مارا ہے؟"

"کس لڑکے نے؟"

اچنبے سے پوچھا گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"وہی جس نے باہر اس لڑکے کو مارا۔۔ سمجھ نہیں آتی لوگ اتنے ظالم کیسے ہو سکتے ہیں کتنی بری طریقے سے مارا اس بیچارے کو"۔۔۔

مہمل کے لہجے میں اس لڑکے کے لئے دکھ ہی دکھ تھا۔۔

"شکل دیکھی ہے اس شخص کی؟"۔۔سبز پر سرار آنکھیں میں وحشت نمایاں تھی ۔۔

"نہیں۔۔صرف وائٹ جیکٹ دیکھی۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

حاد کی سرد لہجہ محسوس کر کے مہمل نے بے ساختہ بھوری آنکھوں سے اس کی سبز آنکھیں دیکھی لیکن ان میں موجود وحشت محسوس کر کی اس نے فوراً نظریں جھکا دیں۔۔۔

جب کے حاد جو یہاں انے سے پہلے اپنی وائٹ جیکٹ دانیال کے حوالے کر چکا تھا اب قدرے پُر سکون دکھائی دے رہا تھا۔۔

یہ لڑکی حاد آفندی کی زندگی میں انے والی پہلی لڑکی تھی جو اس کے ہی منہ پر اس کی ہی برائی کر رہی تھی۔۔

"فریشر ہو؟"

www.novelsclubb.com

ایک سوال کیا گیا۔۔

"جی."۔۔

"کس ڈیپارٹمنٹ سے ہو؟"

ایک اور سوال پوچھا گیا۔۔۔جب کے نظریں مسلسل مہمل کے گلے میں لٹکتے آئی ڈی کارڈ پر تھیں۔۔

"اکنامکس ڈیپارٹمنٹ..."

انگلیاں چٹخاتے مہمل نے کچھ نروس ہو کر جواب دیا۔۔

www.novelsclubb.com

"تو تم اس وقت یہاں کھڑی ہو کر مجھ سے باتیں کیوں بگار رہی ہو جاؤ تمہاری کلاس شروع ہونے والی ہے۔۔"

سخت لہجے سے کہتا وہ بیچاری مہمل کو خامخواہ شرمندہ کر گیا۔۔

"مجھے میرا ڈیپارٹمنٹ نہیں مل رہا؟"

نم آواز محسوس کر کے حاد نے جھٹکے سے جھکے سر لئے مہمل کو دیکھا جو اس کے بینچ سے کچھ دور کھڑی بس رو دینے کو تیار تھی۔۔ گھومتے سر کو سنبھالتے اس نے مہمل کی نم آنکھیں دیکھیں۔۔ دل کے کسی کونے میں ہلکی سے ہلچل محسوس ہو رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"یہاں سے سیدھا جا کر لیفٹ سائیڈ پر موجود دوسری بلڈنگ ہی تمہارا ڈیپارٹمنٹ ہے۔۔۔جاؤ فوراً اس سے پہلے کے کلاس سٹارٹ ہو جائے۔۔۔"

دور سے اتے ڈین کو دیکھ کر حاد نے مہمل کو وہاں سے بھیج دینا ہی مناسب سمجھا

۔۔۔

"شکریہ بھائی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

جب کے مہمل ڈیپارٹمنٹ مل جانے کی خوشی میں وہاں سے فوراً بھاگ گئی لیکن پیچھے بہت حاد لفظ "بھائی" سن کر خاصا بدمزہ ہو گیا۔۔

اور نظریں ہاتھ پے موجود بینڈیج پر ٹیکا دیں۔۔

"مہمل مبین شاہ۔۔"

ہونٹوں سے ادا ہوے لفظ دل میں خاصا ہلچل مچا گے۔۔کہانی میں ایک نیا موڑ لکھا جا چکا تھا۔۔

***

"کام زیادہ مشکل نہیں ہے۔۔تم نے بس وہ کرنا ہے جو میں تم سے کہوں گی جتنے آرام اور خوش اخلاقی سے تم کام مکمل کرو گی۔۔اتنی ہی جلدی سے تمہیں تمہاری رقم مل جایا کرے گی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

یہ ہوسٹل میں موجود مس زبیدہ کا خاص کمرہ تھا جہاں پر زالے اور زبیدہ آمنے سامنے بیٹھی کچھ حقائق سے پردہ اٹھا رہی تھیں۔۔۔

زالے نے اپنے دل اور دماغ میں ابھرتے ہوئے خوف کو دباتے ہوئے پوچھا۔۔

"مگر کام اصل میں ہے کیا؟"

"زیادہ نہیں بس تم نے ہمارے خاص گاہکوں کو خوش کرنا ہے وہ خوش تو سمجھو تم بھی خوش۔۔۔"

www.novelsclubb.com

زالے نے اپنے نم ہتھیلیوں کو آپس میں رگڑ وہ جلاد نما عورت کے سامنے اپنا ڈر اور خوف ظاہر نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"اور اگر میں انکار کر دوں؟۔۔"

خوف پر قابو پاتے ہوئے پہلا سوال پوچھا گیا۔۔۔جب کے زبیدہ کے چہرے میں طنزیہ مسکراہٹ چاہ گئی۔۔

"میرے لیے کسی سے بھی کوئی بھی کام زبردستی کروانا مشکل نہیں ہے۔۔لیکن میں کوئی بھی مسئلہ نہیں چاہتی۔۔تمہاری رومیٹ ماہم بھی ہمارے ساتھ کام کرتی ہے اور پچھلے دو دن سے ہمارے خاص گاہک کے ساتھ دبئی میں موجود ہے۔۔اگر تم ہمارے ساتھ اس کام میں شامل ہونے پر رضامندی دکھاتی ہو تو ایسے مزے

تمہارے بھی ہو سکتے ہیں۔۔ویسے بھی تم جیسی خوب صورت لڑکی کے لئے کسی مرد کو بھی قابو کرنا کون سا کوئی مشکل کام ہے۔۔۔"

بے ہنگم انداز میں وہ اور اس کا چیلا قہقہ لگاتے زالے کی روح کو اندر تک جھنجھوڑ گے ۔۔

اس وقت زالے کو کچھ سال پہلے اپنی ماں کے کہے گئے الفاظ یاد آئے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"خوبصورت چہروں کے پیچھے چھپی غلاظت ہم پہچان نہیں سکتے۔۔لوگ جیسے دیکھتے ہیں حقیقت میں ویسے نہیں ہوتے۔۔اس معاشرے میں اکیلی عورت کو خود کی حفاظت کے لیے ہوشیار اور چلاک دونوں ہونا پڑتا ہے۔۔۔"

"آپ نے میرے بارے میں اتنا سوچا اس کے لیے شکریہ میں آپ کو سوچ کر جواب دوں گی۔۔"۔

ذہن میں چلتے الفاظ کو دہراتی زالے اپنے حواس بحال کرتی کمرے سے باہر آگئی ۔۔۔

"آپ کو کیا لگتا ہے میڈم کیا یہ مان جائے گی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

زبیدہ کے خاص چیلے نے ذہن میں آئے سوال کو فوراً زبان سے ادا کیا۔۔۔

"عورت کو جب زمانے کی ٹھوکر لگتی ہے نہ تو وہ کچھ بھی کر گزرنے کیلئے تیار ہوتی ہے کل تک یہ بھی ہمارے ساتھ شامل ہوتی ہے۔۔۔"

جب کے زبیدہ اب اپنے شاطر دماغ سے نیا لائحہ عمل تیار کر رہی تھی۔۔۔

**

"افف۔۔۔اس آدمی نے میرا دماغ خراب کر کے رکھ دیا ہے"۔۔بیگ کو صوفے پر پٹکتی ہانا نے مبین اور سیف کی توجہ اپنی جانب مبذول کروا چکی تھی۔۔

"کیا ہوا خیریت ہے سب"۔۔۔مبین شاہ نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"وہ آدمی روز اپنے گنڈوں کو لے کر مزدوروں کو دھمکاتا ہے تاکہ وہ کام چھوڑ دیں ۔۔۔"

"اس میں پریشانی کی کیا بات ہے تم یوسف سے کہہ کر کچھ پولیس والوں کو کھڑا کروا دو تاکہ اس کی ہمت ہی نہ ہو یہاں تک آنے کی۔۔۔"

مبین شاہ نے نرمی سے کہتے ساتھ ہانا کو دیکھا۔۔۔ جبکہ سیف بھاگ کر پانی لے آیا تھا تب تک۔۔۔

"میں اس مسئلے کو جڑ سے ختم کر دینا چاہتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"۔اس میں مسئلہ کیا ہے تم زمین کے کاغذات اس شخص کے منہ پر مارو تاکہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔۔۔"

"یہی تو مسئلہ ہے مبین بھائی۔۔فاخر صاحب کی بیوی بیمار ہے اور وہ اس وقت اسلام آباد میں ہیں۔۔اب میں ایسے حالات میں ان کو یہاں تو نہیں بلوا سکتی۔۔۔"

کنپٹی کو سہلاتی وہ صوفے کی پشت پر اپنا سر گرا گئی۔۔۔

"تو ٹھیک ہے پھر تم ایک کام کرو اپنے ساتھ اسلام آباد یوسف کو لے کر جاؤ اور فاخر صاحب سے زمین کے کاغذات لے آؤ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"کچھ ایسا ہی کرنا پڑے گا۔۔۔"

مبین بھائی کے مشورے پر ہانا اب کافی حد تک مطمئن اور پر سکون دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

**

وہ ہمسفر تھا مگر اس سے ہم نوائی نہ تھی
کہ دھوپ چھاؤں کا عالم رہا جدائی نہ تھی

محبتوں کا سفر اس طرح بھی گزرا تھا
شکستہ دل تھے مسافر شکستہ پائی نہ تھی

www.novelsclubb.com

عداوتیں تھیں، تغافل تھا، رنجشیں تھیں بہت
بچھڑنے والے میں سب کچھ تھا، بے وفائی نہ تھی

بچھڑتے وقت ان آنکھوں میں تھی ہماری غزل
غزل بھی وہ جو کسی کو ابھی سنائی نہ تھی

کسے پکار رہا تھا وہ ڈوبتا ہوا دن
صدا تو آئی تھی لیکن کوئی دہائی نہ تھی

عجیب ہوتی ہے راہ سخن بھی دیکھ نصیر
وہاں بھی آ گئے آخر، جہاں رسائی نہ تھی

www.novelsclubb.com

نصیر تُرّابی

ان نون نمبر سے موصول ہوا یہ پیغام ہانا کے غصے کے گراف کو مزید بڑھا گیا اور

ہانا نے غصے سے موبائل ٹیبل پر پٹخا۔۔

"یہ آدمی میرے ہاتھوں ضائع ہو جائے گا۔۔۔"

**

www.novelsclubb.com

"سر ہسپتال کا نقشہ تیار ہے خدا نے چاہا تو لگاتار محنت اور کوشش سے یہ چار ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔۔۔"

رفیق صاحب نے نقشے کی فائل دلاور کے سامنے رکھتے ہوئے بتایا۔۔

"ٹھیک ہے رفیق صاحب آپ کام اپنی نگرانی میں کروائے میں فری ہو کر خود بھی چکر لگاؤں گا۔۔"

"جیسا آپ کو مناسب لگے کی شاہ جی۔۔۔"

"کوئی نام سوچا اسپتال کا آپ نے؟"

www.novelsclubb.com

رفیق صاحب کے جانے کے بعد داد نے دلاور کے سامنے والی کرسی سنبھالتے ہوئے پوچھا۔۔

"ھمم۔۔بابا امی کے نام پر بنانا چاہتے تھے لیکن زندگی نے انہیں اتنی مہلت نہ دی ۔۔اس لیے یہ فریضہ میں سر

انجام دوں گا۔۔ہسپتال کا نام "حرم انٹرنیشنل" ہو گا۔۔"

"جہاں امیر اور غریب کا کوئی فرق نہیں ہو گا وہاں سب کو ایک جیسا معیاری علاج مہیا کیا جائے گا۔۔۔"

والدین کے نام پر دلاور کی لہجے کی اداسی داد سے چھپی ہوئی نہیں تھی۔۔

www.novelsclubb.com

کبیر شاہ اور حرم شاہ کی دو اولادیں تھیں بڑی بیٹی ریحانہ شاہ اور ان سے دس سال چھوٹا بیٹا دلاور شاہ جو بہت ہی منتیں مرادوں کے بعد پیدا ہوا۔۔کبیر شاہ کا تعلق ایک جدی پشتی رئیسوں سے تھا۔کبیر شاہ کی شادی ان کی پسند سے ان کی خالہ کی بیٹی حرم

شاہ سے ہوئی۔دونوں کے درمیان محبّت خاندان بھر میں مشہور تھی۔داد کے والد کبیر شاہ کے پرانے وفادار ملازم تھے اور داد اور دلاور کی عمروں میں بھی زیادہ فرق نہ تھا تو کبیر شاہ نے داد کو اپنے پاس شہر بلوالیا جہاں پر وہ اور دلاور ایک ساتھ یونیورسٹی جاتے اور وقت کے ساتھ دونوں کی دوستی مزید مضبوط ہوتی گئی۔۔کبیر شاہ نے سیاست میں اپنے قدم جمانے شروع کر دیے وہ ایک حب الوطنی انسان تھے اور اپنے ملک کے لئے کچھ کر گزرنا چاہتے تھے لیکن شاید قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں کبیر شاہ اور حرم شاہ اپنی جان کی بازی ہار گے پیچھے دلاور نے خود کو سمبھالتے حالات کا مقابلہ کرنا شروع کر دیا۔۔

**

www.novelsclubb.com

"مگر میں تو نہیں جا سکتا اسلام آباد ایک بہت اہم کیس چل رہا ہے اس کو بیچ میں نہیں چھوڑ سکتا۔"۔مبین شاہ کی ہانا کے ساتھ اسلام آباد جانے والی بات پر یوسف نے فورا انکار کر دیا۔۔۔

"ٹھیک ہے تم اپنے کیس پر توجہ دو میں سیف کو اپنے ساتھ لے جاؤں گی۔۔۔"

یوسف کی مجبوری پر ہانا نے فوراً حامی بھر دی۔۔

"بلکل نہیں۔۔!! سیف ابھی چھوٹا ہے اور میں تمہیں کسی غیر کے بھروسے کراچی سے اسلام آباد نہیں بھیجوں گا یہ کھوتا ہی جائے گا تمہارے ساتھ ایسے بھی کون سے کام ہیں اس کے کے جا نہیں سکتا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

لفظ کھوتے پر یوسف نے فوراً احتجاج کیا۔۔

"یار بابا۔۔۔!!!"

"کوئی بکواس نہیں یوسف شاہ تم جا رہے ہو مطلب جا رہے ہو سمجھے۔۔۔"

مبین شاہ کی دوٹوک بات پر یوسف نے مسکین تاثرات سے ہانا کو دیکھا جس کے بولنے سے پہلے ہیں لاونج میں سیف کی چہکتی ہوئی آواز گونجی۔۔۔

"بابا اپ فکر نہ کریں میں پھپو کی پوری حفاظت کروں گا۔۔مجھے جانے دیں ساتھ ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ہانا نے مسکرا کر سیف کو دیکھا جو اپنی پھپو کی جان تھا۔۔جب کے مبین شاہ کسی صورت رضامند نہیں تھے جب کے اپنے بابا کے جلال سے بچنے کے لئے بل اخر یوسف کو ہی ہتھیار ڈالنے پڑے۔۔۔

"اچھا بابا میں لے جاؤں گا ہانا کو اپ فکر نہ کریں اخر اب اس کھوتے کے ساتھ تو بھیجنے سے رہا۔۔"

یوسف سیف کے بال بگاڑتا کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"بابا یہ بھائی اپ سب کے بدلے مجھ سے کیوں لیتے ہیں۔۔"

روہانسے لہجے میں کہتا وہ مبین شاہ اور ہانا کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر گیا۔۔۔

**

زالے نے رات کے اندھیرے میں ہوسٹل سے بھاگ جانے والے فیصلے کو ترجی دی۔۔اپنا بیگ جس میں اس کی ضرورت کی تمام چیزیں موجود تھی جو وہ یہاں رہنے کے لئے لائی تھی تیار کیے وہ دھیرے دھرے قدم اٹھاتی ہوسٹل کے مین گیٹ کے قریب پہنچ گئی۔۔۔منزل بس چند قدم کی دوری پر تھی اور پھر وہ ہمیشہ کے لئے اس جہنم سے آزاد ہونے والی تھی۔۔

لیکن پیچھے قدموں کی آہٹ محسوس کر کے اس کے رونگھٹے کھڑے ہو گے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اتنی آسانی سے نہیں میری چڑیا۔۔ تجھ سے تو اچھا خاصا منافع حاصل کرنا ہے میں نے۔۔"

رات کی اندھیری میں گھونجتا اس کا مکروہ قہقہہ زالے کو اندھیری کھائی کی جانب دھکیل گیا۔۔۔

**

خاکی رنگ کی پینٹ اور پولیس کی کالے رنگ کی وردی پہنے جس کے کف کوہنیوں تک فولڈ کیے ہوئے تھے وہ انہماک سے سامنے موجود فائل کی ورق گردانی کر رہا تھا ۔۔ہلکی داڑھی اور اس کے اوپر گھنی مونچھوں تلے لب آپس میں پیوست تھے اور وہ ساتھ ساتھ ہاتھ کی مدد سے کالے گھنے بالوں کو ماتھے پر سے ہٹا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"سر ایک بہت عام خبر ملی ہے۔۔"

"کیسی خبر؟"

۔

"سرکاری ہوسٹل سے رات کو لڑکیوں کو مختلف ممالک میں فروخت کیا جارہا ہے مخبر کے مطابق بہت بڑا گینگ اس میں شامل ہے جس میں ملک کے نامور شخصیت بھی شامل ہیں۔۔۔"

انسپکٹر سعد نے ساری معلومات یوسف شاہ کے گوش گزار کی۔۔

"تو پھر دیر کس بات کی ہے سرچ وارنٹ تیار کریں ہم آج ہی ریڈ کریں گے۔۔"

www.novelsclubb.com

"پر سر کمشنر سر کا کیا کریں۔۔۔ کیا وہ اجازت دے دیں گے؟"

انسپکٹر سعد نے کچھ پریشانی سے پوچھا۔۔

"کمشنر سے پوچھنا دشمنوں کو پہلے سے ہی خبر دار کرنا ہے۔۔تم بس میڈیا کے کچھ قابل اعتماد بندوں کو تیار رکھو ہم جیسے ہی اس جگہ پر ریڈ کریں گے میڈیا والوں کو بھی ساتھ اندر داخل کروا دینا بعد میں اگر کمشنر نے کسی قسم کا کوئی بھی مسئلہ پیدا کیا تو ہم کہ دیں گے کے سر آپکو فون کرنے سے پہلے ہی میڈیا وہاں آ دھمکی تھی۔۔اس لئے ہمیں مجبوراً ان سب کو گرفتار کرنا پڑا۔۔"

ہاتھوں کو سر کے پیچھے بندھتے وہ انسپکٹر سعد کو اپنے پلان سے اگاہ کر رہا تھا جو آے ایس پی یوسف شاہ کی حاضر دماغی سے کافی حد تک امپریس ہو چکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"اپنے کیریئر کے اتنے سالوں میں اپ جیسے حاضر دماغ اور بہادر افسر نہیں دیکھا سر ۔۔۔"

مسکراہتے ہوے سلوٹ کرتا وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔۔

پیچھے یوسف کے دماغ میں کمشنر سے نمٹنے کا منصوبہ چل رہا تھا۔۔۔

**

اسے اس کمرے میں بند ہوے پورا ایک دن گزر چکا تھا۔ڈر و خوف پورے وجود میں سرایت کر گیا تھا۔۔خشک لبوں پر مسلسل بس اللہ سے التجاء تھی۔بھورے رنگ کی قمیض شلوار کے اپر سیاہ چادّر میں ملبوس زالے حقیقت میں بے بسی کی ایک جیتی جاگتی تصویر بنی ہوئی تھی آنکھوں سے گرتے آنسو زمین کو نم کر رہے تھے۔دل کی دھڑکن ایسی تھی مانو جیسے ابھی دل پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا ۔۔۔دل ہر لمحہ اللہ کے حضور بس یہی دعا کر رہا تھا کے اس کی عزت سلامت رہے ۔۔

کسی کی قدموں کی آہٹ محسوس کر کے زالے نے اپنی چادّر کے کونے کو اپنی مٹھی میں قید کر لیا جب کے لب مسلسل آیت الکرسی کے ورد میں محو تھے۔۔۔

دروازہ کھولنے کی آواز میں نم پلکوں کی باڑ اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں زبیدہ کا خاص چیلا بابر حوس بھری نگاہوں سے زالے کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔

"آج میری چڑیا یہاں سے اُڑ جائے گا تو سوچا کیوں نہ پہلے اپنی چڑیا کا تھوڑا دیدار کر لوں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

دیوار سے لگ کے کھڑی ہوئی زالے ہراساں نظروں سے سامنے موجود شیطان کو دیکھ رہی تھی جس کی نگاہیں زالے کے وجود کو اندر تک لہولہان کر رہیں تھیں ۔۔۔جب کے زالے اپنی نظر کو دائیں س جانب ٹیبل پر موجود کانچ کے ایک پرانے فریم پر ٹکا چکی تھی جس کا ایک کونہ ٹوٹ کر اپنے وجود کو تیز دھار کر چکا تھا۔۔۔

دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا وہ اپنی جیت کے نشے میں چور تھا جب کے زالے سرکتی ٹیبل پر موجود فریم کو اپنے پیچھے چھپا چکی تھی۔۔۔

وہ زالے سے بس چار قدم کی دوری پر تھا جب پورے ہوسٹل میں بھاری بوٹوں کی دھمک گھونج گئی۔۔جب بابر نے یک دم پیچھے موڑ کر دروازے کی جانب دیکھا

جہاں ہینڈل گھمانے کی آواز آئی تھی اور زالے نے موقع غنیمت جانتے ہوئے اس کانچ کے ٹوٹے فریم کا نشان لے کر بابر کے سر پر وار کر دیا۔۔۔

"یوار انڈر ارریسٹ۔۔۔۔"

**

"یوار انڈر ارریسٹ۔۔"

یوسف جو زبیدہ کے کارندے کو پکڑنے کے لیے کمرے میں داخل ہوا تھا سامنے کھڑی زالے کو دیکھ کر اپنی جگہ جم گیا۔کالی چادر کے ہالے میں سرخ چہرہ جب کے کالے بال پسینے سے نم چہرے اور گردن سے چپکے ہوئے تھے۔۔۔۔آنکھوں میں خوف و بے بسی واضح تھی۔۔سارا معملہ سمجھتے یوسف نے ضبط سے اپنے اندر اٹھتے

اشتعال کو دبایا۔۔اور زالے سے نظریں ہٹا کر سامنے زمین پر گرے بابر کو دیکھا جس کے سر پر سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

لمحے میں خود کو سنبھالتا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا زالے کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔

"میرے ساتھ اؤ۔"۔۔سرد آواز میں گویا وہ زالے کو مزید حواس باختہ کر گیا۔۔۔

"نہیں۔۔۔نہ یہ مجھ۔۔۔سے نہیں وہ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"شششش..!میرے ساتھ اؤ۔۔"

اس کے سر دہاتھ کو اپنے ہاتھ کی گرفت میں لے کر یوسف نے ایک نظر زالے کو دیکھا جو آنکھوں کو بامشکل کھولتی بل آخر حواس کھوتی بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔

**

وہ نہیں جانتا تھا کے کمرے میں گھٹن زیادہ ہے یا اس کی اندر جلتی آگ اس کو سکون سے جینے نہیں دے رہی۔۔

کمرے کی بالکنی میں کھڑا وہ پیچھلے آدھے گھنٹے سے لمبے لمبے سانس لے رہا تھا مگر دل پر جلتے انگاروں پر کسی صورت ٹھنڈک محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

سلائڈنگ ڈور کو دائیں جانب دھکیلتا۔۔وہ کمرے میں داخل ہوتے۔۔سر کو دونوں ہاتھوں میں گراتا دھپ سے بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔

دل کا درد کسی صورت کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔یہ سوچ ہی حاد آفندی کے دل کو چھلنی کرنے کے لئے کافی تھی کے وہ ایک ایسے شخص کا خون ہے جو اپنے سے کم عمر لڑکیوں کو اپنے شغل کے لئے استعمال کرتا ہے۔۔ایک ایسا انسان جو لڑکیوں سے زبردستی کر کے اپنی مردانگی کا ثبوت دیتا ہے۔۔

آنکھوں کو ہاتھوں سے رگڑتا وہ کوئی دس سال کا معصوم بچہ لگ رہا تھا جو اس دنیا کی بے حسی سے چھپ کر بس ماں کی گود میں پناہ چاہتا ہو لیکن حاد آفندی کو تو ماں کی گود اور ممتا نصیب ہی نہیں ہوئی۔۔

کچھ دیر پہلے کا منظر بار بار آنکھوں کے سامنے ڈگمگا رہا تھا جہاں سرمد آفندی کا خاص ملازم سولہ سترہ سال کی لڑکی کو زبردستی سرمد آفندی کے کمرے کی جانب گھسیٹ رہا تھا۔۔یہ درندگی آج سے نہیں بلکے پیچھلے کتنے ہی سالوں سے جاری تھی جہاں سرمد آفندی عورتوں کا استعمال کر کے ان کو یا تو مار دیتا تھا یا پھر ان کو اپنے ہی جیسے

خبیثوں کو فروخت کر دیتا تھا۔۔اور حاد آفندی یہ سب دیکھتا خاموش تماشائی بنے گھٹ گھٹ کر جی رہا تھا۔۔

ہاتھ کی کپکپاہٹ پر قابو پاتا اس کی نظریں بے ساختہ ہاتھ پر لگے ہلکے نیلے رنگ کی بینڈ تیج پر پڑی۔۔

"مہمل مبین شاہ!!!۔"

www.novelsclubb.com

دل کی عرضی پر اس نے گڑبڑا کر ہاتھ پیچھے کر دیا جب کے ایک لبوں کے کنارے پر ابھرتی اداس مسکان اپنی چھاپ دکھلا کر چھپ گئی۔۔۔

سر کو تکیے پر گراتا اس کی سوچ کی گرہیں اب مہمل مبین شاہ کے گرد الجھ رہیں تھیں

۔۔

**

خود کو نرم ملائم بستر پر محسوس کر کے زالے نے جھٹکے سے خود پر سے لحاف کو اتارا ۔۔ سر پر چادر محسوس نہ کر کے وحواس باختہ سی پورے کمرے میں چادر کے لیے نظریں دوھرا رہی تھی کے نظر بے ساختہ تکیہ کے پاس طے شدہ چادر پڑی جس کی موجودگی ہی اس کے اندر تک سکون پہنچا گئی۔۔

نرم ملائم کاربیٹ پر پیر رکھتی وہ دھیرے دھیرے قدموں سے دروازے کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔

کچن سے کھٹ پٹ کی آواز محسوس کر کے زالے نے گردن اونچی کر کے اندر جھانکا جہاں وہ وائٹ ٹراؤزر اور وائٹ ٹی شرٹ میں ملبوس یوسف مہارت سے اپنے سامنے شیلف پر رکھے بریڈ پر چکن پیس رکھ رہا تھا۔۔ساتھ ہی کیچپ اور مایونیس کا مکسچر تیار کیا گیا تھا۔۔

کسی کی آہٹ محسوس کر کے یوسف سے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں زالے چادّر کے پلو کو مٹھیوں میں دبائے کچھ پریشن حال سی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اررے ___ اٹھ گئی تم۔۔او میں نے تمہارے لیے یہ سینڈوچ بنائے ہیں امید کرتا ہوں تمھے پسند ایں گے۔۔۔"

زلے نے حیرت سے یوسف کی کالی آنکھوں میں دیکھا۔۔اس میں موجود نرمی محسوس کر کے اس کا دل یک دم سے پر سکون ہو گیا لیکن وہ ایسے کسی مرد پر بھروسہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں؟"

اضطرابی انداز میں وہ گویا ہوئی۔۔۔جب کے یوسف آرام سے کچن میں موجود چیئر کو سنبھال چکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"پہلے کچھ کھالو پھر بات کرتے ہیں۔"

۔۔

"نہیں_ مجھے کچھ نہیں کھانا اپ مجھے بتاہیں آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں کیا مقصد ہے اس سب کے پیچھے۔۔۔دکھتے سر کو سنبھلتی وہ سرد لہجے میں گویا ہوئی ۔۔"

وہ عورت تھی اللہ نے اس میں یہ حس رکھی تھی کے وہ سامنے والے کی نیت کو جان سکے اور وہ یوسف کی آنکھوں میں نرمی کے علاوہ کوئی دوسرا جذبہ ڈھونڈنے میں نا کام ٹھہری تھی۔۔لیکن ماضی کے اتنے دکھوں کے بعد زالے مراد نے مرد ذات پر بھروسہ کرنا قطع چھوڑ دیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"جس شخص پر تم نے حملہ کیا تھا وہ مر چکا ہے۔۔۔"

خاموشی کو چیرتی یوسف کی آواز زالے کو دبخود کر گئی۔۔کہنیاں ٹیبل پر ٹکائے وہ

"کیا؟؟؟"

آنکھیں حیرت اور بے یقینی سے پھٹ پڑیں تو کیا زالے مراد اب ایک قاتلہ بھی قرار دی جائے گی۔۔قسمت کے اس ستم نے اس کی پوری دنیا کو ہلا ڈالی تھی۔۔۔

"کیا؟؟ مگر۔۔یہ سب کیسے مجھے کچھ سمجھ نہیں۔۔آرہی۔۔یہ"

"اب تمہے جیل ہو جائے گی زالے مراد۔۔"

www.novelsclubb.com

"جیل؟؟ مگر۔۔یہ۔کیسے۔۔مگر۔۔۔۔کتنے سال کی؟"

بے حال سی وہ اپنی سزا کے بارے میں سوچ کر کانپ گئی۔۔

"یہی کوئی بیس پچیس سال کی۔۔جب تم جیل سے نکلو گی تو تمہارے سارے دانت ٹوٹ چکے ہوں گے اور بال سفید ہو چکے ہوں گے۔۔لوگ تم "بیچاری زالے" کے نام سے یاد کیا کریں گی۔۔کتنے دکھ کی بات ہے نہ۔۔۔"

سر دائیں س بائیں س ہلاتا وہ مصنوہی سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔

"مگر مجھے جیل نہیں جانا۔۔میں جیل نہیں جاؤں گی۔۔۔"

روتے ہوے وہ مسلسل انکار کر رہی تھی جب کے یوسف کو اس کا رونا بے چین کر رہا تھا لیکن یہ وقت جذبات سے کام لینے کا نہیں تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اگر تم چاہتی ہو کے میں تمہاری مدد کروں تو تمہارے پاس بس دو راستے ہیں ۔۔ جیل چلی جاؤ یا پھر۔۔"

"یا پھر؟۔۔" دوسری جانب بے تابی سے پوچھا گیا۔۔

"یا پھر میرے نکاح میں آ جاؤ۔۔۔"

الفاظ تھے یا صور جو زالے کا کانوں میں پھونکا گیا وہ دم بخود سی ساکن سی یوسف کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جن میں مذاق کا شبہ تک نہ تھا۔۔۔

"میں آپ سے شادی نہ کروں گی۔۔ کبھی نہیں کروں گی۔۔"

خود کو سنبھلتی وہ اٹل لہجے میں گویا ہوئی۔۔

"تو ٹھیک ہے زالے بی بی میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔۔اگر تم مجھ سے نکاح کے لئے تیار ہو جاتی تو میں اس کیس کو ختم کر سکتا تھا لیکن اب شاید ایسا ممکن نہ ہو۔۔"

چیئر سے اٹھتا وہ کمرے کی جانب بڑھ گیا شاید وہ زالے کو کچھ وقت سوچنے کہ لئے دینا چاہتا تھا۔۔

پولیس کی وردی پہنے وہ کمرے سے باہر آیا جب کے زالے ہاتھوں کی لکیروں کو گھورتی خاموش سی تھی۔۔

"میں پولیس سٹیشن جارہاہوں۔۔تم آرام سے سوچ کر فیصلہ کر سکتی ہو۔۔دروازہ میں باہر سے لاک کر جاتاہوں۔۔"

بیرونی دروازے کی جانب بڑھتے قدم زالے کی بات پر روکے۔۔

"میں آپ سے نکاح کے لئے تیار ہوں۔۔۔"

نم آواز میں وہ کہتی اندر کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔

**

نہ سرخ جوڑا تھا نہ مہندی کی خوشبو۔۔بس سکوت تھا جو جواسے چاروں اور سے گھیرے ہوئے تھا۔۔یوسف نے انسپکٹر سعد کو مولوی کے ساتھ گواہان کو لانے کا حکم صادر کیا۔۔جب کے انسپکٹر سعد اپنے سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھ کے حیران رہ گے۔۔

www.novelsclubb.com

مولوی صاحب کے سامنے خشک ویران آنکھیں لیے وہ خاموشی سے براجمان تھی ۔۔مولوی صاحب نکاح کی رسم کا آغاز کر چکے تھے۔۔

"زالے مراد والد مراد الیاس اپکا نکاح سید یوسف شاہ والد سید مبین شاہ سے حق مہر سکہ رائج الوقت پانچ لاکھ روپے طے کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے ؟۔۔

کان کے پردے کو چیرتے مولوی صاحب کے الفاظ زالے کی حساسیت کو جھنجھوڑ رہی تھی۔دل کی دھڑکن معمول سے ہٹ کر تیز دھڑک رہی تھی۔۔سب کے نظریں زالے کے وجود پر ٹیکیں تھیں۔۔

زالے۔۔۔یوسف نے دھیرے سے زالے کے کان کے پاس جھک کے سرگوشی نما آواز میں پکارا۔۔سوچوں کا تسلسل ٹوٹ چکا تھا۔۔سپردگی کی گھڑی آن پہنچی تھی ۔۔

قب۔۔قبول ہے۔۔۔زبان سے ادا ہوے ٹوٹے ہوئے پھوٹے الفاظ یوسف کو ابِ حیات معلوم ہوئے۔۔

ایجاب و قبول کی گھڑیاں مکمل ہو چکی تھیں۔زالے یوسف کی یوسف زالے کے نام کر دیا گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

**

کراچی جس کو روشنیوں کا شہر کہا جاتا ہے دراصل سب کے لئے روشنیوں کو باعث نہیں۔۔کچھ لوگ غموں کا پہاڑ سینے میں دبائے بیٹھے تھے۔۔۔کراچی میں دن چاہے کتنا ہی گرم کیوں نہ ہو رات سمندر کی ٹھنڈی ہواؤں کے باعث ٹھنڈی اور پر سکون ہوتی ہے۔۔

رات ڈھائی بجے آلام سے پہلے ہی اس کی آنکھ کھل گئی۔لحاف کو خود پر سے ہٹاتی پاؤں میں سلیپر اڑساتی ہاتھوں کی مدد سے بالوں کو جوڑے کی شکل دے رہی تھی۔

باتھ روم سے وضو کر کے سر پر اچھے سے دوپٹے کو لپیٹتی وہ جانماز پر کھڑی ہو گی۔یہ آج سے نہیں بلکہ پچھلے بیس سالوں سے ہانا کا معمول تھا۔وہ ہر رات سکون کی تلاش میں تہجد ادا کیا کرتی تھی۔

دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتی اس کی آنکھوں کے گوشے خود بخود نام ہو رہے تھے۔یہ دعا تو برسوں سے لبوں پر ان ٹھری تھی۔۔۔دل کے زخم اتنے سالوں بعد بھی ہرے تھے۔۔

وہ بس الٰہی کے در پر قرب الٰہی کا سوال کرنے آئی تھی۔سب کی سلامتی کے لیے دعا کرتی اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتی اپنے اندر ٹھنڈک اترتی محسوس کر رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

جانماز کو سمیٹتی وہ موبائل پر بجتے آلام کی جانب بڑھی جو تین بجے زور و شور سے بج رہا تھا۔۔

ہانا کی عادات میں شامل تھا کہ رات کو تہجد کی نیت کرنے کے بعد الارم لازمی لگاتی تھی۔ جانتی تھی کہ آنکھ وقت سے پہلے کھل جائے گی لیکن وہ اللہ کی عبادت میں کوئی رسک نہیں لیا کرتی تھی۔۔

موبائل کو ٹیبل پر رکھنے سے قبل ہانا کی نظر بے ساختہ کسی ان نون نمبر سے بھیجی گئی غزل پر پڑی جس کو دیکھ وہ کر ٹھنڈی آہ کھینچ کر رہے گی۔۔۔

www.novelsclubb.com

آہٹ سی کوئی آئے تو لگتا ہے کہ تم ہو

سایہ کوئی لہرائے تو لگتا ہے کہ تم ہو

جب شاخ کوئی ہاتھ لگاتے ہی چمن میں

شرمائے لچک جائے تو لگتا ہے کہ تم ہو

صندل سے مہکتی ہوئی پر کیف ہوا کا

جھونکا کوئی ٹکرائے تو لگتا ہے کہ تم ہو

اوڑھے ہوئے تاروں کی چمکتی ہوئی چادر

www.novelsclubb.com

ندی کوئی بل کھائے تو لگتا ہے کہ تم ہو

جب رات گئے کوئی کرن میرے برابر

چپ چاپ سی سو جائے تو لگتا ہے کہ تم ہو

**

www.novelsclubb.com

میں زالے مراد اپنے والدین کی لاڈلی جس کی چہچہاہٹ گھر بھر میں گھونجتی تھی۔ جس کی مسکراہٹ اس کے والدین کی کل کائنات تھی اپنے ہی گھر سے بے دخل کر دی گئی۔۔والدین کی وفات کے اگلے ہی ہفتے تایا تائی اپنے بچوں کے ہم راہ زالے

مراد کی پوری دنیا ہلا گے۔وہ بابا کی لاڈلی اپنی عزت کی حفاظت کے لئے معصوم پری سے ایک خونخوار شیرنی بن گئی جو اپنے طرف بڑھے ہوے ہاتھ کو کاٹ دینے کی ہمّت رکھتی تھی۔

قسمت کا ستم ایسا کے ہر موڑ پر بھیڑیے تاک لگائے بیٹھے ملے۔۔ کبھی حوس بھری نظروں سے دیکھتے تو کبھی چند روپے دے کر عزت کی سودا بازی کرنا چاہتے ۔۔ایسے میں زبیدہ جیسی عورتوں تو خود ایک عورت کی سب سے بڑی دشمن ہوتی ہیں جو دوسری عورت کی ذات تک کو روند دینا چاہتی ہیں۔۔اتنی مشکلات بھی زالے مراد کا حوصلہ پست نہ کر سکے۔۔ہر رات سونے سے پہلے اور اٹھتے ساتھ زالے کی زبان پر بس یہی الفاظ ہوتے "یارب میری عزت کی حفاظت فرمانا"..

www.novelsclubb.com

اور آج۔۔آج زلے مراد کے پاس ایک مرد نکاح کا پیغام لے کر آیا۔۔ایک ایسا مرد جس کو زالے جانتی تک نہ تھی لیکن آج اسی شخص کی وجہ سے وہ زالے مراد سے زالے یوسف شاہ بن گئی۔۔

نہیں جانتی میں کے زندگی کے کتنے ستم اور لکھے ہیں بس دل اس موھم سی امید پر زندہ ہے کے زندگی میرے لئے خوشیوں کے دروازے ضرور کھولے گئی۔۔

بیڈ پر اپنے ساتھ کسی موجود محسوس کر کے سرخ سفید پاوں سے نظریں ہٹا کر زالے نے ساتھ بیٹھے یوسف کو دیکھا جو آنکھوں میں دیپ جلائے ایک انوکھے جذبے کے تحت زالے کو نہار رہا تھا۔۔اپنے جذبات پر قابو پاتے وہ نرمی سے گویا ہوا۔۔

"میں جانتا ہوں جو ہوا جیسے ہوے یہ ایسے نہیں ہونا چاہیے تھا لیکن یقین کرو نکاح کا مقصد تمہے تحفظ فراہم کرنا ہے جو دوسرے طریقے سے ممکن نہیں تھا۔۔

ایک لمحے کا پوز لے کر اس نے زالے کو دیکھا جو خاموشی سے کارپٹ کو گھور رہی تھی۔۔۔"

"چلو میں تمہے اپنے بارے میں کچھ بتاتا ہوں۔۔ میرا نام یوسف مبین شاہ، میرے والد سید مبین شاہ ملک کے جانے مانے بیوروکریٹ ہیں، میری والدہ سیدہ ریحانہ شاہ ایک بہت خوبصورت سی ہاؤس وائف ہیں۔۔ میری ایک بہن ہے جس کا نام مہمل ہے جو کے تم سے تقریباً دو سال چھوٹی ہے جب کے میرا ایک بھائی بھی ہے جس کا نام سید سیف شاہ ہے جو خاندان بھر میں شرارتوں میں سب سے آگے ہے ۔۔"

"اس کے علاوہ میری ایک پیاری سے پھپھو ہیں جن کا نام ہے ہانا عبداللہ شاہ، عمر میں مجھ سے بس بارہ سال بڑی ہیں یہی وجہ ہے کے میرا اور ان کا رشتہ پھپھی بھتیجے سے زیادہ دو دوستوں کا ہے جو ہر حال میں اپنے دوست کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔۔"

"اور سب سے آخر میں اتے ہیں میرے جان عزیز ماموں سید دلاور شاہ۔۔ایک زندہ دل انسان جو دنیا کو فتح کرنے کا جذبہ اپنے دل میں محیط رکھتے ہیں۔۔ قسم سے تم ایک بار ان سے ملو گی نہ تو تمہارا دل کرے گا کے تم پورا دم بس ان کے ساتھ ہی باتیں کرتی رہو۔۔"

ہنستے ہوے اس نے زالے کو دیکھا جو ہنوز اسی پوزیشن میں بیٹھی کارپیٹ کو گھور رہی تھی۔۔۔

"اچھا اب تم۔اپنے بارے میں کچھ بتاؤ؟"

"میرا نام زالے مراد ہے اور میرا اس دنیا میں کوئی بھی نہیں۔۔"

آنسوؤں کو پلکوں کی بھاڑ سے پیچھے دکھیلتی وہ یوسف کے دل کو بے چین کر گئی۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ توقف کے بعد جب وہ بولا تو زالے کو اپنے اندر ایک ہلچل ہوتی محسوس ہوئی۔۔

"تم ٹھیک کہتی ہو زالے مراد کا شاید اس دنیا میں کوئی نہ ہو لیکن زالے یوسف شاہ کے پاس بہت سے رشتے موجود ہیں جو ہر سکھ دکھ میں ہمیشہ زالے کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔۔"

"میں جانتا ہوں جو ہوا جیسے ہوا یہ سب تمہارے لئے قبول کرنا ذرا مشکل ہے لیکن میں تم سے وعدہ کرتا ہوں زالے تمہے دنیا کی ہر خوشی دوں گا۔تمہے اپنے فیصلہ پر کبھی پچھتاوا نہیں ہو گا۔۔"

نرمی سے اس کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ کی گرفت میں لیتا اس کے پورے وجود میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔۔۔ دھیرے سے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کر چکی تھ جس کو محسوس کرتے ہوے بھی یوسف سے کوئی خاص رد عمل نہیں دکھایا۔

"یہ گھر میرا ہے اب سے تمہارا ہوا۔۔ سکون سے رہو یہاں۔۔ فریج میں ضرورت کی ہر شہ موجود ہے۔۔ مجھے آج کسی ضروری کام سے اسلام آباد جانا ہے شام تک واپس آجاؤں گا۔۔ یہ جگہ ہر طریقے سے محفوظ ہے تمہے ڈرنے کی ضرورت نہیں ۔۔"

نرمی سے اپنا ہاتھ اس کی کالی چادّر والے سر پر رکھتا وہ اس کو محبّت سے ایک مان بخش رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"چلو تم آرام کرو۔۔"

اس کی خاموشی محسوس کر کی یوسف سے نرمی سے اس کا گال سہلایا اور خاموشی سے اٹھ کے کمرے سے باہر چلا گیا۔۔

دور کہیں ہوتی فجر کی اذان نے زالے کو اپنی جانب متوجہ کیا اور وہ اللہ کے حضور اپنی زندگی میں سکون کی عرضی کرنے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

**

"اررے سر آپ؟؟۔۔آج کیوں آگے۔۔آج ہی تو اپکی شادی ہوئی ہے۔۔"

پولیس سٹیشن میں قدم رکھتے یوسف کے کانوں میں انسپکٹر سعد کی آواز ٹکرائی جو شریر مسکراہٹ لئے یوسف شاہ کو تک رہا تھا۔

"آپکے خیال کا شکریہ لیکن کام زیادہ ضروری ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

ہونٹوں کا کنارے دباتے سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

"کمشنر صاحب کا کیا بنا؟ کوئی کال ائی ان کی؟"

آفس چیئر سنبھلتا یوسف سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔

"صبح سے دس بار اپ کا پوچھ چکے ہیں پر میں کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کے ٹال رہا ہوں ۔۔اخر اپ کا آج کا دن خراب نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"

مسکراہٹ دباتے انسپکٹر سعد نے یوسف کو دیکھا جو اپنے نکاح پر انسپکٹر سعد کو بطور گواہ بلا کر اب شدید پچھتا رہا تھا۔۔۔

"ہو گیا۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"یس سر!!!!"

ایک لفظی بات کر کے یوسف نے انسپکٹر سعد کو دیکھا جو یوسف کی حالت سے کافی حد تک محظوظ ہو رہا تھا۔۔

"ناؤ بیک ٹو ورک۔۔۔"

سنجیدگی سے کہتا وہ فائل پر جھک گیا جب کے انسپکٹر سعد کے کمرے سے نکلتے ہی خوبصورت مسکراہٹ اپنی چاپ دکھلا کر چھپ گئی۔۔۔

**

"کیا بات ہے میری جان آج اتنے خاموش کیوں ہو؟"

www.novelsclubb.com

لان میں موجود جھولے پر سیف کے ساتھ بیٹھتی ہانا نے نرمی سے استسفار کیا۔۔

"اپ سے ایک بات پوچھوں پھپھو؟۔۔"

سیف اپنا رخ ہانا کی جانب کرتا گویا ہوا۔۔

"جی میری جان پوچھو۔۔۔"

"میرے ایک دوست ہے اس کے بھائی نے اپنی لاء کی ڈگری کے لئے لندن اپلائے کیا تھا۔۔سب کچھ کنفرم ہو گیا تھا پر آخر میں ایمبیسی والوں نے کسی وجہ سے ویزا دینا سے انکار کر دیا۔۔"

www.novelsclubb.com

"اس سارے معاملے میں میرے ذہن میں ایک سوال آیا۔۔کے جب انسان کسی چیز کی اتنی چاہ کرتا ہو اس کو پانے کے لئے دن رات محنت کرتا ہو۔۔دعایں کرتا ہو پھر کیوں اسے اس کی منزل نہیں ملتی۔۔میں جانتا ہوں کے جو دعایں اس دنیا میں

قبول نہیں ھوتی وہ آخرت کے لئے ذخیرہ کی جاتی ہیں لیکن کیا برسوں کی آرزو بھلا دینا آسان ہوتا ہے؟۔۔"

ہانا نے اپنا ہاتھ دھیرے سے سیف کے ہاتھ پر رکھا۔۔

"ہماری زندگی میں جب بھی کوئی فیصلہ ہمارے بڑے کرتے ہیں تو ہم کتنے پر سکون ہو جاتے ہیں نہ کے ضرور ہمارے بڑوں نے کچھ بہتر سوچ کر ہی یہ فیصلہ لیا ہو گا لیکن وہ جو سارے جہاں کا مالک ہے وہ جو سارے نظام پر قادر ہے اس کے فیصلے میں شک کیوں؟"

www.novelsclubb.com

"تم جانتے ہو حضرت یوسف نے اپنی زندگی میں بہت مشکلات کا سامنا کیا۔۔ان کے بھائیوں نے انھے دو کھادیا۔۔ان کے والد سے جدا کیا گیا۔۔ان کو کنویں میں پھینکا گیا۔۔غلام بنایا گیا۔۔۔بہتان لگایا گیا۔۔جیل میں قید کیا گیا۔۔لیکن اخر میں ۔۔اخر میں وہ ایک مقام حاصل کر گے وہ مصر کے بادشاہ بنائے گے۔۔ان کو ان کے والد واپس مل گے۔۔جو لوگ ان کو کچھ نہیں سمجھتے تھے وہ لوگ ان کے احترام میں سر جھکاتے تھے۔۔اللہ نے جو کچھ بھی ہمارے لئے سوچا ہوتا ہے وہی ہمارے لئے بہترین ہوتا ہے۔۔"

"زندگی کب اور کیسے بدل جائے ہم نہیں جانتے۔۔بہت سی چیزیں ہمارا مقدر نہیں ہوتیں۔۔جب کسی چیز کی حسرت دل میں ہو اور وہ چیز مقدّر میں نہ ہو تو جانتے ہو ایسے وقت میں کیا کرتے ہیں؟"

"ایسے وقت میں صبر کرتے ہیں۔۔نعمتوں کا شکر کرتے ہیں۔۔کیوں کے اللہ پاک نے قرآن میں وعدہ فرمایا ہے کے۔۔۔

کے تم میرا شکر ادا کرو اور یقیناً میں تمہے زیادہ اور بہتر عطاء فرماوں گا۔۔۔"

"بس ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا کے اللہ کے فیصلے ہی ہمارے حق میں بہتر ہوتے ہیں بس ہمیں سمجھنے میں تھوڑی دیر ہو جاتی ہے۔۔۔"

"یوسف انے والا ہو گا میں ذرا اپنا سامان اٹھالوں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

نرمی سے ہاتھ کا دباؤ اس کے ہاتھ پر بڑھاتی وہ اندر بڑھ گئی۔۔۔

پیچھے سیف نے چمکتی آنکھوں سے لان میں کھلتے گلاب کے پھول کو دیکھا جب کے ذہن ہانا کی کہی جانے والی باتیں کے گرد گھوم رہا تھا۔۔

***

سورج اپنی پوری اب وتاب لئے چمک رہا تھا چار سو روشنی ہی روشنی بکھری پڑی تھی کے یک دم سے موسم نے کروٹ بدلی اور ٹھنڈی ہواوں نے اسلام آباد کا احاطہ کیا۔۔ سرمئی اور کالے بادل پوری آسمان میں چھانے لگے اور سورج دھیرے سے منہ چھپاتا بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا اور کالے بادلوں نے یک دم خود کو جھٹکا اور اسلامہ آباد کی سرزمین میں پانی کے ننھے ننھے قطرے بڑی شان سے بہنے لگے۔۔۔

"یہ بارش کیسے اچانک شروع ہو گئی؟"

ہانا بھاگتی ہوئی گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھی جب کے ساتھ موجود یوسف دروازہ بند کرتا سٹرینگ سنبھال چکا تھا۔۔۔

ہانااور یوسف صبح بائے ایئر کراچی سے اسلامہ اباد پہنچ چکے تھے۔دلاور نے اپنے خاص آدمی کے ذریعے یوسف کے لئے گاڑی بیجھوادی تھی تاکے وہ اور ہانا آرام سے فاخر صاحب سے مل کر زمین کے کاغذات لے سکیں۔۔

فاخر صاحب کی بیوی کا حال حوال پوچھ کر جب انھے نے گھر سے باہر قدم رکھا تو بارش اپنا زور پکڑ چکی تھی۔۔جو بات ہانا کی کافی فکر مند کر چکی تھی۔۔

"پتا نہیں یار ایک تو جب انسان کو جلدی گھر پہنچنا ہوتا ہے کوئی نہ کوئی مسئلہ بن ہی جاتا ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

یوسف نے خاصے جھنجلائے انداز میں بالوں میں ہاتھ پھرا کیوں کے وہ جلد از جلد زالے کو دیکھنا چاہتا تھا دل کی حالت میں وہ خود بھی حیران تھا کے جہاں یہ دل

زالے کو صرف تحفظ دینا چاہتا تھا آج یہ اسے دیکھنے کی خوائش اس طرح کیوں کر رہا تھا کیا دل کی حالت بدلتی جا رہی تھی۔۔۔ محبّت کی کونپل بہت پہلے ہی پھوٹ چکی تھی۔۔

"تمہے گھر جانے کی جلدی کیوں ہو؟"

ہانا نے ٹھٹک کے یوسف کو دیکھا جو اس کو صبح سے ہی کچھ کھویا کھویا سا لگ رہا تھا۔۔

"مج۔۔مجھے تو نہیں ہے پر میں اپ کے لئے کہ رہا ہوں کے جلدی گھر چلیں جایئں اس سے پہلے بارش زور پکڑ لے۔۔"

www.novelsclubb.com

ہانا کو مطمئن کرتا وہ رخ پھیر گیا یہ دل کمبخت کسی دن بُرا پھسائے گا۔۔۔

موبائل کی ویبریشن پے یوسف نے ڈیش بورڈ سے موبائل اٹھایا جب کے بارش زور و شور سے برس رہی تھی۔۔

"اااااہو.. نہیں یار!!۔۔۔"

"کیا ہوا؟ خیریت گھر میں سب ٹھیک ہیں نہ۔۔۔"

ہانا نے ہر بڑا کر یوسف کو دیکھا جس کی نظریں مسلسل موبائل کی روشن سکرین پے تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

"فلائٹ کینسل ہو گئی ہے۔۔۔"

چہرے پر ہاتھ پھرتا وہ گویا ہانا کے سر پر دھماکہ کر گیا۔۔

"کیا!!!۔۔ مگر یہ کیسے ہماری تو تین گھنٹے بعد کی فلائٹ کنفرم تھی نہ پھر یہ کیسے ہوا ۔۔۔"

"موسمیات کے مطابق آج پورا دن بہت طوفانی بارش متوقع ہے ایسے میں تمام فلائٹس ڈیلے کر دی گئی ہیں۔۔"

گہرا سانس بھرتا وہ خود بھی پریشن سا نظر آرہا تھا۔۔

جب کے نظریں بے ساختہ بجتے ہوے موبائل کی سکرین پر تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

"جی ماموں ___ جی پتا چل گیا ہے۔۔اپ کے گھر؟

جی ٹھیک ہے ہم اتے ہیں۔۔ ٹھیک ہے مل کر بات کرتے ہیں۔۔۔"

یوسف نے ایک نظر ساتھ بیٹھی ہانا کو دیکھا جو خونخوار نظروں سے یوسف کو دیکھ رہی تھی جیسے کہ رہی ہو تم نہیں بچتے میرے ہاتھوں۔۔جب کے یوسف چہرے پر مسکین تاثرات سجائے گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔۔

**

مہمل کو یونیورسٹی جوائن کیے ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔یونیورسٹی میں اپنی کلاس فلو ردا کے علاوہ فل حال مہمل کی کسی سے کچھ خاص جان پہچان نہیں ہوئی۔۔اس پورے عرصے میں مہمل خود کو ہر وقت کسی نہ کسی کی نظروں کے حصار میں جکڑی محسوس کرتی لیکن ارد گرد کسی کو نہ پا کر وہ اپنا وھم سمجھتی سر جھٹک دیتی۔۔

www.novelsclubb.com

جب کے دوسری جانب حاد جو یونیورسٹی والوں کو کم ہی اپنی شکل دکھاتا تھا با قاید گی سے یونیورسٹی انے لگا۔۔ مہمل کو ہر وقت اپنی نظروں کی حصار میں لیے وہ ہر لمحہ اپنی دل کی حالت کو بدلتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔۔

حاد آفندی جو عورت کے وجود سے بھی دور بھاگتا تھا مہمل شاہ کی طرف کھینچتا چلا جا رہا تھا۔۔ منتشر ہوتی دل کی دھڑکن کوئی نیا ہی ساز گن گنا رہیں تھی۔۔اب یہ تو وقت ہی بتائے گا کے قسمت کس پر مہربان ہوتی ہے

**

ڈائننگ میں گھونجتی چھری کانٹے کی آواز کے ساتھ دلاور اور یوسف کے قہقہ بھی محفل کو رنگ رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

"ایک بہت اہم گینگ کا کارندہ بابر پکڑا گیا ہے۔۔اگر اس سب کے پیچھے کہیں بھی سرمد آفندی ہوا تو اس کا بچنا ممکن نہیں۔۔"

کانٹے مدد سے سٹیم چکن کے پیس کو منہ میں ڈالتے یوسف نے استسفار کیا۔۔

"سرمد آفندی کچا کھلاڑی نہیں ہے اس نے یقیناً سامنے کوئی کمزور موہرہ تیار رکھا ہو گا۔۔۔بس تمھے سمجھداری اور احتیاط سے کام لینا ہو گا۔۔"

www.novelsclubb.com

یوسف کو جواب دیتا وہ کن اکھیوں سے ہانا کو دیکھ رہا تھا جو خاموشی سے پلیٹ میں چمچ ہلا رہی تھی جب کے بے چینی اس کے چہرے سے صاف عیاں تھی یقیناً وہ شادی سے انکار کے بعد اتنی جلدی دلاور کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"اگر یہ پسند نہیں آیا تو کچھ اور بنوا دیتا ہوں۔۔۔"

کانوں میں پڑتی دلاور کی آواز پر ہانا نے ہڑبڑا کر دلاور کو دیکھا جو دلاور کے دائیں جانب بیٹھے یوسف کے ساتھ والی نشست پر براجمان تھی۔۔

"ھمم۔۔ نہیں۔۔ سب کچھ بہت اچھا ہے میں بس کچھ دیر آرام کرنا چاہتی ہوں ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ایک نظر یوسف کو دیکھتی وہ نرمی سے گویا ہوئی۔۔

جب کے دلاور ملازمہ کو آواز دیتا ہانا کو اس کے ساتھ اوپری منزل پے بنے گیسٹ روم کی جانب روانہ کر چکا تھا۔۔

"میں نے ہانا کو مانانے کی بہت کوشش کی تھی ماموں لیکن شاید وہ ماضی کی تلخ تجربات کی بدولت زندگی میں آگے بڑھنے سے ڈرتی ہیں۔۔"

اداسی سے کہتے اس نے ایک نظر دلاور پر ڈالی جواب بلکل خاموش سے پلیٹ میں موجود چکن کے پیس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

**

www.novelsclubb.com

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں؟"

بالکنی میں موجود لکڑی کی کرسی پی براجمان ہانا نے جھکے سر کو اٹھا کر سلائڈنگ ڈور کے قریب کھڑے دلاور کو دیکھا جو کوفی کے دو مگ لئے کھڑا تھا۔۔

"اپ۔۔؟جی ضرور بیٹھیں.."

چادّر کو سر پر اچھے سے جماتی ہانا نے دائیں جانب موجود کرسی کی طرف اشارہ کیا۔۔

ہانا کو یوسف کے ساتھ والا کمرہ دیا گیا تھا اور دلاور نے اندر اتے ہوے کمرے کے دروازے کو پوری طرح سے کھول دیا تھا وہ دلاور شاہ تھا وہ عورت کو تحفظ کا احساس دینا جانتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھ سے شادی سے انکار کیوں کیا؟'

کوفی کو حلق میں اترتے دلاور نے غیر متوقع سوال کیا۔۔۔

"اپ اس وقت اس موقع پر یہ سوال پوچھنے ائے ہیں۔۔'

کوفی کے مگ کو دونوں کرسیوں کے درمیان موجود خوبصورت لکڑی کے ٹیبل پر رکھتے ہوئے پوچھا۔۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے لئے سوال معمولی سا ہو گا لیکن میرے یہ سوال پوری کل حیات ہے ۔۔"

نظریں بار بار ہانا کی چادر سے باہر نکلتی ان شریر سیاہ لٹوں پر تھیں جو آنکھ مچولی کا کھیل کھیلتی دلاور کی نظروں کا مرکز بن گئی۔۔

"میری پہلی شادی کے بارے میں جانتا ہیں نہ اپ؟ پھر کیوں؟ زندگی میں ہر چیز بہترین چاہنے والا دلاور شاہ ایک بیوہ سے شادی کرنے کے لئے کیسے رضامند ہو گیا ۔۔"

ماضی کی کرب ناک یادوں کو جھٹکتی وہ درشتی سے گویا ہوئی۔۔

جبکے دلاور دھیرے سے ہنس پڑا۔۔۔

"یہ محبّت نہ کمبخت یہ نہیں دیکھتی کے سامنے والے کا مقام کیا ہے اس کو فرق نہیں پڑتا اگلا کس حال میں ہے اس کو ہونے میں بس ایک لمحہ لگتا ہے اور یہ انسان کو تا عمر اپنے سحر میں جکڑ لیتی ہے۔۔۔"

"لیکن یہ محبّت اب میرے مقدر کا حصہ نہیں رہی۔۔میری زندگی کا سکون اب ان چیزوں میں پوشیدہ نہیں"۔۔افق پر نظریں جمائے وہ ماضی کی تلخ یادوں کو جھٹک رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

میں نے زندگی میں سب کچھ آرام سے حاصل کیا ہے جہاں کہیں چیز آسانی سے میسر نہ ہو وہاں میں چھین لیا کرتا ہوں۔۔زندگی میں کبھی بھی کسی چیز کو حاصل

کرنے سے روکا نہیں لیکن کیوں؟تمہارے معاملے میں یہ دل کمبخت بے بس ہو جاتا ہے لوگوں کو اپنی جوتی کی نوک میں رکھنے والا دلاور شاہ تمہارے سامنے بے بس ہے۔میرے لئے تمہاری خوشی سب سے زیادہ اہم ہے اگر مجھ سے دوری میں ہی تمہاری خوشی چھپی ہے تو میں تمہاری خوشی کے صدقے آج سے تم سے دور رہوں گا۔۔۔۔"

آسمان پر چمکتے تاروں پر نظریں جمائے وہ لہجے میں محبّت سموے گویا ہوا۔۔دونوں کی نظریں بیک وقت آسمان پر ٹیکیں تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

جب کے ہانا لمحے میں چاہے گے سحر کو جھٹکتی چیخ کر گویا ہوئی۔۔

"اگر ایسی بات ہے تو مجھے آیندہ سے کسی بھی قسم کی شعر و شاعری بیجھنے سے بھی گریز کیجیئے گا۔۔"

ہوا سے اڑتی چادّر کو سر پر جماتی وہ دلاور پر حیرتوں کا پہاڑ توڑ گئی۔۔

"تمھے کیسے پتا کے وہ شعر و شاعری میں نے بھیجی ہے؟"

دلاور کی حیرت سے بھرپور بات سن کر ہانا کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ رینگ گئی

۔۔

www.novelsclubb.com

"میں ہانا عبداللہ شاہ ہوں میں لوگوں کو ان کی حدود میں رکھنا جانتی ہوں لوگ مجھ سے نظریں ملا کر بات نہیں کرتے کجا کے مجھے شعر و شاعری سمجھیں..ایسی ہمّت کی امید اپ کے سوا کسی سے بھی نہیں۔۔۔"

ہانا کی بات پر وہ اثبات میں سر ھیلا تا دھیرے سے ہنس گیا۔۔۔

"تم جانتی ہو۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم خوبصورت ہو کیوں کے تم بہادر ہو۔۔۔۔"

"اور فکر نہیں کرو آیندہ میں تمہاری راہ میں رکاوٹ نہیں بنو گا۔۔"

اس کے کانوں میں محبّت کا سحر پھونکتا وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

پیچھے سر کو کرسی کی پشت سے ٹیکاتی وہ آنکھیں موند گئی۔۔۔

**

"سر جی دلاور شاہ کے خلاف ایسا ثبوت ملا ہے کے یہ جو لوگوں کے درمیان عزت کا پوجاری بنا پھرتا ہے نہ منہ چھپاتا پھیرے گا۔۔بس اپ بھاری رقم تیار رکھیں۔۔"

جھاڑیوں میں چھپا وہ شخص سرمد آفندی کو اپنے نہ پاک ارادوں سے اگاہ کر رہا تھا۔۔

اورانے والا وقت کیا طوفان لاے گا یہ تو کوئی نہیں جانتا تھا۔۔

***

پورے ہال میں جیسے ہو کا عالم تھا۔ مبین شاہ غصّے میں ادھر سے ادھر مسلسل چکر کاٹ رہے تھے جب کے ریحانہ شاہ مدد طلب نظروں سے یوسف کو دیکھ رہیں تھی جو خود کافی حد تک پریشن نظر آرہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے بلوایا مبین بھائی؟۔۔"

زکام سے سرخ ہوتی ناک کو پونچھتی ہانا نے نرمی اس استسفار کیا جو صبح ہی یوسف کے ہمراہ اسلام آباد سے کراچی واپس ائی تھی۔۔

دوسری طرف مبین شاہ نے خاموشی سے دیوار پر نسب ایل ای ڈی اون کر دی جہاں ایک نیوز چینل میں اینکر چیخ چیخ کر دلاور شاہ اور ہانا کی ایک ساتھ تصویریں نشر کر رہی تھی جب کے ساتھ ساتھ دونوں کے مابین رشتے پر سوالی نشان اٹھایا جا رہا تھا تھا۔۔۔

"یہہ۔۔یہ کیا بکواس ہے؟۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ہانا کو لگا جیسے اس کے سر پر پہاڑ ان گرا ہو۔۔اتنا گھٹیا الزام۔۔وہ ہانا جو اپنی سر کی چادّر تک کو کبھی میلی نہیں ہونے دیتی آج اس کے کردار پر کیسے بھری محفل الزام لگایا جا رہا تھا۔۔

"میں بھی یہی پوچھ رہا ہوں ہانا عبداللہؑ شاہ کے یہ کیا بکواس ہے۔۔"

سرخ آنکھوں سے دیکھتے وہ ہانا کو مزید حواس باختہ کر گے۔۔

www.novelsclubb.com

"اپ مجھ پے شک کر رہے ہیں مبین بھائی؟ میں ہانا ہوں اپکی۔۔۔۔یہ سب جھوٹ ہے بھائی۔۔

"بات شک کی حدود سے بہت آگے نکل چکی ہے۔۔لوگ میرے منہ پر تھو تھو کر رہے ہیں کے ملک کے نامور بیوروکریٹ مبین شاہ اپنے گھر کی عزت کی حفاظت نہ کر سکا۔۔۔"

غصے اور بے بسی کے ملے جلے انداز میں کہتے وہ ہانا کو مزید رنجیدہ کر گے جو خود حیرت کی تصویر بنی کبھی ٹی وی پر نشر ہوتی ہانا اور دلاور کی بالکنی سے لی گئی تصویریں دیکھتی تو دوسری جانب گھر والوں کو جو خود موجود صورت حال کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ریحانہ دلاور کو فون کر کے بلواؤ ہم آج ہی ہانا اور دلاور کا نکاح کریں گے۔۔۔"

خاموشی کو چیرتی مبین شاہ کی آواز ہر شہ کو ساکن کر گئی۔۔

جب کے ہانا ہوش سنبھلتی بپھر کر بولی۔۔۔

"میں کیوں کروں اس شخص سے شادی؟ جب میرا کوئی قصور ہی نہیں تو میں کیوں سزا بھگتوں۔۔میں نہیں کروں گی اس شخص سے شادی۔۔۔"

نم گالوں کو رگڑتی وہ اٹل لہجے میں گویا ہوئی۔۔

www.novelsclubb.com

"بابا پلیز ہانا کا کوئی قصور نہیں ہے میری غلطی ہے مجھے انھے وہاں لے کر ہی نہیں جانا چاہیے تھا۔۔"

یوسف کی آواز کو سرے سے ہی نظر انداز کرتے وہ سختی سے گویا ہوئے۔۔۔

"اگر تمہارے دل میں تمہارے بھائی کے لیے رتی برابر بھی عزت ہوئی تو تم کبھی انکار نہیں کرو گی۔۔۔"

ہانا کے پیروں میں عزت کی زنجیریں ڈالتے وہ تن فن کرتے ہال سے باہر نکل گے جب کے ہانا گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

**

"ہاہاہاہا۔۔بہت خوش ہوں میں۔۔آج لگ رہا ہے جیسے برسوں بعد دل کو کوئی خوشی نصیب ہوئی ہو۔۔"

سگریٹ کا گہرا کش لیتا وہ نفرت سے سرمد آفندی کے خوش سے تمتماتے چہرے کو دیکھ رہا تھا جو ٹی وی پر چلتی نشریات پر خاصے پُرجوش نظر آرہے تھے۔۔

جب کے حاد کی نظریں مسلسل دلاور اور ہانا کے گرد منڈلا رہیں تھی۔۔

"میں چاہتا ہوں کے تم یونیورسٹی میں ہونے والے الیکشن میں حصہ لو اور جیتو تکے ہماری حکومت مزید مضبوط ہو سکے"۔۔

www.novelsclubb.com

"میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں اور نہ ہی مجھے کوئی دلچسپی ہے۔۔"

بے زار لہجے میں گویا وہ سرمد آفندی کے منہ پر انکار کر گیا۔۔

"دیکھو میرے بیٹے۔۔میرے بعد سب کچھ تمہارا ہی ہے میں چاہتا ہوں تم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔۔۔"

لہجے میں شیریں گھولتے سرمد آفندی التجیاء انداز میں گویا ہوئے۔۔۔

"ٹھیک ہے اگر میرا دل ہوا تو سوچوں گا اس بارے میں۔۔"

www.novelsclubb.com

احسان کرنے والے انداز میں کہتا۔

سگریٹ کو ایش ٹرے میں مسلتے وہ وہاں سے اٹھ گیا۔

۔مزید سرمد آفندی کے ساتھ بیٹھ کر وہ اپنا موڈ خراب نہیں کر سکتا تھا۔۔

"بلکل اپنی ماں پر گیا ہے خبطی نہ ہو تو۔۔"

منہ کے زاویے بگاڑتے وہ پھر سامنے چلتی نیوز کی جانب متوجہ ہو گے۔۔

**

"شاہ جی مجھے معاف کر دیں۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔خدارا مجھے چھوڑ دیں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

باوردی ملازمین کے درمیان جھکڑا ہوا وہ شخص مسلسل سامنے کالے رنگ کے کلف لگے شلوار قمیض میں مبلوس دلاور شاہ سے بھیک مانگ رہا تھا جب کہ لاؤنج میں پھیلی دہشت ناک خاموشی سے رحیم داد بھی اندر تک ہول رہا تھا۔۔

صوفے پر براجمان ہاتھ کی مٹھی ہونٹوں پر جمائے خون اشام نظروں سے سامنے موجود غدار کو دیکھ رہا تھا جو شاہ ولا میں پچھلے دو سال سے گارڈ کے عہدے پر فائز تھا

۔۔

خراماں خراماں چلتا وہ عین اس کے سامنے ان کھڑا ہوا۔۔

"ضمیر فروشوں کے منہ سے خدا کا ذکر اچھا نہیں لگتا۔۔"

اس کے بال اپنی مٹھی میں جکڑتے وہ اس کے چہرے پر غصے سے پھنکارہ۔۔۔

"میں دلاور شاہ ہوں میں غدّاری معاف نہیں کرتا۔۔"

سرد لہجے میں گویا وہ اس کی روح کو اندر تک جھنجوڑ گیا۔۔

"شاہ جی معاف کر دیں۔۔شاہ جی۔۔۔"

"اس کو بیسمنٹ میں لے جاؤ اور جب تک یہ منہ نہیں کھولتا اس کا کھانا پانی سب بند کر دو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

گارڈ کو حکم دیتا وہ داد کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

"جیٹ ریڈی کرو مجھے ابھی کراچی کے لئے نکلنا ہے۔"۔ سرد لہجے میں گویا وہ خود کو انے والے وقت کے لئے تیار کر رہا تھا۔۔۔

**

ہاتھ کی انگلیوں کو باہم پھسائے وہ سنجیدگی سے سامنے موجود مبین شاہ کو دیکھ رہا تھا جو ریحانہ شاہ کے ہمراہ صوفے پر خاموشی سے براجمان تھے۔۔

"میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کے کچھ ایسا ہو جائے گا۔۔"

www.novelsclubb.com

بات کو شروع کرتا وہ دوبارہ مبین شاہ کی جانب متوجہ ہوا جو خاموشی سے دلاور کو دیکھ رہے تھے۔۔

"یہ سب کچھ محض مجھے بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔۔میرے پاس سارے ثبوت موجود ہیں میں آج ہی پریس کانفرنس میں سارا معملہ کلیر کردوں گا اپ پریشن نہیں ہوں مبین بھائی۔۔"

"کیا تمہارے معملہ کلیر کرلینے سے میری بہن کے دامن پر لگے کیچڑ کے داغ دھل جایئں گے۔جن لوگوں کی میرے ساتھ بیٹھنے کی اوقات نہیں وہ میری اور میرے گھر والوں کی عزت پر انگلیاں اٹھا رہے ہیں۔۔مجھے سے بار بار سوال پوچھا جا رہا ہے کے ہانا اور دلاور کا اپس میں کیا تعلق ہے۔۔بتاؤ دلاور شاہ کے میں سب کو کیا جواب دوں؟۔۔۔"

سرد لہجے میں گویا وہ ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہے تھے۔۔

"آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں مبین بھائی؟۔۔"

"تمہارا اور ہانا کا نکاح..."

دل کی دھڑکن یک دم سے تیز ہو گئی تو کیا جسے اتنا چاہا اس کا ملنا مقدّر میں اس طرح لکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہانا مان جائے گی"۔۔۔ذہن میں ابھرتا سوال اسے بے چین کر رہا تھا۔۔

"وہ مان چکی ہے۔۔۔"

تنے ہوے نقوش کچھ ڈھیلے ہوے وہ اب پر سکون دیکھائی دے رہے تھے۔۔

**

"ہانا عبداللہ شاہ ولد سید عبداللہ شاہ اپکا نکاح سید دلاور شاہ ولد سید کبیر شاہ سے حق مہر سکہ رائج الوقت ایک کروڑ روپے طے پایا جاتا ہے کیا اپ قبول کرتی ہیں۔۔"

سیاہ لباس میں ریحانہ شاہ کی سرخ جالی دار اوڑھنی اوڑھے وہ نم پلکوں کی باڑ اٹھائے سامنے کھڑے مبین شاہ کو دیکھ رہی تھی جو پتھر کی مورت بنے اس کی زندگی کا فیصلہ سنا چکے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کیاآپ قبول کرتی ہیں؟۔۔"

مولوی صاحب کی جانب سے دوبارہ سوال کیا گیا۔۔

کندھے پر یوسف کے ہاتھ کا دباؤ محسوس کر کے ہانا کے بے اختیار آنسو سرخ سفید گال کو نم کر گے۔۔۔

"(وہ شخص میری بدنامی کا ذمہ دار ہے میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی)"

"قب۔۔۔قبول ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"کیاآپ قبول کرتی ہیں؟۔۔۔"

"(ماضی کی کرب ناک یادیں مجھے کبھی خوشیاں نصیب نہیں ہونے دیں گی)"

"ق۔۔قبول ہے۔۔۔"

"کیا اپ قبول کرتی ہیں؟۔۔"

ہانا کی سسکیوں کے درمیان مولوی صاحب کی آواز گھونجی۔۔۔

"(یا اللہ مجھے ہمت دے مالک میں اپنی ساری زندگی تیرے حوالے کرتی ہوں

)۔۔۔"

www.novelsclubb.com

آخری بار قبول ہے کہتی وہ سفید کاغذ پر دستخط کرتی اپنی زندگی کو ویران کر گئی

۔۔مولوی صاحب کے کمرے سے نکلتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی جب کے یوسف

ہانا کو اپنے حصار میں لیتا خود بھی پیشماں تھا وہ کبھی اپنی ہانا کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔کاش یہ نکاح مختلف اور بہتر حالات میں ہوتا۔۔

**

"سید دلاور شاہ ولد سید کبیر شاہ اپکا نکاح ہانا عبداللہ شاہ والد سید عبداللہ شاہ سے حق مہر سکہ رائج الوقت ایک کروڑ روپے طے پایا جاتا ہے کیا اپ قبول کرتے ہیں ۔۔۔"

"(میرے دل میں بسنے والی ساری محبّتوں کی تم اکلوتی وارث ہو۔۔۔)

www.novelsclubb.com

قبول ہے۔۔۔"

"

"کیا اپ قبول کرتے ہیں؟"

"(میرے حصے کی تمام خوشیوں پر آج سے تمہارا حق ہے۔۔)

قبول ہے۔۔"

"کیا اپ قبول کرتے ہیں؟"

"(میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو حاضر ناظر جان کر تمھے اپنی زندگی میں قبول کرتا ہوں۔۔۔)"

www.novelsclubb.com

آخری بار سرشاری لئے وہ اسے اپنی زندگی میں شامل کر چکا تھا۔۔

**

"نکاح ہو چکا ہے داداب میں چاہتا ہوں جلد از جلد ایک کانفرنس منعقد کر کے وہاں ہانا کو اوفشیلی اپنی بیوی ہونے کا اعلان کر دوں میں ہانا کے خلاف مزید کوئی فضول بات برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔اور یہ بتاؤ فاروق صاحب سے بات ہوئی؟"

بخت ولا کے لان میں دلاور فون پر داد سے محو گفتگو تھا۔۔۔

"شاہ جی آپ فکر مند نہ ہوں میں نے فاروق صاحب کو سب کچھ سمجھا دیا ہے اپ کے حکم کے مطابق وہ نکاح کی رجسٹریشن تاریخ ہانا بی بی کے اسلام ابادانے سے پہلے کی درج کریں گے جس کے مطابق سب کو یہی لگے گا کے نکاح آج نہیں بلکے چار دن پہلے ہی ہو چکا تھا۔۔"

"ھمم ٹھیک ہے۔۔اس کے علاوہ مجھے میرے انے سے پہلے ہر وہ شخص چاہیے بیسمنٹ میں جو ہانا کے خلاف زہر اگلتا رہا ہے۔۔ سمجھ گے۔۔۔"

سرد لہجے میں گویا وہ داد کو حکم سنا رہا تھا۔۔۔

اپنے پیچھے آہٹ محسوس کر کے دلاور نے جھٹکے سے پیچھے موڑ کر شعلہ جوالا بنی ہانا کو دیکھا جو دھاڑ سے دلاور کی پراڈو کا دروازہ بند کرتی اندر بیٹھ گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

فون بند کرتا دلاور نے حیرت سے داخلی دروازے پر کھڑے مبین شاہ اور باقی گھر والوں کو دیکھا جو آنکھوں میں نمی لئے ہانا کو دیکھ رہی تھے جو کسی پر ایک نگاہ غلط ڈالنے کی بھی روادار نہ تھی۔۔۔

"میں نے اپنی زندگی کا قیمتی اثاثہ تمہارے حوالے کیا ہے۔۔مجھے شکایت کا موقع نہ ملے۔۔"

ہاتھ کا دباؤ اس کے کندھے پر بڑھاتے مبین شاہ دھیمے قدموں سے اندر بڑھ گے ۔۔جانتے تھے وہ بہن ہے ان کی غصّے کی شدّت میں ان کا چہرہ تک نہیں دیکھے گی ۔۔وہ دل میں ہزاروں شکوے لئے بخت ولا سے رخصت ہو گئی پیچھے ریحانہ شاہ مہمل اور سیف کے ہمراہ اسے نم آنکھوں سے جاتا دیکھتے رہے۔۔۔

**

www.novelsclubb.com

حالات بعض اوقات بہت بے رحم ہو جاتے ہیں۔اپنے ارد گرد ہر چیز ریت کی مانند پھسلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔خشک اور ویران آنکھیں کسی معجزے کے منتظر اپنی بینائی کھوتی چلی جاتی ہیں۔ہونٹوں پر لگے قفل لفظوں کی ادائیگی کی اجازت نہیں دیتے۔پیروں پر لپٹی عزت کی زنجیریں اڑنے کا حوصلہ چھین لیا کرتی ہیں۔

میں ہانا عبداللہ شاہ آج اپنے گھر،اپنے شہر،اپنے اہل خانہ سے دور کر دی گئی۔ماضی کی کرب ناک یادیں مجھے ظالم ناگ کی مانند اندر ہی اندر ڈس رہی ہیں۔انے والے وقت سے بلکل انجان میں ہانا عبداللہ شاہ خود کو وقت کے تیز باہو کے سپرد کرتی ہوں۔۔دلاور شاہ کو اللہ نے میرا مقدر کیوں بنایا؟۔۔یہ کیوں اس کے دل کو اندر ہی اندر بے چین کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

جھٹکے سے رُکتی گاڑی اسے سوچوں کے بھنور سے باہر نکال گئی۔

سرخ سوجے پپوٹے اٹھا کر ہانا نے گاڑی سے باہر نکلتے دلاور کو دیکھا جو سامنے کھڑے آدمی سے بات کرتا ایک نظر ہانا پر ڈالتا دوسری کھڑی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔۔

"سلام ہانا بی بی میرا نام رحیم داد بخش ہے اور میں دلاور شاہ صاحب کا خاص ملازم ہوں۔ ہم یہاں سے پرائیویٹ جیٹ سے اسلام اباد روانہ ہوں گے۔ شاہ جی ضروری پریس کانفرنس کے بعد ہمیں ڈائریکٹ اسلام اباد میں ملیں گے۔ آپ کو اگر کچھ بھی چاہیے ہو تو مجھے بتا دیجئے گا۔۔"

بیک ویو مرر سے ایک نظر ہانا پر ڈالتا وہ گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا جب کے ہانا سر جھٹکتی باہر دوڑتی بھاگتی دنیا کو دیکھ رہی تھی۔۔

**

کالے رنگ کی کمیض شلوار میں مبلوس۔۔کف کوہنیوں تک فولڈ کیے ہوئے تھے جب کے کالے سیاہ بالوں کو جیل مدد سے سیٹ کیا گیا تھا۔۔ گرے آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہیں تھیں۔۔ہونٹ شدّتِ ضبط سے اپس میں پیوست تھے۔۔

کانفرنس روم میں قدم رکھتے وہ وہاں موجود تمام صحافییوں کی نظریں اپنی جانب مبذول کروا چکا تھا۔ باوقار چال چلتا سر کو دھیرے سے اثبات میں ہلاتے وہ سب کے سلام کا جواب دے رہا تھا۔۔دو سٹیپس پلانگتے وہ سیدھا اسٹیج پر موجود چیئر پر جا بیٹھا جب کے صحافی باری باری سوالات کا سلسلہ شروع کر چکے تھے۔۔

"سر اپکا بہت شکریہ اپ نے اپنے قیمتی وقت سے نوازا۔ سر اپکی شائع ہوئی تصویروں کے بارے میں اپ باخوبی جانتے ہیں اس بارے میں اپ کیا کہنا چاہیں گے۔۔"

تمیز وادب کے دائرے میں رہتے ہوئے ایک صحافی نے نہایت تحمل سے سوال کیا ۔۔

"جن خاتون کے ساتھ میری تصویروں کو آپ لوگ کر شائع رہے ہیں وہ کی غیر نہیں بلکے میری بیوی ہانا دلاور شاہ ہے جس سے میرا نکاح آج سے ٹھیک ایک ہفتے پہلے سر انجام دیا گیا تھا۔۔اور میں۔۔۔"

"اگر ایسی بات ہے تو اپ نے یہ نکاح اب تک خفیہ کیوں رکھا؟ کیا آپ ان سے اپنا تعلق چھپا کر رکھنا چاہتے تھے۔ یا اس سب کے پیچھے آپ کے کوئی اور اعزائم چھپے تھے۔۔"

دلاور کی بات بیچ میں کاٹتا ایک اور صحافی استزائیہ انداز میں استسفار کر رہا تھا جب کے اس کے لہجے میں چھپا طنز محسوس کر کے دلاور مٹھیاں بھینچتے خود کو کنٹرول کر رہا تھا پھر جب بولا تو پورے ہال میں خاموشی چھا گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"میں سید دلاور شاہ "آزاد پاکستان" کا چیئرمین پچھلے کتنے ہی عرصے سے ملک کی ترقی کے لئے کوشاں رہا ہوں۔ آج ہمارا ملک بے شمار مسائل میں گھیرا ہوا ہے

۔قدرتی آفات کے ساتھ ملکی مسائل میں ہمارے ملک کے غریب صدیوں سے پستے ہی آرہے ہیں لیکن افسوس صد افسوس کہ جن صحافیوں کو ملک کے غریبوں کی آواز بننا چاہیے تھا وہ آج میرے سامنے بیٹھ کر میری اور میری بیوی کے مسائل ڈسکس کر رہے ہیں۔افسوس کے آج ہماری ملکی صحافت لوگوں کی ذاتی زندگی کو ڈسکس کرنا ہے"

اسی صحافی کو بولتے دیکھ وہ بیچ میں ٹوک گیا۔۔

"میری بات ابھی جاری ہے حمید صاحب۔۔

جس عورت کی عزت اور نام آپ لوگ آج اپنے پیشے کے پیچھے چھپ کر اچھال رہے ہیں وہ عورت میری ہے یعنی سید دلاور شاہ کی بیوی ہے۔میں دلاور شاہ سالوں

سے ملکی اور غیر ملکی خواتین کے حقوق کیلئے ہمیشہ ان کے ساتھ کھڑا رہا ہوں زیادتی کے مسائل ہوں یا گھریلو تشدد میں نے عورتوں کے حقوق کو ہمیشہ سب سے اوپر رکھا ہے۔میں دلاور شاہ جو دوسروں کی عورتوں کو عزت دیتا ہے آپ کو کیا لگتا ہے کہ وہ اپنی بیوی کو عزت نہیں دے سکتا؟۔۔۔میرے گھر میں غیر قانونی طریقے سے گھس کر۔۔میری اور میری بیوی کی تصویریں لے کر اور پھر ان تصویروں کو سوشل میڈیا پر چڑھا کر اگر آپ لوگ اپنے صحافی ہونے کا حق ادا کر رہے ہیں تو مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا کے آپ لوگوں کو ابھی تک اپنے فرائض کا علم نہی ہوا۔ ۔اگر ہوتا تو یقیناً آپ لوگ ذاتی اور ملکی مسائل کا فرق جان سکتے۔۔۔

www.novelsclubb.com

میری بیوی ہانا دلاور شاہ یہاں موجود نہیں ہے کیوں؟۔۔کیونکہ میں اپنی عورت کی حفاظت کرنا جانتا ہوں اور میں مسائل کو اپنے زور بازو پر حل کرنا بھی خوب اچھی طرح سے جانتا ہوں۔

یہ رہا میرا نکاح کا سرٹیفکیٹ۔۔امید کرتا ہوں آپ سب کو آپ کے سب سوالوں کے جوابات مل گئے ہوں گے۔۔کانفرنس ختم کرنے سے پہلے ایک بات میں واضح کر دوں۔میری بیوی کے کردار پر اٹھیں ایک ایک انگلی کو جڑ سے اکھاڑ نا میں خوب اچھے سے جانتا ہوں۔۔اپنی صحافت کو میری ذاتی زندگی سے دور رکھیں میں ہر بار لحاظ نہیں کیا کرتا۔۔"

سرد لہجے میں وہ سب کو سب کچھ باور کروا چکا تھا۔

سب صحافیوں پر ایک نظر ڈالتا وہ کانفرنس ہال سے باہر نکل گیا۔۔

جب کے حقیقت کا ائینہ دیکھتے وہ سب خاموش ہو گے۔

**

کلک کی آواز سے دروازہ کھولتا وہ دھیرے سے فلیٹ میں داخل ہوا۔آج پورے ایک ہفتے بعد وہ اپنی نئی نویلی دلہن کو دیکھنے آیا تھا۔بخت ولا میں تو گویا ہانا کے جانے کے بعد سناٹا چھایا ہوا تھا۔گھر کے حالات پیچیدہ ہو گے تھے۔ہر کوئی ایک دوسرے سے منہ چھپاتے اپنے اپنے کمروں میں بند تھے۔

کسی میں اتنی ہمّت نہیں تھی کے جا کے ایک بار ہانا کا حال حوال دریافت کر لے۔ہر کوئی ہانا کی ناراضگی کو دل پر لگائے خود کو ذمہ دار گردان رہا تھا۔

خاکی پینٹ پر سیاہ وردی جس کے کف کوہنیوں تک فولڈ تھے۔۔بے ترتیب بالوں میں وہ خاصا بے چین نظر آرہا تھا۔ہلکی موچھوں تلے لب اپس میں پیوست تھے جب کے کچن سے نکلتی زالے کو دیکھ کر وہ اپنی جگہ جم گیا۔۔

یوسف کی وائٹ شرٹ اور بلیک ٹرؤازر میں ملبوس زالے بھورے اور کلے امتزاج کے بالوں کو کھولا چھوڑے یوسف کی آمد سے بے خبر کچن سے چائے کی پایالی لیتی ڈائننگ ٹیبل پر رکھتی آرام سے ٹی وی اون کر چکی تھی۔

جب کے دوسری جانب یوسف اپنے گھر میں اسے اتنی استحقاق سے گھومتے پھرتے دیکھ کر اندر تک سرشار ہو گیا۔۔

ایک ہی جست میں اس کے پہنچتا وہ ٹھیک اس کے پیچھے آن کھڑا ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

"بیوی۔۔"

کان پر محسوس ہوتی گرم سانسوں کی تپش اسے ساکت کر گئی۔۔ جس آواز کو سننے کو بے تاب تھی بل آخر وہ آواز اس کے کان میں مٹھی سرگوشی کر رہی تھی۔۔

"آ گی بیوی کی یاد؟"

چھوٹی سی سرخ ناک لئے پلٹتی وہ غصے سے استسفار کر رہی تھی۔۔ جب کے یوسف حیران ہوتا مسلسل شریر نگاہوں سے اسے تک رہا تھا۔۔ جب کے اندر ہی اندر وہ اپنی بے اختیاری پر خاصی شرمندہ ہو گئی تھی۔۔ کیا ضرورت تھی ایسا بولنے کی۔۔

www.novelsclubb.com

"یاد تو انھے کیا جاتا ہے جو دور ہوتے ہیں جو روح کے مکین ہوتے ہیں وہ ہر وقت دل و دماغ میں چھائے رہتے ہیں۔۔"

خوبصورت لب و لہجے میں کہتا وہ اس کی چائے کی پیالی اٹھا چکا تھا۔۔

"یہ میری ہے۔۔"

"تم بھی میری ہو۔۔"

دو بدو جواب دیتا وہ اس کی سرخ رخسار کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔جب کے خفت سے سرخ ہو گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"بیوی کچھ کھلا دو یار بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔"

نظروں کا زاویہ بدلتا وہ ڈیلے ڈھالے انداز میں صوفے پر براجمان ہو ہو گیا جب کے نظریں وارفتگی سے زالے کا جائزہ لے رہیں تھی۔۔جب کے دوسری جانب شرمندہ سی زالے بھاگ کے کچن میں گھس گئی۔۔

**

میں سید یوسف شاہ ملک کے نامور بیورو کریٹ سید مبین شاہ اور ریحانہ شاہ کا بڑا بیٹا ۔ہر والدین کی طرح میرے ماں باپ نے بچپن سے مجھ سے بہت سی امیدیں وابستہ کی۔اور دراصل یہی امیدیں میری تعلیم اور کردار سازی میں اہم کردار ادا کر چکی ہیں۔

www.novelsclubb.com

مجھے آج بھی یاد ہے جب کالج میں اپنے دوستوں کے کہنے پر میں نے ایک لڑکی کے ساتھ بدتمیزی کی تھی۔اس کے گرد چکر کاٹ کر اسے ہراساں کرنے کی کوشش

کی تھی اس وقت یہ سب کچھ بہت ایڈونچریس لگتا تھا لیکن جب پہلی بار مجھے بابا کے ہاتھوں تھپڑ پڑا تب مجھے لگا جیسے میری پوری دنیا گھوم گئی ہو۔۔

میرا کولر پکڑتے مجھ سے ان کا پہلا سوال یہی تھا کے

"بتاؤ سید یوسف شاہ اگر یہی رویہ کوئی تمہاری اپنی بہن کر ساتھ روا رکھے تب کیا کروگے۔۔"

اس وقت میری نظر بے ساختہ مجھ سے نو سال چھوٹی بہن پر پڑی جو سہم کر پھپپو کے پیچھے چھپ گئی تھی۔اس وقت مجھے لگا میرا سانس سینے میں ہی کہیں اٹک گیا ہو

۔

ہم مرد عزت کے معاملے میں بہت شدّت پسند ہوتے ہیں۔عزت کے لئے جان دے بھی سکتے ہیں اور جان لے بھی سکتے ہیں لیکن ہم یہ نہیں سوچتے کے ایسی نوبت ائے گی ہی نہیں اگر ہم اپنا رویے درست کر لیں۔

اگر ہم اپنی عورتوں کے ساتھ ساتھ دوسروں کی عورتوں کی بھی عزت کرنا سیکھ لیں۔اگر ہم آج کسی کی بہن بیٹی کو عزت کی چادّر تھمائیں گے تو کل یہی چادّر کوئی ہماری بہن بیٹیوں کو تھمائے گا۔۔اور اس روز مجھے اچھے سے سمجھ آیا کے معاشرے میں بسنے والی ہر عورت کی عزت کتنی اہم ہے۔۔

www.novelsclubb.com

اس حادثے کے چھ سال تک بابا نے مجھ سے بات نہیں کی۔میں جب بابا سے معافی مانگنے جاتا بابا میرے بڑھے ہوئے ہاتھ کو جھٹک دیتے تھے۔

وہ مارچ کی روشن صبح تھی جب میں نے سی ایس ایس کے امتحان میں پورے ملک میں چھٹی پوزیشن حاصل کی تھی۔ بابا اسٹڈی روم میں بیٹھے کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے میری آہٹ پا کر چونک کر میری جانب متوجہ ہوے۔۔

میں دھیرے سے بابا کے گھٹنے پر ہاتھ رکھتا ان کے سامنے زمین پر بیٹھ گیا جب کے بابا کی نظریں میری ضبط سے سرخ آنکھوں پر تھیں۔

www.novelsclubb.com

"یوسف۔۔"

"بابا۔۔"

"کیا ہوا؟ خیریت؟"

بابا مجھے ایسے دیکھ کر کافی حد تک پریشن ہو گے تھے۔

"میں نے پورے ملک میں سی ایس ایس کے امتحان میں چھٹی پوزیشن حاصل کی ہے۔ بابا پلیز مجھے معاف کر دیں مجھ سے اپکی یہ بے اعتنائی برداشت نہیں ہوتی ۔پلیز بابا معاف کر دیں آج۔۔"

www.novelsclubb.com

میرے آنسو بابا کی ہتھیلیوں کو نم کر رہے تھے کچھ توقف کے بعد بابا نے یکدم سے میرا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کے اپنے سامنے کیا۔۔

"تم میرا فخر ہو یوسف تم سے اتنے سال بات نہ کرنے کا مقصد یہی تھا کے تم سمجھ جاؤ کے عورت کی عزت کتنی اہم ہوتی ہے۔مجھے تم پر فخر ہے یوسف مبین شاہ۔۔"

جملے کو دوبارہ دھراتے وہ مجھے اپنے سینے میں بھینچ گے۔

اس دن مجھے احساس ہوا کے ماں باپ کی توجہ و تربیت اولاد کی کردار سازی کے لئے کتنی اہم ہوتی ہے۔

بابا کے ہی کہنے پر میں نے پولیس فورس جوائن کی اور آج اپنے محکمے کا ایک قابل پولیس افسر ہوں۔۔

www.novelsclubb.com

**

"یہ لیں۔۔"

املیٹ اور بریڈ کے چند سلائس کی پلیٹ ٹیبل پر رکھتی وہ غیر مرئی نقطے کو گھورتے یوسف کی توجہ اپنی جانب مبذول کروا چکی تھی جواب کالی چادّر کے ہالے میں موجود اس کے حسین نین نقش کو گہری نظروں کو دیکھ رہا تھا جب کے کپڑے اس نے ابھی تک یوسف کے ہی زیب تن کیے ہوئے تھے۔۔

"یہاں بیٹھو زالے۔۔"

اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتا وہ اس حواس باختہ کر گیا جب کے وہ کچھ جھجکتی سی صوفے کے دوسرے کونے پر قدرے فاصلے پر براجمان ہو گئی۔۔

"یہ تمہارے لئے امید کرتا ہوں تمہے اچھا لگے گا۔۔"

نیو موبائل کا ڈبہ پیک اس کے سامنے کرتا اسے حیرت میں مبتلا کر گیا۔۔

"یھ۔۔۔یہ کس لئے؟"

"میں جب گھر نہیں ہوں گا تو تم سے فون کے ذریعے رابطے میں رہوں گا اس طرح ہم دونوں مطمئن رہیں گے۔۔"

تحمل سے کہتا وہ پھر بھی اس کی پریشانی کو ذائل نہیں کر سکا۔۔

www.novelsclubb.com

"مگر۔۔میں یہ نہیں لے سکتی یہ بہت مہنگا ہے اور میرے پاس ابھی اتنے پیسے نہیں ہیں کے میں آپکو اس کی رقم ادا کر سکوں۔۔"

پلیٹ کی جانب بڑھتا ہاتھ یک لخت روکا اور اس نے نگاہیں اٹھا کر اپنی بیوی کو دیکھا جس کی خودداری جوں کی توں قائم تھی۔۔

"زالے تم جانتی ہو تم سے شادی کی بڑی وجہ کیا تھی؟"

لہجے کی نرمی ہنوز قائم تھی۔۔

"کیا؟"

www.novelsclubb.com

"تمہاری خودداری___ تمہاری خودداری تمہے دنیا کی تمام عورتوں سے منفرد بناتی ہے۔۔۔میں جانتا ہوں ہماری شادی جن حالات میں ہوئی ہے یہ سب کچھ اتنی

جلدی قبول کرنا تمہارے لئے ذرا مشکل ہے لیکن یقین رکھو وقت کے ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔

میں تم سے یہ وعدہ نہیں کرتا کے تمہارے لئے میں کہیں سے چاند تارے توڑ کر لاؤں گا لیکن یہ وعدہ ضرور کرتا ہوں کے اپنی آخری سانس تک اپنی استطاعت کے مطابق تمھے زندگی کی ہر آسائش دوں گا۔۔

کیوں کے تم میری ذمہداری ہو زالے یوسف شاہ اور یوسف شاہ خوشی خوشی یہ ذمہ داری نبھانے کے لئے تیار ہے۔۔"

دل کی چوری کو وہ آسانی سے اس سے چھپا چکا تھا۔۔

اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے وہ نرمی سے اس کی ویران آنکھوں میں جھانک رہا تھا جب کے دل شدّت سے خود سے یہ عہد کر رہا تھا کے وہ ان آنکھوں کی ویرانی ختم کر کے ان میں خوشیوں کے موتی بکھیر دے گا۔۔

جب کے زالے خاموشی سے سامنے بیٹھے مہربان مرد کو دیکھ رہی تھی جو اس کو اپنی ذمہ داری قرار دے رہا تھا۔ہاں!۔۔وہ زالے مراد کے لئے اس کے بابا کے بعد پہلا شخص تھا جو اس کو کچھ دے رہا تھا وہ اس کو محبّت عزت اور سکون،ہاں!۔۔وہ اسے سکون مہیا کر رہا تھا جس کا زالے کے وجود کو شدّت سے انتظار تھا۔۔

نرمی سے اپنا سر اس کے چوڑے کندھے پر رکھتی وہ خود کو اس کے حصار میں قید کرنا چاہتی تھی جہاں سے رہائی کبھی ممکن نہ ہو جب کے وہ اسے نرمی سے خود میں سمیٹتا اسے معتبر کر رہا تھا۔۔دنیا کے دکھوں سے دور ایک نئے جہاں میں۔۔کچھ لمحوں کے لئے۔۔

سنا ہے لوگ اسے آنکھ بھر کے دیکھتے ہیں

سو اس کے شہر میں کچھ دن ٹھہر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے ربط ہے اس کو خراب حالوں سے

سو اپنے آپ کو برباد کر کے دیکھتے ہیں

www.novelsclubb.com

سنا ہے درد کی گاہک ہے چشم ناز اس کی

سو ہم بھی اس کی گلی سے گزر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اس کو بھی ہے شعر و شاعری سے شغف

سو ہم بھی معجزے اپنے ہنر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے بولے تو باتوں سے پھول جھڑتے ہیں

www.novelsclubb.com

یہ بات ہے تو چلو بات کر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے رات اسے چاند تکتا رہتا ہے

ستارے بام فلک سے اتر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے دن کو اسے تتلیاں ستاتی ہیں

سنا ہے رات کو جگنو ٹھہر کے دیکھتے ہیں

www.novelsclubb.com

سنا ہے حشر ہیں اس کی غزال سی آنکھیں

سنا ہے اس کو ہرن دشت بھر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے رات سے بڑھ کر ہیں کاکلیں اس کی

سنا ہے شام کو سائے گزر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اس کی سیہ چشمگی قیامت ہے

سو اس کو سرمہ فروش آہ بھر کے دیکھتے ہیں

www.novelsclubb.com

سنا ہے اس کے لبوں سے گلاب جلتے ہیں

سو ہم بہار پہ الزام دھر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے آئنہ تمثال ہے جبیں اس کی

جو سادہ دل ہیں اسے بن سنور کے دیکھتے ہیں

www.novelsclubb.com

**

وہ پورے ایک ہفتے بعد اسلام آباد واپس آیا تھا۔ صحافیوں کے ساتھ ملاقات کچھ خوشگوار نہیں رہی تھی لیکن دلاور کے دوٹوک لہجے میں کہی گئی بات وہاں سب کے منہ بند کروانے کے لئے کافی تھی۔۔

سفید پینٹ اور ہلکی براؤن رنگ کی شرٹ زیب تن کیے وہ ذہنی اور جسمانی دونوں لحاظ سے کافی حد تک تھک چکا تھا۔ ہانا اور اپنے مشترکہ کمرے کے باہر کھڑے وہ خود کو انے والے وقت کے لئے تیار کر رہا تھا۔۔ دنیا والوں کو جوتی کی نوک پر رکھنے والا دلاور شاہ در حقیقت اپنی زوجہ محترمہ کے رویے سے ڈر رہا تھا۔۔

کلک کی آواز سے کمرے میں داخل ہوا جب کے اپنی جانب اڑتے ہوے واز کو دیکھ کر وہ بروقت نیچے جھکا ورنہ آج وہ یقیناً اپنی زوجہ کے ہاتھوں شہید ہو چکا ہوتا۔۔

"پاگل ہو گئی ہو ابھی میرا سر پھٹ جاتا کل کیا میں پھٹے ہوے سر کے ساتھ جلسے میں جاتا"۔۔

ٹرین کی تیزی کی طرح چلتی زبان کو یک دم سے بریک لگی وہ تھوک نگلتے ہوئے سامنے کھڑی شعلہ جوالا کو دیکھ رہا تھا جو شیرنی کی چال چلتی اس کے سامنے آن کھڑی ہوئی۔۔

"یہ سب تم نے جان پوچھ کر کیا ہے نہ۔۔میرے انکار کو اپنی آنا کا مسئلہ بنا دیا اور وہ سب تصویریں تم نے ہی ٹی وی پر نشر کروائیں تھی نہ۔۔۔"

سرخ سوجے پپوٹے جو رات بھر رونے کی چغلی کر رہے تھے۔۔کالے لمبے بال کمر پر بے ترتیبی سے بکھرے ہوے تھے وہ سامنے کھڑے دلاور سے نفرت سے گویا ہوئی۔۔

"تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو ہانا یہ سب می۔۔۔"

"غلط؟؟ ہاہاہا۔۔اب ہی تو تمہے ٹھیک سے سمجھ پائی ہوں میں۔تم نے وہ سب کچھ خود کروایا تھا تاکے بعد میں مجھ سے نکاح کر کے تم دنیا والوں کی نظر میں ہیرو بن سکو "۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس کے گریبان کو دونوں ہاتھوں سے جھپٹتی وہ بد گمانی کی انتہا پر تھی۔۔

ضبط سے اس کے ہاتھوں کو اپنے گریبان پر دیکھتا وہ اپنے غصے کو کنٹرول کر رہا تھا وہ مزید اسے خود سے بدگمان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔جب کے دماغ ہفتے بھر کی تھکن کی وجہ سے دکھ رہا تھا۔

"تم ابھی آرام کرو ہانا ہم بعد میں آرام سے بات کریں گے۔۔"

اس کے لہجے کی نرمی پر وہ مزید بپھر گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"بعد میں نہیں ہم ابھی بات کریں گے۔تم جیسے انسان کی اصلیت پوری دنیا کو دیکھنی چاہیے۔مجھے پوری دنیا میں رسوا کر دیا ہے تم نے می۔۔میں تمہے جان سے مار دوں گی گھٹیا آدمی۔۔۔"

غصے سے چیختی وہ اس کا دماغ خراب کر گئی۔۔

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ!۔۔میں تمہے کچھ کہ نہیں رہا اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کے تم مجھ پر بے بنیاد الزام لگاتی پھرو۔۔تم نے مجھے کیا کوئی ٹیپیکل ٹین ایجر سمجھ رکھا ہے جو عورت کے انکار کو آنا کا مسئلہ بنا کر اس سے زبردستی نکاح کرتا پھروں۔۔میں دلاور شاہ ہوں اور تم میری بیوی ہانا دلاور شاہ دنیا کے کسی شخص میں اتنی جرات نہیں کے تمہے رسوا کر سکے۔۔"

ہانا کے دونوں ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹاتے وہ انھے اس کی کمر کی پیچھے باندھ چکا تھا

۔۔

انچ بھر کے فاصلے پر آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ ایک دوسرے کو آن جانے احساسات سے روشناس کروا رہے تھے۔ایک کی آنکھوں میں نفرت تھی تو دوسرے کی آنکھوں میں محبّت نامی جذبہ ہلکورے مار رہا تھا۔۔

"تم اب مجھ سے وابستہ ہو تمہاری عزت میری عزت ہے اور میں اپنی عزت پر انچ نہیں انے دیتا۔۔"

ہاتھ چھوڑانے کی تگ ودد میں وہ بار بار اسے گھور رہی تھی جب کے وہ نرمی سے اس کے ہاتھ چھوڑ چکا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"میں کھانا بھیجواتا ہوں وہ کھالو کیوں کے مجھ سے لڑنے کے لئے بھی تمہے انرجی کی ضرورت ہے۔۔"

سرخ نم آنکھیں تاسف سے دیکھتا وہ دروازے کی جانب بڑھ گیا۔۔

**

"کیا تمھے بھی یہی لگتا ہے ریحانہ کے میں نے ہانا کے ساتھ غلط کیا؟۔۔"

ہاتھ میں پکڑا فیملی فریم کو دیکھتے مبین شاہ نے ساتھ بیٹھی ریحانہ شاہ سے پوچھا جن کی آنکھیں ان کے سوال پر خود باخود نم ہو گیں۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں مبین میں جانتی ہو ہانا کی مرضی کے خلاف یہ فیصلہ کرنا آپ کے لئے بھی آسان نہیں تھا لیکن شاید اس وقت نکاح وقت کی ضرورت تھا اور مجھے یقین ہے میرا بھائی ہماری ہانا کو بہت خوش رکھے گا اسے کوئی غم اور دکھ نہیں انے دے گا ۔۔"

اپنا ہاتھ مبین شاہ کے کندھے پر رکھتی وہ انھے حوصلہ دے رہیں تھی۔۔

"ہم نے اس کے ساتھ بہت برا کیا ہے ریحانہ اگر کبھی اسے پتا چل گیا کے اس کی زندگی کا سب سے بڑا حادثہ ہماری وجہ سے رونما ہوا تو وہ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔۔"

ماضی کی پرچھائی دیکھتے وہ اندر تک ہول گے تھے جب کے ریحانہ شاہ خاموشی کا مجسمہ بنی ماضی کی تلخ یادوں پر آنکھیں میچ گئی.

**

"ہاں بھئی شہزادے آرام سے منہ کھولے گا یا تجھے اس جیل کی خاص توازا کروائی جائے۔۔"

لوہے کی کرسی پر براجمان وہ سامنے بیٹھے بابر کو چیل سی نگاہوں سے اندر تک جانچ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"س۔۔سر می۔۔میں کچھ نہیں جانتا آپ مجھے چھوڑ دیں میں بے قصور ہوں۔۔"

خوف سے نم ہوتی پیشانی کو صاف کرتے وہ خاصا گھبرایا ہوا تھا۔۔

"جانتا تو تو بہت کچھ ہے آخر کو زبیدہ نامی عورت کا خاص چیلا ہے تو۔ لیکن افسوس تجھے بچانے کے لئے اب تک کسی نے کچھ بھی نہیں کیا۔اگر تو منہ کھول کر ہمیں سب کچھ سچ سچ بتا دیتا ہے تو ہم تیری سزا میں کمی کا وعدہ کرتے ہیں۔۔۔"

"سر جو پوچھ رہے ہیں سچ سچ بتا انھے۔۔"

بالوں کو کھینچتے انسپکٹر سعد اس کے چہرے پر پھنکارہ۔۔

www.novelsclubb.com

"سر پلیز مجھے معاف کر دیں میں نے کچھ نہیں کیا۔۔"

سر کو نفی میں ہلاتے وہ سامنے بیٹھے یوسف کو دیکھ رہا تھا جو سینے پر بازو باندھے سنجیدہ نگاہوں سے اس تک رہا تھا۔۔

"انسپکٹر سعد جب بابر ہمیں کچھ بتانا نہیں چاہتا تو ہمیں اس مجبور نہیں کرنا چاہیے بلکے خاموشی سے بابر کو اس دنیا کے دکھوں سے نجات دلوا دینی چاہیے۔۔"

استزئیہ مسکراہٹ سجائے وہ بابر کی روح تک کو جھنجوڑ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں نہ سر مجھے کچھ نہیں کریے گا می۔۔میں سب بتاتا ہوں۔۔"

"میں زبیدہ کے ساتھ پیچھلے دو سالوں سے کام کر رہا ہوں۔ ہم ہوسٹل میں موجود لڑکیوں کو مختلف غیر قانونی دھندوں میں لگاتے ہیں۔ جو آرام سے کام کے لئے راضی ہو جائیں ان کو خاص مہمانوں کے ساتھ کا شرف حاصل ہوتا ہے جب کے جو راضی نہیں ہوتیں ان کو ہم دوسرے ممالک میں فروخت کر دیتے ہیں۔۔"

"یہ سب تم اکیلے کا کام نہیں ہو سکتا اور کون کون شامل ہے اس میں۔۔؟"

"میں اور کسی کو نہیں جانتا سر ان لوگوں سے زبیدہ بائی خود ملاقات کرنے جاتی تھی ۔۔"

www.novelsclubb.com

"ھمم ٹھیک ہے۔۔ بابر کو پانی وغیرہ پلاؤ۔۔ تم اب کچھ دیر آرام کرو پھر ملاقات ہوتی ہے۔۔"

کرسی سے اٹھتا وہ ایک نظر بابر پر ڈالتا جیل سے باہر نکل گیا۔۔

"سر اب کیا کرنا ہے؟ کیا اس کو کسی اور جیل میں منتقل کر دیں؟"

انسپکٹر سعد دو قدم کے فاصلے پر کھڑا استسفار کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"ضرورت نہیں اس کو قتل کے دو ہمیں اس کی مزید ضرورت نہیں۔۔"

لائٹر سے آگ کا شعلہ بڑھکاتا وہ سگریٹ کو منہ میں دبا چکا تھا۔۔

"مگر سر یہ۔۔"

انسپکٹر سعد نے حیرت سے اس کے غیر متوقع حکم کو سنا۔۔

"عزتوں کے لٹیروں کو جینے کا کوئی حق نہیں ہوتا۔۔"

ایک سرد نگاہ اندر موجود بابر پر ڈال کر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا۔۔

www.novelsclubb.com

**

"تم بھی چلو نا مہمل بہت مزہ آئے گا۔۔"

ردا پیچھلے آدھے گھنٹے سے مہمل کے سر پر کھڑی اسے یونیورسٹی میں ہونے والے الیکشن کانفرنس پر لے کے جانے پر بضد تھی جب کے مہمل اسے سرے سے نظر انداز کیے اپنی اسائمنٹ پر جھکی ہوئی تھی۔۔

"ردا تم جانتی ہو مجھ ان فضول کاموں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ویسے بھی میرا وہاں کیا کام مجھے میرا کام مکمل کرنے دو۔۔"

www.novelsclubb.com

"کام تو ہے اگر آپ کرنا چاہیں۔۔"

پین روک کر مہمل نے جھٹکے سے سر اٹھا کر سامنے اوف وائٹ کمیض شلوار میں مبلوس حاد آفندی کو دیکھا جو آج اپنی سبز آنکھوں کو کالی سن گلاسیس میں چھپائے کھڑا تھا جب کے پیچھے کھڑے دانیال کو دیکھ کر ردا نے فورا اپنے بال سیٹ کیے جس کو دیکھ کر دانیال کی آنکھوں میں عجیب سا جذبہ چمک اٹھا۔۔

"میرا مطلب ہے آپ ہماری پارٹی کی طرف سے سپیچ میں حصہ لیں۔۔"

مہمل کے سپاٹ انداز دیکھتا وہ سمنبھل کر بولا۔۔

"اور اپ کو یہ خوشفہمی کیوں لاحق ہے کے میں اپ کی پارٹی کی طرفدار ہوں۔۔"

پشت کو کرسی سے ٹیکاتی وہ سپاٹ لہجے میں گویا ہوئی۔۔

"اس بات کا کیا مطلب ہے؟آپ اگر حاد کی پارٹی کے ساتھ نہیں ہیں تو یقیناً آپ دوسری پارٹی کو سپورٹ کر رہی ہیں۔میں نے ٹھیک کہا نہ۔۔"

حاد کے سرخ چہرے کو دیکھتا دانیال کمینگی سے بولا۔۔

"جی نہیں!!۔۔میں کسی بھی پارٹی کو سپورٹ نہیں کر رہی میں صرف اسی پارٹی کو سپورٹ کروں گی جو اپنے ایکشنس سے یہ بات ثابت کرے گی کے وہ اس یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس کے فیوچر کے لئے بہتر ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

بے رخی سے کہتی وہ کلاس سے باہر نکل گئی پیچھے کھڑے حاد کی سبز آنکھوں نے مسکراہٹ مہمل کا سپاٹ انداز دیکھا۔۔

**

"یہ کیا طریقہ ہے مہمل تم اتنی روڈ کیوں ہو رہی تھی ان سے؟۔۔"

مہمل کے ساتھ چلتی ردا مہمل کے رویے کو محسوس کرتی خاصی چڑی ہوئی تھی۔۔

"میں روڈ نہیں ہو رہی تھی ردا میں نے نارملی ہی بات کی ہے۔۔"

مہمل نرمی سے بولی۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں تم روڈ ہو رہی تھی مہمل تمہے کچھ احساس ہے وہ ہمارے سینئرز ہیں۔اگر انھے کچھ برا لگ جائے تو پھر؟پر نہیں تمہے تم بس ہر جگہ روڈنس دکھانی ہوتی ہے تمہے چاہیے تم ان سے تھوڑا فرینک ہو کر بات کرو۔۔"

مہمل بھوری آنکھیں اٹھا کر حیرت سے سامنے کھڑی اپنی دوست کو دیکھا جو ناگوار انداز میں مہمل سے بولی تھی۔۔

"میرا دین مجھے غیر مردوں سے فرینک ہونے کی اجازت نہیں دیتا۔انھے اگر کچھ برا لگتا ہے تو میری بلا سے لگے کیوں کے میرے نزدیک اللہ کی ناراضگی زیادہ اہم ہے۔۔"

تحمل سے دوٹوک انداز میں کہتی وہ سپاٹ انداز میں ردا کو دیکھ رہی تھی جو اپنے ناگوار تاثرات کو چھپاتی اب کچھ تحمل سے گویا ہوئی۔۔

"مگر وہ اچھا ہے مہمل۔۔۔"

"مجھے مت بتاؤ وہ کتنا اچھا ہے ردا۔اس کے اچھے یا برے ہونے سے مجھے کوئی سروکار نہیں۔۔اور آیندہ مجھ سے اس بارے میں بحث مت کرنا۔۔"

ردا کو پیچھے چھوڑتی وہ آگے بڑھ گئی۔۔

**

وہ دم سادھے سامنے چلتی سکرین کو دیکھ رہی تھی جہاں دلاور باوقار انداز میں صحافیوں سے بھرے ہال میں ہانا کو اپنی بیوی قرار دے رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تھکن سے چور وجود کو بیڈ پر ڈھاتی وہ آنکھیں موند گئی۔ایک بے مول سا آنسو اس سے آنکھ سے بہتا بیڈ کے میٹرس میں جذب ہو گیا۔۔

"ہانا دلاور شاہ میری یعنی دلاور شاہ کی بیوی ہے۔۔"

دل پر پڑتی ٹھنڈی پھوار روح تک کو شانت کر گئی۔۔

**

ٹاول سے بار بار گرتا وہ باتھ روم سے باہر نکلا جب کے موبائل میں بجتی گھنٹی پورے کمرے میں انتشار پیدا کر رہی تھی۔۔

"ہیلو۔۔"

www.novelsclubb.com

فون اٹھاتا وہ موبائل کو کان کے ساتھ لگا چکا تھا۔۔

"یوسف۔۔"

گھبرائی ہوئی آواز کان سے ٹکرائی۔۔

"زالے۔۔خیریت کیا ہوا؟"

"یوسف وہ باہر کوئی آدمی کھڑا ہے اور پیچھلے پانچ منٹ سے بیل پر بیل دیے جا رہا ہے اور اس کے ہاتھ میں کچھ پیکٹ بھی ہیں یوسف پلیز آپ جلدی آجائیں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

زالے کی گھبرائی آواز میں پوری بات سنتے ایک مسکراہٹ یوسف چہرے پر چاہ گئی اور وہ ٹاول صوفے پر رکھتا خود بیڈ پر جا بیٹھا۔۔

"زالے وہ کانسٹیبل رشید ہے جس کو میں نے گھر کا سامان تم تک پہنچانے کا حکم دیا تھا۔ تم دروازہ کھول دو تاکے وہ سامان اندر رکھ دے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔"

یوسف نرمی سے گویا ہوا۔۔۔

"نہیں نہیں میں دروازہ نہیں کھولو گی آپ جب خود ائیں گے تب سامان لے ائے گا ۔۔"

www.novelsclubb.com

اس کے لہجے میں چھپا ڈر اور خوف محسوس کر کے یوسف نے اسے مزید فورس نہیں کیا۔۔

"اچھا ٹھیک ہے وہ سامان میں لے اوں گا تم ڈرو نہیں۔۔۔"

"آپ گھر کب ایں گے؟"

"میں گھر ہی ہوں۔۔"

بخت ولا کا حوالہ دیتا وہ اسے مزید جز بز کر گیا۔۔

"میں ہمارے گھر کی بات کر رہی ہوں۔۔"

www.novelsclubb.com

سرخ قندھاری چہرہ لئے وہ نروس سی بال کان کے پیچھے اڑسا رہی تھی جب کے یوسف اس کے لہجے میں چھپا اسحقاق محسوس کرتا اندر تک سرشار ہو گیا۔۔

"جب تم کہو۔۔۔"

گھمبیر لہجے میں انچ دیتی محبّت اسے شرم سے مزید سرخ کر رہی تھی۔۔

"آ۔۔۔آپ ٹھیک ہیں؟"

بات بدلتی وہ اپنے سرخ چپکے گال پر ہاتھ رکھ گئی۔۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں اور سوچ رہا ہوں کے کل تمہے اپنے ساتھ شاپنگ پر لے جاؤں ۔۔کیا خیال ہے تمہارا؟۔۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں نہیں آپ خود لے ائے گا۔۔مجھے نہیں جانا کہیں بھی۔۔"

ماضی کی خوفناک یادوں کو جھٹکتی وہ گھبرائے ہوئے لہجے میں بولی۔۔جب کہ سوچوں کی شکن یوسف کے ماتھے پر نمودار ہوئی اور وہ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔

"اچھا ٹھیک ہے جیسے تم چاہو میں اب کچھ دیر آرام کروں گا تم اپنا خیال رکھنا۔۔"

رابطہ منقطع کرتا وہ پر سوچ نگاہیں موبائل کی سکرین پر جمائے بیٹھا تھا۔۔

"تمہارا ڈر دور کرنا پڑے گا زالے یوسف شاہ۔۔"

www.novelsclubb.com

دل میں عہد کرتا وہ اب کچھ پر سکون تھا۔۔

**

کمرے میں قدم رکھتے اس کی پہلی نظر بیڈ کی پائینتی سے ٹیک لگائے غیر مرئی نقطے کو گھورتی ہانا پے پڑی جو گلابی رنگ کے سوٹ میں خود بھی اداس سا گلاب لگ رہی تھی

۔۔

خاموشی سے الماری سے آرام دے کپڑے نکالتا وہ باتھروم میں جا گھسا۔۔

سفید رنگ کی کمیض شلوار میں ملبوس وہ اب خاموشی سے اینے کے سامنے کھڑے اپنے بال بنا رہا تھا جب کے دیھان سارا بیڈ پر براجمان ہانا پر تھا جو ابھی تک دلاور کی موجودگی سے انجان اپنے خیالوں میں کھوئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

دھیرے قدم اٹھاتا وہ ٹھیک اس کے سامنے براجمان ہو گیا جب کے ہانا اس کی موجودگی محسوس کرتی بیڈ پر تھوڑا دور کھسک گئی۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے اور تم اس وقت یہاں کیا کر رہے ہو۔۔"

ناگوار لہجے میں استسفار کیا گیا۔۔

"ایک تھکا ہارا شوہر کیا کرنے اتا ہے بیوی کے پاس ظاہر سی بات ہے تمہارا کمرہ میرا کمرہ ہے اور میں اپنے کمرے میں آرام کرنے آیا ہوں۔۔"

ہانا کی گھورتی نظریں محسوس کرتا وہ تحمل سے گویا ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

"نکلو اس کمرے سے باہر۔۔اس کمرے میں صرف میں رہوں گی تم کسی اور کمرے میں جاؤ۔۔"

غصے سے کہتی وہ رخ پھیر گئی۔۔

"خوشفہمی کے محل سے باہر نکل اؤ ہانابی بی میں کہیں نہیں جارہا۔۔"

"ٹھیک ہے تم نہیں جاؤ گے تو میں چلی جاؤں گی کیوں کے میں تمہارے ساتھ ایک کمرے میں کبھی نہیں رہوں گی۔۔"

بیڈ سی اٹھتے اس کے ہاتھ کو سرعت سے اپنی گرفت میں لیتا وہ اسے اپنے قریب تر کر گیا۔۔۔

گرئے آنکھیں اس کے سرخ چہرے پر گاڑے وہ اپنی سانسوں کی تپش اس کے چہرے پے چھوڑ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"ہمارے درمیان جو بھی معاملہ وہ ہم تک رہے گا اس گھر میں ملازم بھی ہوتے ہیں اور میں نہیں چاہتا کے کوئی بات کسی بھی طریقے سے ہمارے خلاف استعمال کی جائے۔۔ سمجھ گئی۔۔"

ہانا اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھوڑوانے کی تگ وود کر رہی تھی۔۔

"چھوڑو مجھے تم۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"میں نوٹ کر رہا ہوں تم شادی کے بعد خاصی بد تمیز ہو گئی ہو۔۔"

اشارہ اس کے آپ سے تم تک کے سفر پر تھا۔۔

"میں ان کی عزت کرتی ہوں جو عزت کے قابل ہوتے ہیں اور تم تو عزت کے بلکل بھی قابل نہیں ہو۔۔"

ٹکا کر جواب دیتی وہ ہاتھ اس کی گرفت سے نکال چکی تھی۔۔

"مبین بھائی کی کال ائی تھی تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔۔"

ہانا کے دائیں جانب بیڈ پر جگہ بناتا آرام دے حالت میں بازو سر کے پیچھے رکھتا دراز ہو گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں بات کرنی ان سے۔۔"

غصے سے بیڈ سے اٹھتی اس سے پہلے ہی اس کا دوپٹہ دلاور کی گرفت میں آگیا جواب آہستہ آہستہ ڈوپٹہ اپنے ہاتھ پر لپیٹ رہا تھا۔۔

"واپس آجاؤ ہانا میں ہمارے رشتے میں مزید بدگمانیاں نہیں چاہتا۔۔"

"بدگمانیاں وہاں ہوتی ہیں جہاں رشتہ ہو جب کے ہمارے درمیان کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

نم آنکھوں سے وہ اسے دیکھ رہی تھی جب کے دلاور یک دم سے دوپٹے پر گرفت ہلکی کرتا کروٹ بدل گیا۔۔شاید دونوں کے رشتے میں ابھی بہت مراحل باقی تھے ۔۔

جب کے ہانا گہرے گہرے سانس لیتی بالکنی میں داخل ہو گئی۔۔

**

بلیک ٹریک سوٹ میں ملبوس وہ سرد نگاہوں سے سامنے موجود آدمی کو دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر جابجا زخموں کے نشان تھے۔۔

"شاہ جی مجھے معاف کر دیں۔۔ می میں اپکو سب کچھ سچ سچ بتاتا ہوں.."

گارڈز کے ہاتھوں اپنے تشدد کے بعد اس میں مزید کچھ بھی چھپانے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کس نے بھیجا تھا تمہیں؟۔"

دلاور کی سرد آواز اس کو مزید خوفزدہ کر رہی تھی۔۔

میں بھی پیچھلے دو سالوں سے شاہ ولا میں گارڈ کے فرائض سرانجام دے رہا ہوں ایک دن ایک آدمی میرے پاس آیا جس نے مجھے اپکی کی جاسوسی کرنے کو کہا مگر میں نے انکار کر دیا مگر بعد میں اس نے مجھے ہر ماہ دو لاکھ دینے کا وعدہ کیا او۔۔اور میں پیسوں کی لالچ میں آکر اس کا ساتھ دینے پر مجبور ہو گیا۔۔۔

روتے ہوے وہ اپنی غلطی تسلیم کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"کون تھا وہ آدمی؟"

سابقہ پوزیشن میں سینے پر باندھے وہ سرد نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔

"وہ سرمد آفندی کا خاص ملازم تھا۔۔۔"

جب کے دلاور نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچی اور خون آشام نظروں سے اسے دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔

شاہ جی مجھے معاف کر دیں۔۔"

"تم جانتے ہو تمہے پکڑنا ہمارے لئے مشکل نہیں تھا.. چھان بین کے وقت ہمارا سب سے پہلا شخص تم پر ہی گیا تھا۔اور تمہاری موبائل ریکارڈنگ سے ہمیں پہلے ہی علم ہو چکا تھا کہ سب تم صرف سرمد کے کہنے پر کر رہے ہو۔ لیکن میں زندگی میں ہر کسی کو صفائی کا موقع ضرور دیتا ہوں۔ تمہیں تمہاری صفائی پیش کرنے کے

www.novelsclubb.com

لئے موقع دیا گیا تھا۔ لیکن تم پیسوں کے لالچ میں آکر اپنے ایمان کو بچا اور مجھ سے غداری کی اور غداری کی سزا میری نظر میں صرف موت ہے۔۔۔"

چنگھاڑ کی آواز سن کر اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئی۔۔۔

"اس کو پانی میں پھینک دو۔۔ کیوں کہ میں غداری معاف نہیں کرتا۔۔"

پیچھے اس کی آہ و بکا کو نظر انداز کرتا بیسمینٹ سے باہر نکل گیا۔۔

**

www.novelsclubb.com

سفید رنگ کی پینٹ جس کے اُپر ہلکے نیلے رنگ کی شرٹ زیب تن کیے وہ ائینے کے سامنے کھڑا بال بنانے میں مصروف تھا جب کے نظریں گاہے بگاہے اٹالین ناشتے سے انصاف کرتے دانیال پر جا رہیں تھی جو سامنے ناشتے سے بھری ٹرے سے کافی لطف اندوز ہو رہا تھا۔

"آج صبح صبح تم یہاں کیسے ؟۔۔"

ہیئر برش کو ٹیبل پر رکھتا وہ اپنا رخ دانیال کی جانب موڑ چکا تھا۔۔

"بس یار موم ڈیڈ کی صبح صبح کی تکرار سننے کو میرا کوئی موڈ نہیں تھا تو سوچا کیوں نہ تمہارے پاس آجاؤں یہاں سے سیدھا دونوں ساتھ یونیورسٹی جائیں گے۔۔"

ٹرے کو سائیڈ ٹیبل پے رکھتا اب وہ حاد کی جانب متوجہ تھا۔۔

"کیا بس یہی بات تھی؟۔۔'

گہری نظروں سے وہ اسے جانچتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"۔ ھمم۔ نہیں میں تم سے اس حجابان کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔۔"

"حجابان کون؟"

ماتھے پر بل ڈالے وہ پوچھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"حاد میں مہمل مبین کی بات کر رہا ہوں۔ تمہارا پوری یونیورسٹی کی لڑکیوں کو چھوڑ کر اس حجابان کے پیچھے جانا میری نظروں سے چھپا ہوا نہیں ہے۔۔ کیا چاہتے ہو تم ؟کیا پسند کرنے لگے ہو اسے ؟"

دانیال کے سوال پر خاموشی سے وہ بیڈ پر بیٹھ گیا جب کے صوفے پر براجمان دانیال پوری طرح سے حاد کی جانب متوجہ تھا اور اس کی خاموشی بہت کچھ اخذ کرنے کے لئے کافی تھی۔۔

"کیا محبّت کرنے لگے ہو اس سے ؟"

معلوم نہیں۔۔۔ شاید ہیں۔۔

"حاداریوان یور سینسیس!!.. تم چاہتے کیا ہو آخر؟ تم کب سے ان چکروں میں پڑنے لگے"

دانیال زچ ہوتا آخر میں غصہ سے چیخ پڑا۔۔حاد کا اسے توجہ دینا دانیال کو ایک آنکھ نہیں بھتا تھا۔

"مجھے سچ میں نہیں پتا میں کیا چاہتا ہوں بس اسے ہر حال میں خوش دیکھنا چاہتا ہوں میں اسے ہر غم و تکلیف سے بچانا چاہتا ہوں میں اسے بس محفوظ کرنا چاہتا ہوں ہر کسی سے اور شاید خود سے بھی۔۔"

غیر مرئی نقطے کو گھورتا وہ خود سے بھی بیزار نظر آرہا تھا۔۔

"اگر خود سے محفوظ کرنا چاہتے ہو تو بھول جاؤ اسے۔۔"دانیال تو گویا سب سوچے بیٹھا تھا

"یہ ممکن نہیں۔۔میں اسے سب سے چھپا لینا چاہتا ہوں۔۔اسے خود تک محدود کرنا چاہتا ہوں لیکن۔۔"

"چھوٹے سائیں آپکو بڑے سائیں ناشتے کی ٹیبل پر بولا رہے ہیں۔۔"

دوسری جانب اندر آتا ملازم دونوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کروا چکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے تم جاؤ ہم آتے ہیں۔۔"

ملازم کے جاتے ہی وہ دانیال کی جانب متوجہ ہوا۔۔

"بابا کے سامنے مہمل کا نام مت لیناڈین۔۔۔"

تنبیہ انداز میں کہتا وہ ڈریسنگ ٹیبل سے پرفیوم اٹھاتا خود پر سپرے کرنے لگا۔۔جب کے ان دونوں کی بات بیچ میں ہی رہ گئی۔۔

"میں پاگل نہیں ہوں جو شیر کے منہ میں خود ہاتھ ڈالوں گا۔۔"

www.novelsclubb.com

حاد کی جانب اشارہ کرتا وہ کمرے سے باہر نکل گیا جب کے حاد نفی میں سر ہلاتا اس کے پیچھے ہو گیا۔۔

**

"ہانا۔۔۔"

کمرے میں داخل ہوتے دلاور کی بے چین نگاہوں نے ہانا کا تعاقب کیا جو بیڈ پر بے سدھ پڑی ہوئی تھی جب کے گہنے کالے بال تکیے پر پھیلے ہوئے تھے۔

"ہانا میری جان آنکھیں کھولو۔۔"

ایک گھٹنا فولڈ کرتا وہ نرمی سے ہانا کے بخار میں تپتے ماتھے کی چھو رہا تھا جب کے ہانا سرخ آنکھیں دھیرے سے کھولتی دلاور کو مزید پریشانی میں مبتلا کر گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"اتنا تیز بخار کیسے ہو گیا ہانا۔۔داد فور اڈاکٹر کو بلواؤ اس کو کہو مجھے پانچ منٹ میں وہ شاہ ولا میں چاہیے۔۔"

دروازے کے پار کھڑا داد دلاور کے حکم پر ڈاکٹر کو بلانے کے لئے بھاگا۔۔

"کچ۔۔کچھ نہ۔۔۔ نہیں ہوا ٹھیک ہو جاؤں گی۔۔"

دلاور کا ہاتھ دھیرے سے اپنے ماتھے پر سے ہٹاتی وہ کروٹ بدل گئی جب کے دلاور نے ماتھے پر بل ڈالے غصے و بے بسی کے ملے جلے انداز لئے سامنے موجود ڈھیٹ عورت کو دیکھا جو کسی صورت مدد لینے کو آمدہ نہ تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"سو ڈھیٹ مارے ہوں گے جس دن تم اس دنیا میں تشریف لائی ہو گی۔۔ شوہر ہوں تمہارا جس طرح میری خدمت تم پر فرض ہے اس طرح تمہاری خدمت مجھ پر فرض ہے ہر جگہ اپنی آنا کو بیچ میں مت لایا کرو۔۔"

غصّے سے سر جھٹکتا وہ دروازے کی جانب بڑھ گیا جہاں دادڈاکٹر کے انے کی اطلاع دے رہا تھا۔۔

**

"کیا ہوا ہے ہانا کو وہ ٹھیک تو ہے نہ۔۔"

دلاور نے بے چینی سے ڈاکٹر سے دریافت کیا۔۔

www.novelsclubb.com

"شاہ جی میں نے انجکشن لگا دیا ہے موسم کی تبدیلی کی وجہ سے بخار ہوا ہے صبح تک بہتر ہو جائیں گی انشااللہ۔۔"

ڈاکٹر پیشوارنہ انداز میں کہتا داد کے ہمراہ کمرے سے باہر چلا گیا۔۔

"جب کے دلاور نے اپنے قدم دھیرے سے بیڈ کے جانب بڑھائے جہاں ہانا آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی۔۔"

"کیسے بخار چڑھا لیا اچانک۔۔"

نرمی سے اس کا سر دباتا وہ استسفار کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کون سا شوق سے بخار چڑھایا ہے بس تمہارے شہر کے موسم مجھے راس نہیں آیا۔۔"

زکام سے سرخ ہوتی ناک کو رگڑتی وہ گویا ہوئی۔۔

"میں تو ویسے ہی تمہے شیرنی سمجھتا تھا اگر اکتوبر کے شروع میں تمہارا یہ حال ہے تو اسلام اباد کے دسمبر میں تم نے کمبل سے سر بھی باہر نہیں نکالنا۔۔"

گولی اور پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھاتے وہ ہنوز نرمی سے گویا ہوا۔۔

میں کون سا یہاں ساری زندگی رہوں گی جیسے ہی مبین بھائی سے راضی ہوں گی اسی دن واپس چلی جاؤں گی۔۔"

www.novelsclubb.com

گلاس کو اس کے حوالے کرتی وہ کمبل کو سر کر تان چکی تھی۔۔جب کے دلاور دھیرے دھیرے سے اس کا سر دبا رہا تھا۔۔

"میں جنھے ایک بار زندگی میں شامل کرلوں انھے دوبارہ خود سے دور جانے کی اجازت نہیں دیتا۔۔"

سرد آواز پر ہانا نے چہرہ موڑ کر سنجیدہ تاثرات سجائے دلاور کو دیکھا۔۔

"سو جاؤ میں یہیں پر ہوں۔۔"

نرمی سے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے وہ بیڈ کی پائینتی سے ٹیک لگا گیا۔۔

www.novelsclubb.com

**

"آپ کے کل کے رویے نے مجھے خاصہ پریشن کر دیا ہے۔"

فریم لیس چشمہ لگے وہ سامنے موجود لیپ ٹاپ پر متوجہ تھا۔داد کی بات پر ایک ایک ابرو اچکاتا وہ داد کی جانب متوجہ ہوا۔۔

"ایسا کا کیا میں نے؟"

"ہانابی بی کو لے کر کل جیسے آپ حساس ہو رہے تھے یہ کسی صورت قابل قبول نہیں ہے۔آپ کا شعبہ آپکو اپنے لئے کمزوریاں رکھنے کی اجازت نہیں دیتا۔۔"

www.novelsclubb.com

سانس روکے وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔

"میں اس کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا داد۔۔اس کی چھوٹی چھوٹی تکلیفیں مجھے اپنے دل میں خنجر کی مانند اترتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔"

اس کے لہجے میں چھپی بے بسی اور بے سکونی داد کو رنجیدہ کر گئی۔

"یہ بے سکونی آپ پر جھچتی نہیں ہے شاہ جی۔۔"

اب اس کے لہجے میں دلاور کے لئے فکر ہی فکر تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"محبوب تکلیف میں ہو تو سکون کس بد بخت کو نصیب ہوتا ہے۔اور تم فکر نہیں کرو سیاست میرا جنون ہے اور میں اپنے جنون کو کبھی مرنے نہیں دوں گا۔"

سیگار کو منہ میں دباتا وہ کرسی کی پشت پر سر ٹکا گیا۔

"بہت چاہتے ہیں ہانا بی کو؟۔۔"

"اگر میری محبّت کی گہرائی کو ناپنے کا کوئی پیمانہ ہوتا تو ضرور بتاتا۔۔"

اس کے لفظوں کی تپش دروازے کے پار کھڑی ہانا کو وجود میں سرایت کرتی محسوس ہوئی۔یہ شخص اس کے دل کے گرد جمی برف کی دیوار گرانے میں کامیاب ہو رہا تھا

www.novelsclubb.com

**

"یہ کیا ہے؟"

اچنبھے سے ہاتھ میں موجود کاغذ کو دیکھتی

وہ یوسف سے سوال کر رہی تھی۔۔

"ہمارا نکاح نامہ۔۔"

دانت پیستے وہ طنزیہ انداز میں گویا ہوا۔۔

ہوں؟۔۔"

جب کے زالے کا احمقانہ انداز اسے مزید تپا گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"زالے میری جان یہ تمہاری یونیورسٹی کا فارم ہے۔ جہاں تمہارا ایڈمشن ہو گا تم بس جلدی سے یہ فارم فل کر کے مجھے دے دو۔۔"

گھر کے فارمل کپڑوں میں جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ مسکراتے ہوے گویا ہوا۔۔

"یوسف۔۔میں کسی یونیورسٹی میں ایڈمشن نہیں لوں گی آپ یہ فارم واپس لے جائیں۔۔ویسے بھی مجھے اب پڑھنے کا کوئی شوق نہیں رہا"

فارم کو اس کے ہاتھ میں تھماتی وہ صوفے پر بیٹھ گئی۔

"میری پیاری بیوی زالے تمہارا شوہر سی ایس ایس میں پوزیشن ہولڈر رہ چکا ہے اور تم سے سمپل گریجگریجویشن نہیں ہو رہی۔۔"

www.novelsclubb.com

زالے کے انکار پر وہ اب کافی مایوس دکھائی دے رہا تھا۔۔

"اس کا مطلب ہے آپ کو اب اپنی اَن پڑھ بیوی بری لگنے لگی ہے۔۔"

روٹھے روٹھے انداز میں کہتی وہ یوسف کو دل کا قریب لگی۔۔

"ایسا نہیں ہے زالے مجھے تم ہر لحاظ سے دل و جان سے قبول ہو۔ میں بس اتنا چاہتا ہوں کے تم لوگوں میں اٹھو بیٹھو۔۔تمہے لوگوں کی پہچان ہو تم گھر میں رہ کر کبھی بھی اپنی شخصیت گروم نہیں کر سکتی۔۔"

"پر میں اپنی شخصیت دوسری طرح بھی تو نکھار سکتی ہوں نہ۔۔"

www.novelsclubb.com

آنکھیں ٹپٹپاتی وہ اسے اتنی معصوم لگی کے بل آخر اسے اس کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے۔۔

"اچھا وہ کیسے ؟"

صوفے پر اس کے ساتھ بارا جمان وہ گویا ہوا۔۔

"اپ کا فارم ضائع نہ ہو اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کے میں گھر میں پرائیویٹ گریجگریجویشن کر لوں گی کیسا لگا آپ کو میرا آئیڈیا؟۔۔"

اس کے مسکراتے چہرے کو دیکھتا وہ خود بھی مسکرا دیا۔۔

"جیسے تمہاری خوشی۔۔پر میں یہ ضرور جاننا چاہتا ہوں کے تم گھر سے باہر کیوں نہیں نکلتی۔۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے لوگوں سے خوف آتا ہے یوسف۔میں نے انسانوں کے ایسے ایسے روپ دیکھیں ہیں کے اب ان پر بھروسہ کرنا میرے بس میں نہیں رہا۔۔"

اس کا درد بھرا لہجے یوسف کا دل چیر گیا۔۔

"مجھ پر بھروسہ ہے نہ زالے۔۔"

"میں نے اپنی زندگی میں صرف تین مردوں پر بھروسہ کیا ہے ایک بابا ایک آپ اور ایک۔۔۔"

وہ بولتے یک دم رک گئی ماضی کی یادیں اس کے ذہن کے پردے پر واضح ہو رہیں تھی۔۔

www.novelsclubb.com

یہ کراچی کا ایک مشہور کلب ہے جہاں لائی جانے والی لڑکیوں کا مقدّر سیاہ ہوتا ہے۔۔

"میں تمہارا ماضی جاننا چاہتا ہوں زالے۔۔ تم مجھ سے دل کا ہر درد بانٹ سکتی ہو ۔۔"

وہ اپنا سر اس کے کندھے پر ٹکا چکی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھے کچھ وقت چاہیے یوسف۔۔ میں آپ کو سہی وقت انے پر سب کچھ بتادوں گی ۔۔

مجھے انتظار رہے گا۔۔"

**

موبائل پر بلینک ہوتا میسج اس کو چہرے کو قندھار کر گیا۔۔

"کیسی ہو؟"

"ٹھیک ہوں آپ کسے ہیں؟"

"کل مل سکتی ہو؟۔۔"

www.novelsclubb.com

"جی ضرور جب آپ کہیں۔۔"

ہاتھوں سے چہرہ چھپاتی وہ خود کو دنیا کی خوشنصیب ترین لڑکی تصور کر رہی تھی نہیں جانتی تھی کے جس عمل کو وہ خوشنصیبی تصور کر رہی ہو دراصل اس کے لئے بد قسمتی کا در کھول رہا ہے۔۔

**

"کیسے ہو؟"

"میں ٹھیک آپ کیسی ہیں اور ماموکیسے ہیں؟۔۔"

سیف کی خوشی سے چہکتی آواز سنتی وہ اندر تک پر سکون ہو گئی تھی۔

۔

"ٹھیک ہوں اور تمہارے ماموبھی ٹھیک ہیں۔۔"

"آپ ابھی تک ناراض ہیں پھپو؟۔۔۔

نہیں میں ناراض نہیں ہوں سیف۔۔۔"

بالکنی میں کھڑی وہ اسلام اباد کی ٹھنڈی ہوا کو اپنے اندر اترتا محسوس کر رہی تھی ۔۔دلاور کے بارہا منع کرنے کے باوجود ہانا کمرے کی بالکنی میں ہی اپنا زیادہ وقت گزارتی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"اگر ناراض نہیں ہیں تو اتنی خاموش کیوں ہیں؟ کیا ماموں نے کچھ کہا آپ سے۔۔"

سیف کے لہجے سے جھلکتی فکر و پریشانی ہانا کے چہرے پر آسودہ مسکراہٹ لے ای

"کیا زندگی میں آگے بڑھا جا سکتا ہے؟

اچانک پوچھے گے سوال پر وہ کچھ لمحہ خاموش ہو گیا۔۔

"کیا آپ کو اللہ کے فیصلے پر شک ہے؟

نہیں۔۔ بلکل نہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

"تو پھر یہ ڈر کیوں ہے پھوپو۔ آپ اپنے ماضی کو جب تک خود بھولیں گی نہیں

زندگی میں آگے نہیں بڑھ سکتی۔۔"

"مجھے میرا بیٹا بہت یاد آتا ہے سیف۔۔"

بائیں آنکھ سے نکلا آنسو سرخ رخسار پر پھسل گیا تھا۔۔سیف سے ہر بات کرنا اسے شروع سے ہی بہت اچھا لگتا تھا۔۔

"بھول جانا نعمت ہے پھوپو۔۔میں جانتا ہوں کچھ درد بہت بڑے ہوتے ہیں لیکن وہ مالک جو ہے نہ وہ ہمارے ہر درد سے واقف ہے وہ آپ کے لئے خوشیوں کے در پھر سے کھول رہا ہے۔۔اس بار خوشیوں کو دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیں ۔۔۔بس یاد رکھیں جتنا جو مل رہا ہے اسے سمیٹ لیں اور جو کھو گیا ہے اسے پیچھے موڑ کر نہ دیکھیں۔۔۔"

میں بس کچھ عرصہ سب سے دور ہوئی ہوں اور تم اتنے سمجھدار ہو گے ہو۔۔۔۔

آنسوؤں کو حلق میں اتارتی وہ مسکراہتے ہوئے گویا ہوئی۔

۔

"میں نے زندگی کے بیشتر سبق آپ سے سیکھیں ہیں پھوپو۔۔اور مجھے یقین ہے آپ زندگی کے ہر امتحان میں کامیاب ہوں گی۔۔"

**

وائٹ کمیض شلوار میں ملبوس۔۔کالے رنگ کی چادّر گلے میں ڈالے ہلکی کلے رنگ کی داڑھی چہرے پر سجائے۔۔گہنے سیاہ بال ماتھے پر بکھرے وہ ہزاروں لوگوں کی موجود میں بھی منفرد اور شاندار دیکھائی دے رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

یونیورسٹی میں ہونے والے الیکشن کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں۔ ہر امید وار طالب و علم سے ووٹ حاصل کرنے کے لئے جان توڑ محنت کر رہا تھا جب کے دوسری جانب موجود حاد آفندی کی نظریں بس مہمل مبین شاہ کے ارد گرد منڈلا رہیں تھی۔

"ہائے کیسے ہیں آپ؟۔۔"

موبائل سے نظریں ہٹا کر اس نے سامنے موجود ردا کو دیکھا جو مسکراتے ہوے حاد سے مخاطب ہوئی۔۔

www.novelsclubb.com

جب کے حاد نے فقط سر ہلانے پر اتفا کیا جب کے نظریں مہمل مبین کی تلاش میں بے چین ہو رہیں تھی۔۔

"آپ کے دوست نظر نہیں آرہے۔۔"

اس کے شرمایا لہجہ حاد کو کھٹکنے پر مجبور کر گیا۔۔

"وہ ابھی آیا نہیں۔۔"

دو لفظی جواب دیتا وہ رخ موڑ گیا۔۔جب کے ردا بس سر ہلاتی وہاں سے غائب ہو گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بروتیرا کام ہو گیا بینرز بھی سب تیار کروا دیے ہیں بس اب الیکشن کے دن کا انتظار ہے۔۔"

وائٹ ہی کمیض شلوار میں مبلوس کلین شوے چہرہ لئے وہ خاصا پر جوش نظر آرہا تھا

۔۔

"یہ سب کیا ہو ڈین؟

کیا؟"

دانیال نے حیرت سے سنجیدہ سے حاد کو دیکھا۔۔

"وہ لڑکی ردا تمہارا کیوں پوچھ رہی ہے۔۔میں کافی دنوں سے نوٹ کر رہا ہوں تم اس لڑکی کو خاصی توجہ دے رہے ہو۔۔کیا کرنا چاہ رہے ہو تم۔۔میں کوئی مسلہ نہیں چاہتا ڈین یاد رکھنا۔۔"

www.novelsclubb.com

"برو ریلکس کچھ نہیں ہوتا جب ہرن خود شکاری کے جال میں پھنسے تو شکاری کو شکار کرنے کا پورا حق ہوتا ہے۔۔

تم فکر نہیں کرو کوئی مسلہ نہیں ہو گا۔۔"

کمینی سے مسکراہٹ سجائے وہ گویا ہوا جب کے حاد سر جھٹکتا آگے بڑھ گیا۔۔

**

"رانا صاحب اگلی بار کے الیکشن میں آپ کی حکومت کا دوبارہ انا ممکن نہیں۔ کیوں کے آپ کے خلاف اس بار کرپشن کے کافی کیس کھول دیے گے ہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

شراب کے گلاس کو منہ سے لگاتا وہ استزائیہ نظروں سے سامنے موجود پاکستان کے موجودہ وزیر اعظم رانا عماد کو دیکھ رہا تھا جس کے ماتھے پر چمکتے پسینے کے ننھے ننھے قطرے سارے راز عیاں کر رہے تھے۔۔

"تم مجھ سے کیا چاہتے ہو آفندی؟۔۔"

"زیادہ کچھ نہیں آپ انے والے الیکشن میں میرا ساتھ دیں۔

اور اس سے مجھے کیا فائدہ ہو گا؟۔۔"

رانا عماد صدیوں سے اس ملک کی پاک مٹی کو روندتا آرہا تھا لیکن شاید وہ بھول گیا تھا کے رب ظالم کی رسی کو جب کھینچتا ہے تو اس کے پاس بھاگنے کا کوئی راستہ باقی نہیں رہتا۔۔اور دلاور شاہ کی آن تھک محنت اور کوشش کے ہی بدولت عوام کے سامنے

رانا عماد جیسے لوگوں کا اصلی چہرے آیا تھا۔۔اور رانا کے لئے سرمد آفندی بچاؤ کا آخری سرا تھا۔۔

"اگر آپ میرا ساتھ دیتے ہیں تو آپ کے تمام غیر قانونی کارخانے ملک میں ایسے ہی چلتے رہیں گے جیسے پہلے چلتے تھے بغیر کسی روک ٹوک کے۔۔"

"اور دلاور شاہ کا کیا کریں وہ تو ہم دونوں کے پیچھے ہاتھ دھو کے پڑ گیا ہے۔۔"

رانا عماد نے ماتھا مسلتے کچھ پریشانی سے کہا۔۔

www.novelsclubb.com

"وہ ہماری راہ کا سب سے بڑا کانٹا ہے۔اس ملک کی غریب عوام کا بہت بڑا خیر خواہ بنا پھرتا ہے نہ اس کو عوام کی نظروں سے ایسا گراوں گا کے پھر اٹھنے کی جرات نہیں کر سکے گا۔۔"

گلاس کو کانچ کے ٹیبل پر پٹکتے وہ نفرت سے گویا ہوا۔۔

"اور یہ ہو گا کیسے ؟۔۔"

رانا عماد کی فکر جوں کی توں برقرار تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"اس کی فکر تم نہ کرو میں نے تاش کا ایسا پتا پھینکا ہے جو دلاور شاہ کے محل کو ایک جھٹکے میں تہس نہس کر دے گا۔۔"

**

"تم میرے دل میں کبھی ابھی جگہ نہیں بنا سکی۔۔۔

تم سے تمہارا بیٹا چھین کر رہوں گا میں۔۔

دفع ہو جاؤ یہاں سے بزدل انسان۔۔

وہ اب نہیں رہا ہانا۔۔۔"

جھٹکے سے اٹھتی وہ سائیڈ لیمپ جلا چکی تھی۔ماتھے پر موجود پسینے کو صاف کرتی وہ گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

ساتھ موجود جگہ کو خالی پا کر اس نے تعجب سے سامنے موجود اسٹڈی روم کی جلتی بتی کی دیکھا۔۔

پاؤں میں سلیپر اڑساتی وہ دھیرے دھیرے اسٹڈی روم کے دروازے کے قریب کھڑی ہو گئی ہے۔جب کے اندر کا منظر اسے دنیا کے ہر منظر سے خوبصورت اور مکمل لگ رہا تھا۔۔دروازے سے ہٹتی وہ وضو کی نیت سے باتھروم میں جا گھسی۔۔

**

سلام پھرتے اس نے اپنے ساتھ سیاہ دوپٹے کے ہالے میں ہانا کو دیکھا جو خشوع سے تہجد ادا کر رہی تھی۔

خوش نصیب ہوتے ہیں وہ جوڑے جنہے اللہّ ایک ساتھ اپنی بارگاہ میں انے کی توفیق عطاء کرتا ہے۔

www.novelsclubb.com

ہاتھوں کو اللہ کی بارگاہ میں کھڑا کرتا وہ آنکھیں موند چکا تھا جب کے لبوں پر مسلسل بس ایک ہی دعا تھی یا اللہ ہمارے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے محبّت پیدا کر ۔۔

ہاتھوں کو چہرے پر پھیرتے اس کے چہرہ موڑ کر خود سے دو قدم کی دوری پر موجود ہانا کو دیکھا جو خاموشی سے جانماز پر ہاتھ سے لکیریں کھینچ رہی تھی جب کے دلاور دھیرے سے کھسک کر اس کے قریب جا بیٹھا..

www.novelsclubb.com

"ڈرتی ہو؟۔۔"

"ہاں۔۔۔"

"کس سے۔۔۔"

"دوبارہ کسی پر بھروسہ کرنے سے۔۔۔"

"تو پھر دعا کرو اللہ تمہارے دل میں میرے لئے محبّت اور وسعت پیدا کرے ۔۔۔وہ پورے جہاں کا مالک ہے وہ قادر ہے اس کے لئے سب کچھ ممکن ہے۔وہ دلوں کی حالت کو بدلنے پر قادر ہے۔۔"

خوبصورت لب و لہجے میں بولتا وہ منفرد لگتا تھا ہانا نے ٹھہر کر اپنے ساتھ موجود اس کی دنیا کے حسین مرد کو دیکھا جو اللہ سے اس کے دل میں وسعت کے لئے دعا گو تھا

www.novelsclubb.com

۔۔

اپنا سر دھیرے سے اس کے کندھے پر رکھتی اللہ کی بارگاہ میں اپنے دل میں محبّت اور وسعت کے لئے دعا گو تھی اور اللہ تو بیشک سب کچھ جاننے والا سننے والا ہے۔۔

**

اس کی نظروں نے جیسے ٹھہر کر سامنے موجود خدا کا شاہ کار دیکھا تھا۔کلے رنگ کے عبایا کے اُپر ہلکے نیلے رنگ کا حجاب خوبصورتی سے سر پر سجائے وہ پوری طرح سے اپنے ہاتھ میں موجود کتاب میں غرق تھی۔

لائبریری میں اس وقت اکا دکا ہی سٹوڈنٹس موجود تھے۔یونیورسٹی میں ہونے والے الیکشن کا آج نتیجہ سامنے آیا تھا جس میں حاد آفندی اکثریت ووٹ حاصل کرنے کی بنا پر سٹوڈنٹس افیئر کا چیئرمین قرار دیا گیا ہے۔۔

حاد کے لئے یہ خوشی اتنی معنی نہیں رکھتی تھی کیوں کے وہ جس کو دیکھنے کے لئے اسٹیج پر نظریں گھمارہا تھا وہ سب لوگوں سے الگ دھلگ لائبریری میں بیٹھی فائنلس کی تیاری کررہی تھی۔۔

"آپ ائی نہیں مجھے مبارک باد دینے؟۔۔"

کتاب سے نظریں ہٹا کر مہمل نے سامنے کالے رنگ کے سوٹ میں کھڑے حاد کو دیکھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"جواب نہیں دیا آپ نے؟۔۔"

مہمل کی خاموشی پر وہ مزید بات کرتا ٹھیک اس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔

"آپ کیا چاہتے ہیں مجھ سے حاد آفندی؟

آپ کو۔۔"

سبز گہری آنکھوں سمیت وہ مسکراہتے ہوئے وہ اعتراف کر رہا تھا جب کے مہمل کے حواسوں پر یک دم غصہ عود آگیا۔۔

"آپ اپنی حدود بھول رہے ہیں حاد آفندی۔۔آپ نے کیا مجھے آپ کے ارد گرد منڈلاتی ہوئی لڑکیوں جیسے سمجھ لیا ہے جو آپ کی ایک نظر کرم کے لئے اپنی عزت داؤ پر لگا دیتی ہیں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

پھولی ہوئی سانس کے ساتھ وہ غصے سے گویا ہوئی۔۔

"تم غلط سمجھ رہی ہو مہمل میرا تم سے بات کرنے کا مقصد غلط نہیں ہے میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔ تمہارے ساتھ اپنی ساری زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔"

مہمل کے غصے پر وہ تحمل سے ہی گویا ہوا جب کے آنکھوں میں محبّت کے دیپ جل اٹھے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

"شادی؟ آپ اپنے ہوش میں تو ہیں؟.. میں کوئی کھلونا نہیں ہوں جس سے آپ کھیل کر دل بھر جانے پر پھینک دیں گے اور کتنے گھٹیا انسان ہیں آپ۔۔ آپ کی

باتوں میں آسانی سے نہیں ائی تو آپ نکاح جیسے مقّدس رشتے کا استعمال کریں گے ۔۔۔"

اس کے لفظوں کا زہر اس کے کانوں میں اتر رہا تھا۔۔

'مجھ سے نکاح میں کیا مسئلہ ہے؟۔۔"

وہ اب بھی تحمل سے گویا ہوا۔۔

"آپ سے نکاح میں مجھے بس اتنا سا مسئلہ ہے کے میں نے کبھی کسی ایسے انسان کو اپنے شوہر کے روپ میں آئیڈیلایز نہیں کیا جو گناہوں میں لتھڑا ہو۔۔

www.novelsclubb.com

میں کبھی ایک ایسے انسان سے شادی نہیں کرنا چاہوں گی جس کی پرورش حرام کی کمائی پر ہوئی ہو۔

امید ہے آپ کو آپ کے سوال کا جواب مل گیا ہو گا۔۔"

بیگ کو کندھے پر لگاتی وہ تن فن کرتی لائبریری سے باہر نکل گئی۔۔

جب کے حاد کے کانوں میں اترا زہر اس کو مفلوج کر گیا۔۔

**

کمرے میں موجود بیڈ پر گرتی وہ ہفتے پہلے ہوے واقعے میں کھو گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"دلاور ماموکا سب سے بڑا ریول سرمد آفندی ہے ہیں نا بابا۔۔۔"

لاؤنج میں کاغذ پھیلائے وہ یونیورسٹی کی اسائنمنٹ میں مصروف تھی۔۔جب سیف کے پوچھے گے سوال پر اس نے سر اٹھا کر سامنے ٹی وی دیکھتے بابا کو دیکھا۔۔

"دشمن چاہے جتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اللہ کی پکڑ سے بچ نہیں سکتا۔ سرمد آفندی اس ملک کا وہ ناسور ہے جو اس ملک کی مٹی کو نوچ نوچ کر کھا رہا ہے بس انتظار ہے تو دلاور کی جیت کا جب ہم مل کر سرمد اور اس جیسے ناسوروں کا ملک سے خاتمہ کریں گے۔۔"

"بابا یہ کون ہے؟"

سیف نے ٹی وی پر سرمد آفندی کے ساتھ کھڑے خوبصورت نوجوان کی طرف اشارہ کیا جس کی سبز آنکھوں کی چمک ہی نرالی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ سرمد آفندی کا بیٹا ہے حاد آفندی۔ شکل سے جتنا بھی خوبصورت کیوں نہ ہو عادات بلکل اپنے باپ جیسی ہی ہوں گی۔ ویسے بھی حرام کی کمائی سے ہوئی پرورش

انسان کو دین دنیا سے دور کر دیتی ہے۔۔اور یہ لوگ تو ویسے بھی عورت اور پیسے کو بس استعمال کی شہ سمجھتے ہیں"

۔

لفظ حاد آفندی پر مہمل نے سر اٹھا کر سامنے چلتی سکرین کو دیکھا جہاں حاد مسکراتے ہوئے اپنے باپ سے بلگیر ہو رہا تھا جب کے ذہن حاد اور اپنی ملاقات کی جانب مبذول ہو گیا۔۔

مٹریس سے سر اٹھا کر مہمل نے آنکھ کے کنارے پر اٹکے ہوے آنسو کی انگلی کی پروں سے سمیٹا۔۔

www.novelsclubb.com

"یہ نفس کی جنگ ہے مہمل یہاں لوگ باہر سے جتنے خوبصورت ہوتے ہیں اندر سے اتنے سے بیانک ہوتے ہیں تمہے خود کی حفاظت خود کرنی ہے۔۔۔"

دل میں خود سے عہد کرتی وہ اب مطمئن تھی۔

**

آفندی ولا کے بار کارنر میں ہاتھ میں شراب کے گلاس کو پکڑے وہ سامنے نشے میں جھومتے سرمد آفندی کو دیکھ رہا تھا۔۔

"بابا کیا آپ نے کبھی یہ نہیں سوچا کے ہم آج اتنے بھٹکے ہوئے کیوں ہیں؟"

www.novelsclubb.com

حاد کی بات پر ایک قہقہ پورے آفندی ولا میں گھونجا۔۔

"ہاہاہا۔۔کیا بات ہے آج میرے شہزادے کو بڑی باتیں سوج رہی ہیں۔۔"

بوتل سے مشروب گلاس میں انڈیلتے سرمد نے ہنستے ہوئے پوچھا جب کے ہاتھ لمحے بھر کے لئے کانپے ضرور تھے۔۔

""" بابا۔۔"""

آنسو کی امیزش لئے وہ پھر پکار بیٹھا۔۔

"تمہارا باپ شروع سے ایسا نہیں تھا۔۔وہ ایسا نہیں تھا"۔۔سرمد کی بکھری حالت حاد سے چھپی نہیں تھی۔۔

www.novelsclubb.com

تو پھر ایسا کیا جو سب ختم ہو گیا بابا؟۔۔

سرمد آفندی نے دھیرے سے مسکرا کر سامنے موجود حاد کو دیکھا جو بچپن سے جب بھی کوئی بات منوانا چاہتا ہمیشہ انھے بابا کہہ کر پکارتا تھا۔۔

نشہ ان کے حواسوں پر چھا رہا تھا۔۔وہ آج سب بتا دینے کے در پر تھے۔۔

"تمہارا باپ بھی ایک زمانے میں ایک عام سا آدمی ہوا کرتا تھا۔ایک ماں، بھائی اور بیوی کے ساتھ اپنی زندگی پُرامن طریقے سے گزارتا تھا لیکن پھر اس کی لالچ نے اس کے اندر کی اچھائی کو مار ڈالا دولت کے نشے میں چور وہ آدمی اپنے ہی ماں اور بھائی کا قتل بن گیا۔ایک ایسا انسان بن گیا جسے بس دنیا کی ساری دولت اور آسائشیں اپنے قدموں پر چاہیے تھی۔۔

پھر زندگی کا ایسا طمانچہ پڑا کے جس عورت کی خوشی کے پیچھے میں نے اپنے ان ہاتھوں سے اپنی جنّت گنوای تھی وہ عورت میرے پیٹھ پیچھے مجھے دھوکا دے رہی

تھی۔وہ عورت جس کی خوشی کے لئے میں نے حرام حلال سب بھلا دیا وہ عورت میرے ساتھ بے وفائی کرتی رہی پھر۔۔۔پھر میں نے اسے اور اس کے عاشق دونوں کو مار دیا۔۔۔"

روتے روتے وہ آخر میں ہنستا چلا گیا۔۔۔شراب کے نشے وہ وہ گہرے راز سے پردہ فاش کر گیا۔۔

"مار دیا میں نے اسے مار دیا تمہاری ماں کو میں نے مار دیا۔۔"

چیختے چیختے وہی کرسی پر بے ہوش ہو گیا۔۔

www.novelsclubb.com

جب کے حاد خاموش سرخ نظروں سے سامنے موجود اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا جس کے اندر کے درندے نے اپنے ہاتھوں سے اپنی جنّت کھودی۔۔ایسا انسان جس کے اعمال کی سیاہی اس کے دل کی سیاہی بن گئی۔۔

جب کے کانوں میں مسلسل ایک ہی جملہ گھونج رہا تھا۔۔

"گناہوں میں لتڑا ہوا شخص۔۔۔"

ٹھیک ہی تو کہتی تھی وہ۔۔وہ ایک حرام کی کمائی پر جوان ہوا گناہوں میں لتھڑا ہوا شخص تھا۔۔۔

ہاتھوں سے چہرہ چھپاتا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔۔باہر برستے بادل آج حاد آفندی کے دکھ میں برابر کے شریک تھے۔۔باپ کے گناہوں کا بھوج حاد کو بھاری پڑتا محسوس ہو رہا تھا۔۔

**

"کشمیر سے شفیق کا فون آیا تھا۔ بڑی بی ٹھیک نہیں ہیں اپنے آخری وقت میں ہانا سے ملنا چاہتی ہیں۔۔"

ریحانہ شاہ نے فورا مبین شاہ کو مطلع کیا۔۔جو ابھی آفس سے واپس ائے تھے۔

"اگر حالات دوسرے ہوتے تو میں ضرور ہانا کو ان سے ملنے بھیجتا لیکن اب وقت ایسا نہیں ہے۔میں اس کی زندگی میں مزید کوئی طوفان نہیں لانا چاہتا ریحانہ۔۔"

www.novelsclubb.com

کھڑکی کے پٹ بند کرتے وہ باہر برستی بارش کے شور کا راستہ مسدود کر رہے تھے

۔

۔

"اگر اسے کبھی حقیقت کا علم ہو گیا؟۔۔"

ریحانہ شاہ نے زبان سے اپنے ڈر کا اعتراف کیا۔۔

"تو پھر شاید وہ دن ہمارے لئے قیامت کے منظر سے کم نہ ہو گا۔۔"

**

نومبر کا یہ مہینہ اسلا آباد میں اپنے ساتھ ہلکی خنکی بھی لے کر آتا ہے۔درختوں سے گرتے پتے موسم سے سوگواریت میں اضافہ کرتے تھے جب کے دل میں بدلتے موسم دلاور اور ہانا کے درمیان مثبت ثابت ہو رہے تھے۔۔

اسٹڈی روم میں بیٹھا وہ کشمیر میں ہونے والے جلسے کے اہم پوائنٹس لکھ رہا تھا جب کے کمرے کی بالکنی میں موجود ہانا پیچھلے آدھے گھنٹے سے یوسف سے فون پر محو گفتگو تھی۔

"میں اور دلاور کچھ دن کے لئے کشمیر جا رہے ہیں۔۔

ہنی مون کے لئے؟"

ہانا کی بات کے جواب میں یوسف شریر لہجے میں پوچھا جس پر ہانا اچھا خاصا تپ گئی

۔۔

"شٹ اپ۔۔بہت زبان نہیں چلنے لگ گئی تمہاری۔کشمیر میں جلسے کے لئے جا رہے ہیں اور دلاور نے وہاں اسکول بنوانے کا فیصلہ کیا ہے اس لئے مناسب جگہ کا انتخاب کرنا ہے۔"

www.novelsclubb.com

۔

ہانا کا جواب سنتے یوسف نے ایک نظر کچن میں کھڑی زالے پر ڈالی جو اپنے اور یوسف کے لے کوفی بنا رہی تھی۔۔

"آپ خوش ہیں؟۔۔"

معلوم نہیں مگر میں اب مطمئن ہوں اور شاید مطمئن اور پُر سکون ہونا خوش ہونے سے زیادہ اہم ہوتا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

بالکنی میں ہانا کے لئے خاص بنوائے گے جھولے پر بیٹھتی وہ گویا ہوئی۔۔

یہ جھولا ہفتہ پہلے دلاور نے ہانا کے لئے بنوایا تھا کیوں کے ہانا کا زیادہ وقت بالکنی میں گزرتا تھا اور جھولے میں بیٹھ کر کتاب پڑھنا ہانا کا پسندیدہ مشغلہ بن گیا تھا۔۔

"آپ کشمیر سے واپس ائیں پھر آپکو کسی خاص سے ملوانا ہے۔۔"

زلے پر نظریں جمائے وہ ہانا سے گویا ہوا۔۔

"پھر تو مجھے انتظار رہے گا اس خاص شخصیت سے ملنے کا۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہانا بابا سے بات کر لیں نہ یار۔۔ چھوڑ دیں اب یہ ناراضگی۔۔

"میں مبین بھائی سے ناراض نہیں ہوں یوسف اور تم فکر نہیں کرو میں کشمیر سے واپس اتے ہی سب سے پہلے کراچی جاؤں گی۔مجھے گھر والے بہت یاد آتے ہیں اور۔۔"

ہانا کے کان سے موبائل ہٹاتا وہ اپنے کان کے ساتھ لگا چکا تھا۔۔

"آج کے لئے اتنا کافی ہے باقی باتیں کل کریں گے۔۔ویسے بھی میری بیوی بہت نازک ہے اس کو ٹھنڈ جلدی لگ جاتی ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہاہاہا ٹھیک ہے خیال رکھیں۔۔اللہ حافظ۔"

موبائل اوف کرتا وہ اب ہانا کو دیکھ رہا تھا جو اسے غصے سے گھور رہی تھی۔۔

"مجھے محبّت سے صبح دیکھ لینا ابھی سو جاؤ ہمیں صبح جلدی نکلنا ہے۔۔"

اس کے سرد ہاتھوں کو تاسف سے اپنے گرم ہاتھوں میں لیتا اندر بڑھ گیا۔۔

**

ردا مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔"

"ہاں کہو۔۔"

موبائل سے نظریں اٹھا کر اس نے ایک لمحہ ٹھہر کر اپنے سامنے پنک عبایا اور حجاب میں ملبوس مہمل کی دیکھا جو عام دنوں کی نسبت کچھ سنجیدہ نظر آ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"تم کیا کرتی پھیر رہی ہو؟تمہے کیا لگتا ہے مجھے محسوس نہیں ہوتا تمہارا یونیورسٹی آکر بھی لیکچر چھوڑ دینا گھنٹوں گھنٹوں دانیال حمید کے ساتھ لونگ ڈرائیو پے جانا۔۔

یہ سب کیا ہے ردا؟۔۔"

مہمل کے سنجیدہ تاثرات دیکھتی وہ اب پوری طرح سے مہمل کی جانب متوجہ تھی

۔۔

"وہ میرا دوست ہے مہمل۔۔"

www.novelsclubb.com

لفظ دوست پے مہمل نے حیرت سے اس کے چہرے پر کھلتی مسکراہٹ کی دیکھا۔۔

"دوست ؟۔۔کس دوست کی بات کر رہی ہو ردا دوستوں کے ہمراہ اکیلے گھنٹوں گھنٹوں سفر نہیں ہوا کرتے۔ہمارا دین تو ہمیں غیر مردوں سے ہنس کر بات کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور تم یہاں اس کے ہمراہ کراچی کی سڑکیں ناپتی پھیر رہی ہو ۔۔تم کیوں اپنی ذات کو پستی میں دکھیل رہی ہو۔۔"

ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تم سمجھ رہی ہو۔۔ مہمل کی تیز آواز پر سنبھلتی وہ گویا ہوئی۔

ایسا نہیں ہے تو کیسا ہے پھر؟ وہ شخص تمہارا محرم نہیں ہے ردا۔۔تمہے اس کے ہمراہ اکیلے رہنے کی اجازت نہیں۔۔تم اللہ کی حدود کو توڑ نہیں سکتی۔۔

غصے سے پھولتے سانس کے ہمراہ وہ گویا ہوئی۔۔جب کے ردا کو اس کی باتیں شدید ناگوار معلوم ہو رہیں تھیں۔شروع سے ہی ردا کو مہمل کا یونیورسٹی کے لڑکوں سے

گریز بُرا لگا کرتا تھا۔جب کے ردا لوگوں کی نظروں کا مرکز بننا پسند کرتی تھی ۔ مہمل سے دوستی کی وجہ ہی محض اس کا سٹرونگ اور امیر بیک گراؤنڈ تھا جب کے کلاس کی باقی لڑکیاں ردا کو اپنے سرکل میں رکھنا خاص پسند نہیں کرتی تھیں۔ردا کے لئے ایک امیر آسائشوں سے بھرپور زندگی گزرنا ایک خواب تھا اور اس خواب کی تعبیر دانیال حمید سے ہی ممکن تھا۔جب کے مہمل اس کے خوابوں کو مکمل ہونے سے پہلے ہی روند دینا چاہتی تھی۔

"انفف مہمل! تم میری انسلٹ کر رہی ہو۔۔اور ویسے بھی جلد ہماری شادی ہونے والی ہے دانیال جلد میرے گھر رشتہ لے کر ائیں گے۔۔"

www.novelsclubb.com

ہاتھ اٹھا کر وہ اسے چپ کروا رہی تھی۔۔

محرم نامحرم کی بحث اسے اس وقت زہر لگ رہی تھی۔آخر کیوں مہمل اس کے لئے خوش نہیں تھی؟۔۔

"میں تمہاری انسلٹ نہیں کر رہی ردا اور مان لو کے کل کو تمہاری شادی اس سے نہیں ہوتی پھر؟تو کیا تم خود سے زندگی بھر نظریں ملا سکو گی۔تم جانتی ہو ردا دو نا محرموں کے درمیان تنہائی میں تیسرا فرد شیطان ہوتا ہے جوان کو بے حیائی کے راستے پر گامزن کرتا ہے۔۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی شخص کے لیے یہ بہتر ہے کہ اس کے سر میں لوہے کی کیل ٹھونک دی جائے، بجائے اس کے کہ وہ کسی نامحرم کو چھوئے۔(الطبرانی الکبیر: ۴۸۶۔ صحیح الجامع: ۵۰۴۵)

www.novelsclubb.com

..ہم سب غلطیاں کرتے ہیں ہم سب گناہگار ہیں لیکن تم جانتی ہو کے بہتر انسان وہ ہوتا ہے جو اپنے گناہ کو گناہ سمجھے اس کو جسٹفائے نہ کرے۔۔

نہ محرم سے تعلقات آپ کے لئے بہت سے چور دروازے کھول دیتے ہیں۔آپ سب سے پہلے جھوٹ بولنا سیکھتے ہو خود سے،گھر والوں سے،اپنوں سے پھر یہی تعلق آپکو اپ کی ذات بھلا دیتا ہے آپ اپنے رب سے دور ہوئے چلے جاتے ہو۔۔ پھر یہ آپ سے اپ کا ذہنی سکون چھین لیتا ہے آپ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھوتے چلے جاتے ہو۔۔۔پورا پورا دن پوری پوری رات اس ایک شخص کے میسج کے انتظار میں ضائع کر دیتے ہو اور آخر میں۔۔آخر میں آپ۔۔اپنا اور اپنے رب کا تعلق بھول جاتا ہے،نمازوں میں پھر لذت نہیں رہتی پھر جب سر جھکتا ہے تو وہ خدا کے سامنے نہیں جھکتا پھر وہ اپنی نفس کے سامنے جھکتا ہے اور جانتی ہو اللہ شرک معاف نہیں کرتا۔۔ابھی وقت ہے رد او اپس لوٹ اؤ۔۔"

اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لئے وہ نم آنکھوں سمیت گویا ہوئی۔۔اس کا صاف دل اور خوبصورت شخصیت اسے اپنی دوست کے لئے فکر مند کر رہیں تھی۔

اس کی باتیں ردا کو اپنے دل میں اترتی محسوس ہو رہیں تھی لیکن ذہن میں مسلسل دانیال کے بولے جانے والے محبّت بھرے جملے گردش کر رہے تھے ایک لمحے کے لئے مہمل کی آنکھوں میں دیکھتی وہ اس کے ہاتھ جھٹک چکی تھی۔۔ نفس انسان پر غالب آ چکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"میں خوب سمجھتی ہوں۔ تم یہ سب اس لئے کہ رہی ہو نہ کے دانیال کی نظر کا مرکز میں ہوں تم نہیں۔

مجھے آیندہ سے کچھ بھی سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے مہمل مبین شاہ۔۔

Because we are not friends anymore.

(کیونکہ ہم اب مزید دوست نہیں رہے)

میں کسی ایسی لڑکی کو دوست نہیں رکھنا چاہتی جو میری خوشیوں سے جلتی ہے۔۔"

"ردا.."۔۔لب واہ ہوئے دونوں کے درمیان دوستی کی کمزور ڈور ٹوٹ چکی تھی

۔۔

مہمل نے حیرت سے جاتی ہوئی ردا کی پشت دیکھی جو اس سے اپنی دوست ختم کر چکی تھی.

www.novelsclubb.com

**

"کشمیر کی خوبصورت سرزمین میں قدم رکھتے ہی میں نے خود سے یہ عہد کیا تھا کے کشمیر کا ہر بچہ پاکستان کے دوسرے بڑے علاقوں میں قیام پذیر بچوں کی طرح اعلی اور معیاری تعلیم حاصل کرے گا۔

آج میں سید دلاور شاہ "آزاد پاکستان" کا چیرمین کشمیر میں ایک ہی وقت میں اعلی اور معیاری اسکول، کالج اور یونیورسٹی کی تعمیر کی ابتدا کرتا ہوں۔ جس طرح میرے ہسپتال "حرم انٹرنیشنل" میں امیر غریب سب کا ایک جیسا معیاری علاج ہوتا ہے ایسے ہی ان تعلیم اداروں میں تمام بچے یکجے تعلیم حاصل کریں گے اور آگے آکر اس ملک کی خدمت کریں گے۔۔ پاکستان کی زمین لوگوں کے خون سے وجود میں ائی ہے۔اس زمین کے لیے ہمارے بزرگوں نے جان اور مال قربان کیا ہے۔اس سر زمین کی حفاظت کے لئے بارڈر پر کھڑے سپاہی موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بہادری سے اپنی جگہ جمے ہوے ہیں نہ انھے کوئی اندھی ہلا سکی نہ کسی دشمن

کی کوئی سازش۔اب وقت ہے کے ہم مل کر اس ملک کی ترقی کے لئے کوشاں ہو جائیں۔اس مٹی کو غداروں سے پاک کر کے اس عظیم مٹی کو خوشنما بنادیں۔اس بات کو یقینی بنائیں کے پاکستان کا ہر بچہ اور بچی اعلی تعلیم حاصل کر کے اس ملک کی خدمت کریں گے۔اس مٹی کے ہم پر بہت احسان ہیں اب وقت ہے ان احسانوں کو اتارنے کا۔۔"

کشمیر کی خوبصورت سرزمین میں سفید کمیض شلوار پر کالے رنگ کی گرم شال لپیٹے وہ ہزاروں لوگوں کی موجودگی میں اسٹیج پر کھڑا تقریر کر رہا تھا۔اسٹیج کے سامنے گارڈز کی ہمراہی میں محفوظ مقام پر موجود لال رنگ کے خوبصورت جوڑے میں ساتھ خوبصورت ویلوٹ کی شال سر اور کندھے پر ڈالے وہ باوقار اور پُرکشش نظر آرہی تھی۔

دلاور کے لئے لوگوں کی اتنی محبّت دیکھ کر وہ اندر تک سرشار ہو گئی۔ کہاں سوچا تھا اس نے کے خدا نے اس کے لئے ایک حب الوطنی شخص لکھا ہے جس کے چاہنے والوں کی تعداد کروڑوں میں ہے۔ قسمت ہانا عبداللہ شاہ پر مہربان تھی۔ اللّٰہ نے آزمائشوں کے بعد سکون و راحت زندگی میں لکھ ڈالی تھی۔

**

"یہاں کے لوگ تم سے بہت محبّت کرتے ہیں۔۔"

اشتیاق سے ارد گرد موجود لوگوں کو دیکھتی وہ خوشی سے گویا ہوئی۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھ سے پورا پاکستان ہی محبّت کرتا ہے سوائے میری بیوی کے۔۔"

اس کے رخسار پر اترتی لالی دیکھتا وہ بے ساختہ ہنس پڑا۔۔

"تم جانتی ہو کشمیر میں ترقیاتی کام کروانا بابا کا خواب تھا۔ لیکن آج ان کا خواب پورا ہوتا دیکھ کر مجھے اندر تک خوشی اور اطمینان اترتا محسوس ہوتا ہے۔"

دلاور کے لہجہ ہانا کو رنجید کر گیا۔ کتنے پیارے ہوتے ہیں نہ ماں باپ جن کی محبّت ساری دنیاوی محبّتوں پر بھاری ہوتی ہیں۔ جن کی ساری جوانی اولاد کی خوائشیں پوری کرنے میں صرف ہو جاتی ہے۔ان کی زندگی کی اولین خوائش اولاد کی کامیابی اور ترقی ہوتی ہے اور پوری دنیا میں یہ واحد رشتہ ہوتا ہے جو اولاد کو خود سے بڑھ کر کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

"شاہ جی باہر ایک آدمی آیا ہے کہ رہا ہے کے ہانا بی بی سے ملنا چاہتا ہے۔۔"

ٹینٹ کے اندر اتے داد کی بات سنتے دلاور اور ہانا نے تعجب سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔۔

"کیوں ملنا ہے؟"

"معلوم نہیں کہ رہا ہے ہانا بی بی کو کچھ ضروری بات بتانی ہے۔چیکنگ کر لی ہے خطرے کی کوئی بات نہیں ہے۔"

احتراماً ہاتھ باندھے کھڑا وہ دلاور کو دیکھتا گویا ہوا جو ایک نظر ہانا پر ڈالتا اس آدمی کو اندر بھیجنے کا حکم دے چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سلام شاہ جی۔۔سلام ہانا بی بی۔۔"

سامنے کھڑے شفیق کو دیکھتی وہ یک دم کرسی سے کھڑی ہو گئی۔

۔

"شفیق تم یہاں؟۔۔"

"یہ کون ہے اور تم کیسے جانتی ہو اسے ہانا۔۔"

ہانا نے نظریں اٹھا کر سامنے کھڑے دلاور کو دیکھا جو سوالیہ لہجے میں گویا ہوا جب کے نظریں شفیق کے پورے وجود میں پیوست تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

"ارے ___ یہ شفیق ہے بڑی بی کا بیٹا۔ بڑی بی بچپن میں ہمارے ساتھ ہی بخت ولا میں رہتی تھیں۔ میری اور بھائی کی پرورش انہوں نے ہی کی ہے۔ پھر امی کی وفات کے بعد وہ کشمیر آ گئیں تھیں۔"

"پر تم یہاں ابھی کیسے شفیق؟"

دلاور کو جواب دیتی وہ اب اپنا رخ شفیق کی جانب موڑ چکی تھی جو لگ بھگ ہانا سے چند سال ہی چھوٹا تھا۔ اور دلاور کے جاہ و جلال کے سامنے سنجیدگی سے نظریں جھکا کر کھڑا تھا۔ جب کے دل اندر ہی اندر ڈرا ہوا بھی تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے خبروں سے پتا چلا کے آپ یہاں آ رہی ہیں بس اسی لئے بھگا چلا آیا۔ اماں بہت بیمار ہیں بی بی وہ آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔۔"

کیاہوابی کو؟۔۔"

بڑی بی کے لئے ہانااور مبین کے دل میں محبّت ہی محبّت تھی۔ان کی بیماری کا معلوم ہونا حقیقتاًاسے پریشن کر گیا تھا۔۔

"وہ کینسر کی آخری اسٹیج پے ہیں۔۔بہت علاج کروایا لیکن وقتی آرام کے سوا کوئی بہتری نہیں ائی۔وہ ہر وقت آپ کو یاد کرتی ہیں آپ کچھ دیر کے لئے گھر آجایئں بی بی۔۔"

www.novelsclubb.com

دلاور کو دیکھتا وہ کچھ جھجکتے ہوے گویا ہوا دل میں کہیں ڈر بھی تھا کے سامنے موجود شخص کو عام شخص نہ تھا بلکے پاکستان کا ہونے والا وزیر اعظم تھا کہیں اس کی کوئی بات دلاور کو نا گوار نہ گزر جائے۔

"ہاں میں ضرور آؤں گی۔۔"

عجلت میں جواب دیتی وہ دلاور کی جانب متوجہ ہوئی جو خاموشی سے ہاتھ کمر پر باندھے کھڑا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

جب کے داد شفیق کو اپنے ہمراہ باہر لے گیا۔۔

"دلاور مجھے بی سے ملنا ہے میں جلد واپس آجاؤں گی۔۔

روکوہانامیں بھی چلتاہوں تمہارے ساتھ۔۔"

ایک نظرہاتھ پر بندھی گھڑی پر ڈالتاوہ ساتھ چلنے کو تیار تھا۔جب کے ہانانے اس کی غیر متوقع بات پر حیرت سے اسے دیکھا کیاوہ شخص ہانا کے لئے اپنی ہر مصروفیت پس پشت ڈال سکتا تھا۔کیاوہ عورت دلاور شاہ کے لئے ہر خواب سے زیادہ اہم تھی

۔

اس کا جواب تو فل وقت کسی کے پاس نہیں تھا لیکن آنے والا وقت ہانا کو سب کچھ اچھے سمجھانے والا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

**

"بڑی بی کیا حالت بنا رکھی ہے آپ نے وہ تو اچھا ہوا مجھے شفیق مل گیا آج ورنہ مجھے تو کبھی آپ کی حالت کا علم نہ ہوتا۔۔"

بڑی بی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے وہ ان کے بستر کے پاس کرسی پر براجمان تھی۔۔

"مبین پتر اور بڑی بہو کو تو سب پتا تھا پر شاید وہ آپ کی اور دلاور بیٹے کی شادی کی وجہ سے کچھ نہ بتا پائے ہوں۔۔"

اکھڑتے سانس کے ساتھ بڑی بی نے بامشکل جملہ مکمل کیا۔۔

www.novelsclubb.com

زیادہ مت بولیں آپ بی۔۔آپ بس آرام کریں۔۔"

نم آنکھوں سے وہ سامنے موجود ہستی کو دیکھ رہی تھی۔کہاں آسان ہوتا ہے دل کے قریب لوگوں کو ایسے دیکھنا۔۔

"اب کیا آرام پتر میں تو بس تجھ سے ملنا چاہتی تھی تجھے خوش دیکھ کر لگتا ہے جیسے دل سے سارے بھوج اتر گے ہوں۔"

"آپ کی محبّت میں مجھے کوئی شک نہیں ہے بی۔۔بس آپ جلدی سے ٹھیک ہو جایئں۔۔

www.novelsclubb.com

بی کا ہاتھ لبوں سے لگاتی وہ گلیگر لہجے میں گویا ہوئی۔جب کے ساتھ دوسری کرسی پے براجمان دلاور ہانا کو ایسی حالت میں دیکھتا بے چین ہو گیا۔۔

"تیری چیخیں یاد آتی ہیں تو لگتا ہے جیسے کسی نے دل پے اُری چلادی ہو۔ بڑا ظالم تھا تیرا پہلا شوہر پتر کیسے معصوم جان کو ماں سے الگ لے گیا۔۔پر پتر آج تجھ سے جو کچھ کہنے والی ہوں اس کو سننے کے بعد بس اپنی بڑی بی کو معاف کادینا میں یہ بھوج لے کے دنیا سے رخصت نہیں ہونا چاہتی۔۔۔"

ہانا کے ساتھ والی کرسی پر براجمان دلاور نے حیران نظروں سے بڑی بی کو دیکھا جن کی بات کسی آنہونی کی جانب اشارہ تھی۔۔

www.novelsclubb.com

جب کے ہانا حیران نظروں سے بڑی بی کو تک رہی تھی۔

"پتر تجھے سالوں پہلے میں نے جب تیرے بیٹے کی موت کی خبر سنائی تھی وہ جھوٹی تھی۔اس دن ایکسیڈنٹ کے وقت گاڑی میں بچہ موجود ہی نہیں تھا۔مجھے معاف کر دے پتر معاف کر دے۔۔"

آنسو لریوں کی مانند ان کی آنکھوں سے بہ رہے تھے جب کے ہانا اس انکشاف پے اپنی جگہ سن ہو گئی۔

"اپکی غلط فہمی ہوئی ہو گابی مجھے بھائی نے خود بتایا تھا اور وہ قبر۔۔"

www.novelsclubb.com

چھوٹی قبر کا ذکر کرتی وہ بی کی غلط فہمی دور کرنا چاہ رہی تھی جب کے دل اندر اندر اس بات کا جھوٹ ہونے کی دعا کر رہا تھا۔۔

"وہ سب جھوٹ تھا پتر سب جھوٹ۔۔"

اکھڑتے سانس کے ساتھ وہ بامشکل جملہ مکمل کر رہیں تھی۔

"مجھے معاف کر دے پتر میں روز تیرے پتر کے لئے دعا کرتی تھی کے رب سوہنا اسے اپنی رحمتاں دی ٹھنڈی چاہوں تلے محفوظ رکھے۔۔۔بس تو اک واری مینو معاف کر دے۔۔

www.novelsclubb.com

روتے روتے انہوں نے اپنے ہاتھ کو دیکھا جو اب ہانا کی گرفت سے چھوٹ چکا تھا

۔۔

اتنے ٹھنڈے موسم میں بھی پیشانی پر ننھے ننھے پسینے کے قطرے نمایاں ہو رہے تھے

چکراہتے سر کے ساتھ وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی دروازے کی جانب بڑھ گئی ۔۔جب کے دلاور ایک نظر بی پر ڈالتا کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

**

یہ دانیال کون ہے؟"

سدرہ بیگم کی بات پر ردا نے کچھ پریشانی سے اپنی ماں کو دیکھا جو خاصی مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھ رہیں تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"امی وہ میرا دوست ہے۔۔"

انگلیاں چٹخاتے وہ مدھم آواز میں گویا ہوئی۔ردا کے بھرتاؤ میں تبدیلی ان سے مخفی نہ تھی اور وہ جلد ہی اس تبدیلی کی وجہ جان چکی تھیں۔

"امیر ہے کیا؟"

ماں کے سوال پر اس کی آنکھیں چمکیں۔۔۔

"جی بہت زیادہ ہے۔۔آپکو پتا ہے امی اتنی بڑی گاڑی ہے اس کے پاس اور وہ مجھ سے محبّت بھی بہت کرتا ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

بالوں کو کندھے سے جھٹکتی وہ فخر سے گویا ہوئی۔۔

"یہ تو اچھی بات ہے بس اس لڑکے کو قابو میں رکھو اور اس سے کہو کے جلدی گھر رشتے لے کر آئے۔۔تاکے میں اور تمہارے ابو تمہارے فرض سے سکبدوش ہو جائیں۔۔"

اطمینان سے جواب دیتی پُر سکون دکھائی دے رہی تھی۔سدرہ زوہیب ان ماؤں میں سے تھیں جو اولاد کو اس کی غلطی پر ڈانٹنے کے بجائے ان کی حوصلہ افزائی کرتی تھی۔آج ہمارے معاشرے میں جہاں مرد اور عورت کے تعلقات کو دوستی کا نام دیا جاتا ہے وہیں دوسری جانب والدین ماڈرنزم کے نام پر اولاد کو کُھلی آزادی دے دیتے ہیں۔دین اسلام میں والدین پر کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں۔والدین پر لازم ہے کے وہ بچوں کو دینی تعلیم دلوائیں۔حق و باطل حرام حلال کا فرق سمجھائیں ۔لیکن افسوس آج کل کچھ والدین بچوں کو بے حیائی سے روکھنے کے بجائے خود بے حیائی کے کاموں میں پیش پیش ہیں۔بچوں کی تربیت میں ماں اور باپ دونوں کا

کردار بہت اہم ہوتا ہے اگر وہ بچوں کو دنیاوی چیزوں کے بجائے انھے آخرت کی دائمی کامیابی کے بارے میں سمجھائیں تو شاید معاشرے کی برائیوں کا خاتمہ ممکن ہو سکے۔

دور کھڑی قسمت ان کو دیکھتی تکلیف سے مسکراتی آگے بڑھ گئی۔ پیچھے موجود دونوں نفوس آنے والے خوبصورت وقت کا خواب دیکھتی اپنی اپنی خواہش میں بہت آگے بڑھ رہیں تھی۔ سدرہ زوہیب معملات کی نزاکت سمجھے بغیر رداپر آنکھ بند کر کے بھروسہ کر رہیں تھی جب کے ردا آسائشات سے بھرپور زندگی کے پیچھے بہت کچھ کھونے کو تیار تھی۔

**

www.novelsclubb.com

ہال میں قدم رکھتے اس کی نظر سب سے پہلے سامنے مسکراہتے ہوئے مبین شاہ پے پڑی جو اس کے استقبال کے لئے ہی ہال میں موجود تھے۔۔

"بہت یاد کیا تمہے ہانا۔۔ شکر ہے تم نے اپنے بھائی کو معاف کر دیا ہے۔"

۔

فرط جذبات سے کہتے وہ اس کا ماتھا چوم گے جب کے وہ پتھر کا مجسمہ بنی پتھرائی نظروں سے مسلسل مبین شاہ کو تک رہی تھی۔۔

"کیوں کیا آپ نے میرے ساتھ ایسا بھائی۔۔"

www.novelsclubb.com

"میں نے سب تمہارے بھلے کے لئے کیا تھا ہانا وہ۔۔"

ہانا کی بات کا کا کوئی اور مطلب اخز کرتے وہ روانی سے گویا ہوئے۔۔جب کے لب مسلسل مسکرا رہے تھے۔ان کی لاڈلی اور اکلوتی بہن ان کے سامنے تھی اس سے بڑی اور خوشی کی بات اور کیا ہو گی۔۔

"میرے بیٹا کیوں مجھ سے دور کیا بھائی۔۔"

آنسو پلکوں کی باڑ توڑتے سرخ رخساروں پر بہ رہے تھے۔۔جب کے مبین شاہ ہانا کے اس انکشاف پر ساکت رہ گے۔۔بیٹا؟ ہانا کا بیٹا؟ یہ کیسا انکشاف تھا برسوں پہلے دبائے ہوئے راز سے کیسے جنگاریاں اٹھ رہیں تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ہال میں موجود یوسف مہمل اور سیف نے اچنبھے سے دلاور کو دیکھا جو خاموشی سے سر اثبات میں ہلا گیا۔۔

"ہانا میری جان یہ دیکھو میں نے تمہارے لئے تمہاری پسندیدہ کھیر بنائی ہے۔۔"

ریحانہ شاہ کچن سے نکلتی کھیر کا ڈونگا ہاتھ میں لئے مسکراتے ہوئے ہانا کے قریب ائیں جب کے ہانا نے سرخ آنکھوں سے ریحانہ شاہ کو دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

"کیوں کیا میرے ساتھ ایسا بھابی کیوں؟۔۔"

ایک ہاتھ سے ڈونگے کو زمین پر پٹکتی وہ چیخ کر گویا ہوئی۔۔ حواس ساتھ دینا چھوڑ رہے تھے۔اپنوں سے ملا دھوکہ روح میں گہرے گھاؤ چھوڑ رہا تھا۔

"کیوں کیا میرے ساتھ ایسا؟ میں نے تو کبھی آپ کو اپنی بھابی نہیں سمجھا ہمیشہ آپ کو اپنی دوست سمجھا عزت دی محبّت دی اور اس کو بدلہ اس طرح اتارا آپ نے۔۔۔ مجھ سے جھوٹ بولا۔۔ میرے زندہ بیٹے کو مردہ قرار دے دیا۔۔"

روتے روتے وہ وہیں صوفے پر گر گئی جب کے یوسف بھاگ کر ہانا کی اپنے حصار میں لے چکا تھا۔۔

"پوچھو ان سے یوسف کیوں کیا انہوں نے میرے ساتھ ایسا۔۔ کیا انھے میرا درد نظر نہیں آتا تھا کیا یہ میرا تڑپنا نہیں دیکھتے تھے پھر بھی۔۔ پھر بھی یہ کیا انہوں نے میرے ساتھ۔۔ مجھے میری اولاد سے دور کر دیا میری ساری دنیا اجاڑ کر کیسے یہ اپنی خوشیوں کے محل تعمیر کرتے رہے۔۔"

روتے روتے وہ یوسف کے سینے سے لگ گئی۔۔

دلاور ایک نظر ہانا کو دیکھتا اپنا رخ مبین شاہ کی طرف کر گیا۔۔

"مبین بھائی بڑی بی کے مطابق زبیر بچے کو اپنے ہمراہ ہسپتال سے لے گیا تھا زندہ سلامت تو اب بچہ کہاں ہے؟۔۔"

ہانا کو روتے دیکھنا دلاور کے لئے دنیا کا مشکل ترین امر تھا لیکن وہ ڈٹا رہا اسے اپنی ہانا کی کھوئی ہوئی خوشیاں اسے لوٹانی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

"زبیر ہانا کے بیٹے کو چوری چھپے اپنے ساتھ ہسپتال سے لے گیا تھا لیکن راستے میں ایکسیڈنٹ میں وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ چیکنگ کے وقت گاڑی میں زبیر کے ساتھ ایک عورت بھی موجود تھی لیکن بچے کا وجود وہاں سے غائب تھا۔۔"

"بہت ڈھونڈنے کے باوجود ہمیں بچے کا کوئی سراغ نہ مل سکا اور اسی لئے ہم نے ۔۔"

مبین شاہ بولتے بولتے یک دم چپ ہو گے ہانا کی شکوہ کن نظروں کا سامنا کرنا ان کے لئے ایک مشکل امر تھا۔۔

"اور اسی لئے آپ نے اپنی بہن کے بچے کو مردہ قرار دے دیا۔۔ آپ کو مجھ پے رحم نہیں آیا مبین بھائی کس ہمت اور حوصلے سے ایک ماں کے سامنے آپ نے اتنا بڑا جھوٹ بولا۔۔"

مسلسل روتے روتے اس کا گلہ بیٹھ گیا تھا جب کے ہر آنکھ ہانا کے غم میں شریک تھی۔۔

"میں نے جو کیا تمہارے بھلے کے لئے کیا تھا اگر تمہے علم ہو جاتا کے ارسلان زندہ ہے تو تم اس کی تلاش میں اپنی پوری زندگی داؤ پر لگا دیتی میری جان پر میں نے ڈھونڈا نہ اسے۔۔بہت ڈھونڈا لیکن وہ نہیں ملا۔۔"

"آپ مجھے بتاتے میں ڈھونڈتی اسے لیکن آپ کے لئے تو میں بھوج تھی نہ کہاں بہن کی اولاد کو سینے سے لگاتے آپ۔۔"

وہ بدگمانی کی انتہا پر تھی شاید زندگی کا اتنا بڑا صدمہ اس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو مفلوج کر گیا تھا۔ورنہ عام حالات میں وہ کبھی ایسا سوچ نہیں سکتی تھی۔

"نہ۔۔ نہیں ہانا۔۔"

ریحانہ شاہ تو گویا اس الزام پر تڑپ گئیں تھی۔۔ ہانا کو تو انہوں نے کبھی غیر نہیں سمجھا۔۔

"رہنے دیں بھابی دیکھ لی آپ لوگوں کی محبّت پر فکر نہ کریں آیندہ آپ لوگوں کو کبھی اپنی شکل نہیں دکھاؤں گی۔۔"

ہاتھوں سے چہرے کو رگڑتی وہ لرزتی ٹانگوں سے بامشکل چلتی کسی پر نظر ڈالے بغیر وہ بخت ولا سے باہر نکل گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ لوگوں پریشن نہ ہوں میں سنبھال لوں گا سب۔۔"

مبین شاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا۔۔

**

"بابا آپ نے اتنی بڑی سچائی آخر کیوں چھپائی ہانا سے آپ کو ان کو سچ بتانا چاہیے تھا ۔۔"

ہال میں چار سو خاموشی کا راج تھا ایک طرف مہمل روتی ہوئی ریحانہ کو چپ کروا رہی تھی تو دوسری جانب مبین شاہ خاموشی سے یوسف کی بات سن رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

"ہم تو بس اسے خوش دیکھنا چاہتے تھے اگر وہ جان لیتی کے اس کا بیٹا زندہ ہے تو وہ کبھی ماضی سے باہر نہ نکل سکتی۔۔ ہمیں بس اس کی بھلائی چاہی تھی۔۔

مبین شاہ نے یوسف کو دیکھتے سنجیدگی سے کہا جب کے وہ ہانا کے رویے سے کافی دلبرداشتہ لگ رہے تھے۔۔

بابا آپ کچھ بھی کہیں لیکن یہ حق تھا ہانا کا۔۔"

یوسف ہنوز اپنی بات پر قائم تھا۔۔

"کیا پھپپھو اب کبھی یہاں نہیں آئیں گی۔۔"

سیف کا گلگیر لہجہ سب کو آزردہ کر گیا۔ شاہ خاندان سیف کا ہانا سے بے پناہ محبّت سے واقف تھے اور اس کی تکلیف سب کی تکلیف میں مبتلا کر گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"ہانا گھر ضرور آئیں گی تم پریشن نہیں ہو بس انھے سنبھالنے کو لئے تھوڑا وقت درکار ہے۔۔"

سیف کو اپنے سینے سے لگاتا وہ پر اعتماد لہجے میں گویا ہوا۔

**

سفید کُرتے کے کف کہنیوں تک فولڈ کیے وہ ویٹر سے کوفی کے دو مگ لیتا دروازہ بند کر چکا تھا۔ موسم کی خرابی کے باعث دلاور نے اسلامہ آباد جانے کا فیصلہ ملتوی کر دیا تھا۔ ہانا کی حالت کے بیش نظر وہ کراچی کے مہشور ہوٹل میں ایک کمرہ بُک کروا چکا تھا۔

کوفی کا مگ ہانا کی جانب بڑھایا جو صوفے کی پشت پر سر ٹکائے خاموش ویران آنکھوں سے باہر برستی بارش کو دیکھ رہی تھی نومبر کے اولین دن کراچی میں اپنے ساتھ ہلکی ہلکی خنکی بھی لے کر آئے تھے۔۔

کوفی کا مگ لیتی وہ پاؤں سمیٹتی ہنوز کھڑکی سے باہر نظریں جمائے بیٹھی تھی جب کے دلاور خاموشی سے کوفی کا مگ ہونٹوں سے لگائے وہیں اس کے پاس جگہ سنبھال چکا تھا۔۔۔

میں سترہ سال کی تھی جب بابا نے میری شادی اپنے دوست کے بیٹے زبیر شاہ سے کروادی۔مجھے پڑھنے کا بہت شوق تھا لیکن میری تعلیم کہیں بیچ میں ہی ادھوری رہ گئی۔ہماری شادی کوئی محبّت بھری شادی نہ تھی بلکے یہ کہنا بہتر ہو گا کے یہ شادی نہیں محض ایک سمجوتا تھا جو دو لوگوں کو اپس میں جوڑے ہوئے تھا۔شادی کے اولین دنوں سے ہی زبیر کی توجہ کبھی بھی گھر یا میں نہ تھے۔ان کے شوق اور مصروفیت ہمیشہ گھر سے باہر کی دنیا تھی۔

شادی کے تین ماہ بعد مجھے علم ہوا کے میں امید سے ہوں۔امی بابا سب بہت خوش تھے میں نے اپنی ہر خوائش کو دفن کر کے اپنی اولاد کے لئے جینا شروع کر دیا ۔شادی کے اولین دنوں کے خواب کہیں بہت دور دفن ہو گے تھے۔زبیر کا رویہ شروع دن جیسا ہی تھا وہ مجھے نہ پہلے وقت دیتے تھے اور نہ بعد میں۔اولاد کے انے کی خوشی بھی ان کے بھرتاؤ میں کوئی خاص فرق نہ لا سکی۔

میرا ساتواں ماہ چل رہا تھا جب زبیر نے مجھے رہنے کے لئے میرے گھر بھیجوا دیا ۔میرے لئے یہ حکم غیر متوقع تھا لیکن گھر والوں سے ملنے کی خوائش میں میں ہر چیز فراموش کر گئی۔یوسف کے ہمراہ وہ دن بہت خوبصورت تھے اس کے ساتھ بیٹھ کر گھنٹوں باتیں کرنا میرے لئے عام سی بات ہوا کرتی تھی۔امی مجھے اکثر سمجھاتی تھیں کے اولاد کے بعد زبیر میں یقیناً مثبت بدلاؤ ائیں گے بس مجھے ثابت

قدم رہنا ہے۔اور میں اچھی بیٹی اور بیوی کے فرائض انجام دیتی خاموش ہو گئی ۔کاش میں امی کو بتا سکتی کے زبیر کی توجہ کا مرکز میں ہوں ہی نہیں۔کاش میں بتا سکتی کے میرا حق غیر عورت میں بانٹا جا رہا تھا۔کاش میں ہونٹوں پر لگے قفل ہٹا سکتی ۔کاش میں حالِ دل بیان کر سکتی۔۔

گھر میں ایک ہفتہ رہنے کے باوجود زبیر نے مجھے ایک بار کال کر کے نہ پوچھا کے میں کیسی ہوں؟۔۔کب واپس آؤں گی۔ مبین بھائی کو میرے چہرے کی اداسی بہت کچھ باور کروا رہی تھی سو مبین بھائی میرے ہمراہ ایک رات زبیر کو بتائے بغیر میرے گھر روانہ ہو گے۔۔

www.novelsclubb.com

اس روز جب میں نے اپنے گھر اپنی جنّت میں قدم رکھا تو مجھے لگا جیسے کسی نے میرے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ لی ہو۔وہ گھر جہاں میری خوشبو بستی تھی وہاں آج کسی اور عورت کا وجود موجود تھا جو پوری شان سے میرے گھر میں اپنی

چھاپ چھوڑے بیٹھی تھی۔ تمام بے اعتنائیوں کا جواب مل چکا تھا۔۔ میری تمام کوششیں اور ریاضتیں رائیگاں چلی گئیں تھی۔ میں خالی ہاتھ رہ گئی۔۔

ہمیں اچانک سامنے دیکھ کر زبیر بلکل بھوکلا گیا اور مبین بھائی زبیر سے لڑتے جھگڑتے مجھے گھر واپس لے ائے۔

آخری دو ماہ میرے لئے مشکل ترین دن ثابت ہوئے تھے۔ جہاں ایک طرف اولاد کے انے کی خوشی تھی تو دوسری جانب گھر ٹوٹ جانے کا دکھ تھا۔ اس دوران زبیر نے سب پے یہ واضح کر دیا کے مجھ سے شادی ان کے والدین کی خوائش تھی اور وہ مزید اب میرے ساتھ اس رشتے کو قائم نہیں رکھنا چاہتے۔ ان تکلیف بھری راتوں میں ایک دن میری گود میں چاند سا بیٹا دیا گیا جس کو دیکھ کے مجھے لگا کے شاید زندگی کے ہر دکھ و تکلیف کا مداوا ہو گیا ہو۔ اس کا لمس اس کے ہاتھ ان کی نرماہٹ میرے وجود میں رس گئی۔ میں خود کو دنیا کی مضبوط عورت تصور کر رہی تھی کیوں کے اس

وقت میرے پاس میرا بیٹا "سیدار سلان شاہ" موجود تھا۔میرا خوبصورت سبز آنکھوں والا بیٹا۔اس رات مجھے بہت پُر سکون نیند آئی تھی لیکن شاید وہ آخری رات تھی جس میں نیند مجھ پر پوری طرح سے مہربان ہوئی تھی۔

اور پھر اچانک اگلی صبح ہسپتال سے میرا بیٹا غائب ہو گیا۔اس کو بہت ڈھونڈا ہر جگہ ڈھونڈا لیکن پھر مجھے اطلاع دی گئی کے میرا بیٹا زبیر اور اس کی محبوبہ کے ساتھ کار ایکسیڈنٹ میں موجود تھا مجھے لگا میری دنیا رک سی گئی ہو۔کانوں میں مسلسل اس کے رونے کی آواز گھونج رہی تھی جیسے وہ مجھے پکار رہا ہو جیسے وہ بہت تکلیف میں ہو اور بار بار اپنی ماں کو پکار رہا ہو۔۔اس وقت مجھے کسی چیز کا ہوش نہ رہا اور میں وہیں ہسپتال کے بیڈ پر اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھی.

دن مہینوں اور مہینے سالوں میں بدل گے۔خود کو جوڑتے آج میں اس مقام پر پھر سے ڈھے گئی جہاں تیئس سال بعد مجھے یہ اطلاع دی جا رہی ہے کے میرا بیٹا زندہ ہے ۔میں برسوں سے جس قبر پر جا کے آنسو بہاتی آ رہی ہوں وہ قبر میرے بیٹے کی ہے ہی نہیں۔۔"

بولتے بولتے آخر میں اس کا گلا بیٹھ گیا۔آنسو پلکوں کی باڑ توڑتے اس کے سرخ رخساروں پر بہ رہے تھے جب کے سامنے موجود دلاور ضبط سے سرخ آنکھیں لئے حوصلے سے سامنے موجود اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا جس کا ایک ایک آنسو اسے اپنے دل پر گرتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔مگر یہ وقت ہانا کو سنبھلنے کا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم جانتی ہو صبر کیا تھا؟ صبر وہ تھا جو حضرت یعقوب نے کیا۔ آنکھوں سے آنسو تھمتے نہیں تھے مگر دل میں امید کی کرن باقی تھی۔ وقت کے ساتھ آنکھوں کی بینائی کھو دی دل میں امید آخر تک قائم رہی کے وہ جو سارے جہانوں کا مالک ہے وہ انھے ان کی اولاد سے ضرور ملوائے گا۔ تمہارا صبر بھی ایسا ہی ہونا چاہیے ہانا چٹان کی مانند مضبوط جو نہ کبھی ٹوٹ سکے نہ کبھی ہل سکے۔ جس رب نے حضرت یعقوب کو ان کی اولاد سے ملوایا ہے وہی رب تمھے تمہاری اولاد سے ضرور ملوائے گا"

مگر یہ دل صبر کرتے کرتے تھک گیا ہے دلاور۔ میں بس اسے خود میں بھینچ لینا چاہتی ہوں اس کو بتانا چاہتی ہوں کے اس کی ماں نے کتنا عرصہ اس کا انتظار کیا ہے۔ ہاتھوں کی لیکروں کو دیکھتی وہ اداسی سے گویا ہوئی۔ جب کے آنکھوں سے آنسو ہنوز جاری تھے۔۔

صبر وہی ہوتا ہے جو حادثے کے فوراً بعد کیا جائے۔ تم جانتی ہو ہانا ہمارا رب بہت رحیم ہے۔ جس اللہ نے حضرت موسیٰ کو ان کی والدہ سے ملوایا۔ جس رب نے حضرت موسیٰ کو ظالم فرعون کے گھر میں پرورش دلوائی وہی اللہ تمہے تمہارے بیٹے سے ضرور ملوائے گا۔ تم بس اس رب پر اپنا بھروسہ قائم رکھو۔۔

اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لئے وہ اس کی سیاہ پُرکشش آنکھوں میں اپنی گرے آنکھیں جمائے پُرامید لہجے میں گویا ہوا۔ جب کے ہانا آنکھوں سے پھسلتے آنسو کو انگلیوں کی پُروں سے صاف کرتی خود کو ایک بار پھر ہمت سے جوڑ رہی تھی۔

"ہم نے کل یہاں سے اسلامہ آباد جانا ہے۔ تم صبح تیار رہنا۔ میں نے داد کو سب کچھ سمجھا دیا ہے ارسلان کو ڈھونڈنے کے لیے ایک ٹیم ہیئر کر دی گئی ہے۔ ہم جلد اس کو ڈھونڈ لیں گے۔"

"مگر میں جانے سے پہلے ایک بار یوسف سے ملنا چاہتی ہوں۔۔"

دلاور کی بات پر اس کا ذہن فورا یوسف کی جانب مبذول ہوا جس سے ان سب مسئلوں میں وہ ٹھیک سے بات بھی نہیں کر پائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تو ٹھیک ہے ہم یہاں سے سیدھا یوسف کے فلیٹ پر جائیں گے۔ پھر وہاں سے ہم سیدھا اسلامہ آباد جائیں گے ٹھیک ہے؟۔۔"

مطمئن سی سر کو اثبات میں ہلاتی وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔۔جب کے دلاور کوفی کے مگ کو لبوں سے لگاتا اگلا لائحہ عمل ترتیب دینے لگا۔۔

**

وہ پورے ایک ہفتے بعد واپس آیا تھا۔گھر کے فارمل سے کپڑوں میں ملبوس میں پیچھلے آدھے گھنٹے سے ٹی وی پر نظریں جمائے بیٹھا تھا لیکن ذہن ہانا اور اس کے بیٹے کے گرد اٹکا ہوا تھا۔۔

"بابا کے مطابق گاڑی میں زبیر اور اس عورت کے علاوہ کوئی نہیں تھا مطلب بچہ گاڑی میں بیٹھا ہی نہیں تھا۔اگر بچہ گاڑی میں بیٹھا نہیں تو مطلب وہ کہیں اور موجود تھا لیکن کہاں؟ کیا زبیر ارسلان کی کسی اور جگہ لے کر گیا تھا کیوں کے وہ جگہ ایسی نہیں تھی جہاں سے بچہ غائب ہو جائے کیوں کے بابا نے اس وقت ایکسیڈنٹ والے

روڈ کی تمام سی سی ٹی وی کیمرا چیک کروائے تھے تو کیا ارسلان زندہ ہے؟ اگر ہاں تو پھر کہاں ہے وہ؟ اتنے سالوں سے وہ کس کے پاس ہے؟۔۔"

ذہن میں سارے ابھرتے سوالوں کے تانے بانے جوڑتا وہ عجیب کشمکش میں مبتلا تھا ۔گھر کا ماحول عجیب اداس اور رنجیدہ تھا۔ مبین شاہ اور ریحانہ شاہ کمرے میں بند ہو کے رہ گے تھے۔جب کے مہمل پیچھلے دو دنوں سے یونیورسٹی جانے کے بجائے گھر کے حالات بہتر کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی۔

اور سیف اس کو تو جیسے چپ لگ گئی تھی۔ہانا سے اس کی محبّت کسی سے چھپی ہوئی نہ تھی ایسے میں ہانا کی ہر تکلیف کو وہ اپنے دل میں محسوس کرتا تھا۔

"کب سے بیل بج رہی ہے یوسف کہاں دیہان ہے آپ کا؟۔۔"

کچن سے نکلتے وہ ڈپٹتے ہوئے انداز میں گویا ہوئی جب کے یوسف سوچوں کے بھنور نکلتا حیرت سے دروازے کی جانب دیکھ رہا تھا جہاں پیچھلے دس منٹ سے بیل بجائ جارہی تھی۔

"جی آپ کون؟۔۔"

دروازے کھولتے وہ حیرت سے سامنے دو انجان چہروں کو دیکھ رہی تھی جب کے ہانا حیران نظروں سے یوسف کے گھر ایک لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔

تم کون ہو؟۔۔اور یہاں کیا کر رہی ہو۔۔

ہانا کی آواز سنتے وہ جھٹکے سے اپنی نشست سے کھڑا ہوتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا زالے کو پیچھے آن کھڑا ہوا جو ایک نظر یوسف پر ڈالتی دوبارہ سامنے کھڑے نفوس کی جانب متوجہ ہو گئی۔۔

**۔۔

"تم نے شادی کر لی یوسف؟۔۔"

گلابی پھولوں والے پرنٹڈ سوٹ میں ملبوس خوبصورت لڑکی کو ایک نظر دیکھتی وہ حیرت سے یوسف سے دریافت کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جب کے یوسف ایک نظر ہانا پے ڈالتا بچارگی سے مدد طلب نظروں سے دلاور کو دیکھا جو ہاتھ کی مٹھی ہونٹوں پے جمائے بڑی مشکل سے مسکراہٹ ضبط کر رہا تھا۔

"ہانا میری بات سنیں وہ۔۔"

لفظوں کو جوڑتا وہ بات جاری رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"ہاں کہو یوسف شاہ میں سن رہی ہوں تمہاری۔۔۔بلکے تم نے اپنی سننے کے علاوہ کو راستہ چھوڑا ہے کیا؟۔۔"

www.novelsclubb.com

ہانا کا غصہ محسوس کرتی وہ مزید یوسف کے بازو سے چپک گئی۔یہ حقیقت تھی کے وہ جلد یوسف کے گھر والوں سے ملنا چاہتی تھی لیکن ایسے اچانک اس حقیقت کا کھل جانا اسے حواس باختہ کر چکا تھا۔۔

"تم کیسے شادی کر سکتے ہو یوسف وہ بھی بغیر کسی کو کچھ بتائے..."اپنے اتنے ہنہار اور بہادر بھتیجے کی یہ حرکت اسے حیرت و دکھ میں مبتلا کر چکی تھی۔۔

"ہانا دراصل حالات ایسے تھے کے میرے پاس کوئی اور راستہ نہیں بچا۔۔"

یوسف اپنے بازو پے بڑھتے ہوے زالے کے ہاتھ کا دباؤ محسوس کرتا دھیمی آواز میں گویا ہوا۔۔

"حالات جیسے بھی ہوں یوسف شاہ تمہے کم سے کم ہمیں تو بتانا چاہیے تھا نہ۔۔"

ہانا کی ناراضگی اور غصہ ہنوز قائم تھا۔۔

"آپ یوسف کو مت ڈانٹیں۔۔اس میں یوسف کی کوئی غلطی نہیں تھی انہوں نے جو کچھ بھی کیا مجھے بچانا کے لئے کیا۔۔"یوسف کے کندھے سے ہلکا سا سر باہر نکالتی وہ دھیرے سے گویا ہوئی۔۔

"بچانے کے لئے مطلب؟۔۔"

www.novelsclubb.com

زالے کی بات پر ہانا نے ابرو اچکاتے ہوے استسفار کیا۔۔

"می۔۔ مجھ سے وہ۔۔ مجھ سے ایک قتل ہو گیا تھا پہ۔۔ پر میں نے وہ سب کچھ جان بھوج کر نہیں کیا وہ آدمی اچھا نہیں تھا اور۔۔ اور یوسف نے بس مجھے بچانے کے لئے مجھ سے نکاح کیا تھا۔۔۔"

لاؤنج کی فضا میں کچھ لمحے خاموشی چاہ گئی۔ ہانا نے آنکھیں پھیلائے حیرت سے یوسف کو دیکھا جو روتی ہوئی زالے کو اپنے ساتھ لگائے بیٹھا تھا۔۔

"قتل؟۔۔ یوسف یہ سب کچھ کیا ہے؟۔۔ تم۔۔۔ تم کیسے ایک قاتلہ کو فیور کر سکتے ہو اس کا مطلب ہے کے تم اپنی وردی کا ناجائز فائدہ اٹھاتے رہے ہو۔ اور تم۔۔ تم کیسے یہاں رہ سکتی ہو میں کبھی بھی اپنے بھتیجے کو ایک قاتلہ کے ساتھ نہیں رہنے دوں گی۔۔ نیور۔۔"

بولتے بولتے وہ آخر میں غصے سے چیخ پڑی

۔۔ایک ہی دن میں اتنی حقیقتوں کا کھل جانا اسے ہلا چکا تھا۔۔

"ہانا ریلکس_! کسی کو کچھ بھی کہنے سے پہلے ذرا اپنے شہزادے بھتیجے سے پوچھو جس نے زالے سے جھوٹ بولا تھا۔اس رات وہ آدمی قتل نہیں بس زخمی ہوا تھا اور یوسف شاہ نے معاملے کی سنگینی سے خوب فائدہ اٹھایا۔اور اس آدمی کا انکاؤنٹر کر دیا تھا۔۔"

یوسف نے آنکھیں میچتے بازو پر نرم پڑتی گرفت کو محسوس کیا اور گردن گھوما کر پاس بیٹھی زالے کو دیکھا جو بے یقینی لئے متورم سرخ آنکھوں سے یوسف کو دیکھ رہی تھی۔۔

"زالے۔۔"

دلاور اور ہانا کی موجودگی کو فراموش کرتا وہ یک دم زالے کی جانب بڑھا جو اس کا ہاتھ جھٹکتی روتے روتے کمرے میں بند ہو گئی۔۔

**

"آپ سب کچھ جانتے تھے نا؟۔۔"

ہاتھوں کو باہم پھسائے وہ سامنے بیٹھے دلاور سے سوال کر رہا تھا جب کے ہانا بے یقینی کی کیفیت میں دونوں کے تاثرات جھانچ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"میں اپنے سے جوڑے لوگوں کی ہر خبر رکھنا جانتا ہوں بھانجے۔۔"

چہرے پر چاہی خوبصورت مسکراہٹ ہنوز قائم تھی جو یوسف کو اچھا خاصا تپا رہی تھی۔کیا ضرورت تھی ماموکو ایسے اپنے ساتھ ہانا کو لانے کی اُپر سے زالے کی ناراضگی سے الگ جان جا رہی تھی۔۔

"بھائی اور بھابی کو بتانا ہے بھی یا نہیں۔۔یا نواب صاحب نے ساری عمر یہ شادی خفیہ رکھنی ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

ہانا کے وھم و گمان میں بھی نہ تھا کے جس بھتیجے کی وہ سب سے زیادہ سمجھدار سمجھتی تھی وہی بھتیجا ایسی حرکت کرے گا۔۔ایک تاسف بھری نظر ڈالتی وہ رخ پھیر گئی

۔۔

"بتاؤں گا ضرور بتاؤں گا اور ساتھ یہ بھی بتاؤں گا کے ماموں کے دیے گے فلیٹ میں رکھا ہوا ہے اپنی خفیہ بیوی کو۔۔"

ابرو اچکاتے وہ دلاور کو چڑا رہا تھا۔۔

"بس کر بھی دے تیرے ابا کو تو مجھ سے ویسے ہی خدا واسطے کا بیر ہے اگر ان کو پتا چلا کے میرے دیے گے گھر میں تم نے اپنی بیوی کو رکھا ہوا ہے تو وہ جو ہانا کی وجہ سے میری تھوڑی بہت عزت کرتے ہیں وہ بھی نہیں کریں گے۔۔"

www.novelsclubb.com

دلاور خاصے چڑے ہوے انداز میں کہا جب کے ہانا بے اختیار مسکرا دی شاید زندگی کے اندھیروں میں یہ شخص اللہ کی طرف سے واحد روشنی کا ذریعہ تھا۔۔

"جو بھی ہو یوسف لیکن تم نے اچھا نہیں کیا بیچاری زالے کو بھی میں نے کتنا کچھ سنا دیا ہے۔"۔۔اپنے بُرے رویے کا احساس کرتی وہ اب کچھ نرم پڑھ چکی تھی شاید وہ دونوں کا مابین رشتے کو ایک بہتر سمت میں دیکھنا چاہتی تھی۔۔

"آپ پریشن نہ ہوں میں سب سنبھال لوں گا۔اپ لوگ بتائیں کب جا رہے ہیں آپ لوگ واپس اسلام آباد؟۔۔"

www.novelsclubb.com

"کل جائیں گے انشاءاللہ۔۔"

دلاور کی بات پر یوسف فقط سر ہلا سکا۔۔

دلاور اور ہانا کچھ دیر بیٹھتے زالے سے بعد میں ملنے کا سوچتے ہوٹل روانہ ہو گے۔۔

۔۔

**

چست بلیک پینٹ پر یلو ٹاپ زیبِ تن کیے وہ رات کی سیاہی میں ڈیفنس کے ایک اپارٹمنٹ کے دروازے پر کھڑی تھی ہاتھوں کو اپس میں رگڑتی وہ جائے نہ جائے کا فیصلہ کر رہی تھی لیکن ذہن میں مسلسل اپنے اور دانیال کے مابین گفتگو چل رہی تھی۔۔

"کتنے دن ہو گے ہیں آپ سے ملاقات نہیں ہوئی۔۔"

"تو آجاؤ ملنے۔۔ مسئلہ کیا ہے؟۔۔"

"اس وقت ؟۔۔"

کان سے موبائل ہٹا کر اس نے گھڑی کی جانب دیکھا جہاں سوئی کا ہندسہ گیارہ کے پار لگ چکا تھا۔۔۔

"مگر اتنی رات کو؟"۔۔وہ سن کر کچھ پریشن ہو گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"تو؟۔۔کیا بھروسہ نہیں ہے مجھ پے ویسے بھی میں اپنی موم سے بات کر چکا ہوں ہماری شادی کی اور وہ جلد رشتہ لے کر تمہارے گھر ائیں گی۔۔میں تو بس یہی خوشی

تمہارے ساتھ سلیبریٹ کرنا چاہتا تھا پر اگر تمہے مجھ پے بھروسہ نہیں تو کوئی مسئلہ نہیں"۔۔

اس کے لہجے کی اداسی میں تو گویا وہ تڑپ اٹھی۔۔۔

"نہیں دانیال ایسی بات نہیں ہے مجھے آپ پر پورا بھروسہ ہے۔آپ ایڈریس سینڈ کریں میں آتی ہوں۔۔"

موبائل رکھتے اس نے ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھا۔ہماری جلد شادی ہونے والی ہے۔میرے سب خواب پورے ہونے والے ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

سوچوں کے تسلل سے باہر نکلتی اس نے ایک نظر کالین سے ہٹا کر سامنے کھڑے دانیال کو دیکھا جو دروازے کھولے مسکراہتے ہوئے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا ۔۔وقت گزرتا جارہا تھا۔۔آسمان پر موجود بادل ہوا کے دوش سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو رہے تھے۔۔دائیں پاؤں کو دہلیز کے اندر رکھتی وہ نفس کے سامنے ہار چکی تھی۔ نفس غالب آچکا تھا۔آج ایک بنت حوا نے بہت زیادہ کی چاہ میں خود کو رول دیا تھا۔سامنے موجود شیطان اپنی جیت کی خوشی میں مست اللہ کی قائم کردہ حدود کو توڑتا چلا جارہا تھا۔

کسی دوسرے کردار کے لئے بچھائے گے جال میں وہ خود پھسستی چلی جارہی تھی ۔کون تھا وہ کردار؟۔۔جس کے لئے چال تیار کی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

قسمت اپنا اگلا لائحہ عمل تیار کرنے جارہی تھی۔انتظار تھا تو بس اتنا کے مکافات عمل کب اور کس طرح کرداروں پر اثرانداز ہونے والی تھی۔۔

**

اس کے قدموں کے نشانوں پر اپنے پاؤں رکھتے وہ جوتے ہاتھ میں پکڑے ٹھنڈی نرم مٹی کی تازگی اپنے اندر اتار رہا تھا۔اس سے دو قدم آگے چلتی ہانا ہوا سے اُڑتے اپنے سیاہ بالوں کو کان کے پیچھے اڑساتی مٹی کی خوشبو میں گہرا سانس بھر رہی تھی ۔سمندر کی لہروں کا شور ایک عجب سماپیدا کر رہا تھا۔

"تم محبّت پر ایمان لاتی ہو؟۔۔"

www.novelsclubb.com

سوال عجیب سا تھا لیکن اپنے اندر گہرا معنی چھپا رکھا تھا۔ڈوپٹے کو مٹھی میں دبوچتی پلٹتی وہ ٹھیک اس کے سامنے آن کھڑی ہوئی۔۔

"سوال بہت آسان ہے لیکن اس کا جواب اتنا ہی مشکل۔۔ جانتے ہو کیوں؟ کیوں کے ایک شخص جس کا مان اور بھروسہ اس کا اپنے توڑ دیں اس کے لئے کسی کی محبّت پر ایمان لانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ وہ لمحے بھر کو ٹھہری۔۔

دھوکے کی ایک خاصیت بتاؤں یہ ہمیشہ اپنوں سے ہی ملا کرتا ہے۔ آپ کی پیٹھ پر خنجر گھونپنے والے آپ کے اپنے ہی ہوتے ہیں جو آپ کی روح پر ایسے زخم لگاتے ہیں جو وقت کے ساتھ ناسور بن جاتے ہیں پھر ان کا علاج ممکن نہیں ہوتا۔۔"

www.novelsclubb.com

"وقت دنیا کا سب سے بڑا طبیب ہوتا ہے ہانا۔ ہم جس زخم کو ناسور سمجھتے ہیں وہ وقت کے ساتھ بھر ہی جاتا ہے۔ زخم سے خون رسنا بند ہو جاتا ہے۔ کھرنڈ را سہ

نشان واضح ہونے لگتا ہے پھر درد کا احساس باقی نہیں رہتا۔"۔۔وہ شاید اسے زندگی کا نیا رخ دیکھا رہا تھا۔۔

سمندر سے اٹھتی ٹھنڈی ٹھار ہوا اس کو یک دم سے کپکپا گئی اور دلاور نے اس کے لفظوں کے اظہار سے پہلے ہی اپنے کندھوں پر اوڑھی ہوئی چادر اس کے گرد پھلا دی۔۔پوری طرح سے وہ اس کی خوشبودار چادر کے حصار میں قید ہو چکی تھی۔۔

اس نے یک ٹک سامنے سفید کمیض شلوار کے کف کہنیوں تک فولڈ کیے دلاور کو دیکھا جس سے نکاح اس کی مرضی سے نہیں ہوا تھا لیکن نہ جانے کیوں دل کو یہ شخص اپنا اپنا سا معلوم ہوتا تھا۔اس کی طرف سے دی گئی عزت اور توجہ دنیا کے ہر جذبے سے زیادہ اہم اور خوبصورت دکھائی دیتی تھی۔دل کی حالت پر گڑبڑاتی وہ بات بدل گئی۔۔

"تم یوسف اور زالے کے بارے میں پہلے سے جانتے تھے نہ۔۔"

"ہاں۔۔"

"تو مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔؟"

"اگر بتا دیتا تو کیا یقین کر لیتی؟"

www.novelsclubb.com

"کبھی نہیں۔۔۔"

"بس اسی لیے نہیں بتایا۔۔۔"

نفی میں سر ہلاتا وہ ہانا کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر گیا۔۔

چاند کی چمکتی روشنی اس کے چہرے کو پُر نور بنا رہی تھی جب کے ساتھ کھڑا دلاور ہر چیز سے بیگانہ مبہوت سا نظریں اس کے چہرے پر سجائے کھڑا تھا۔۔ محبّت کا حاصل ہو جانا ہر کسی کا مقدّر کہاں ہوتا تھا۔۔

"تم بہت خوبصورت ہو۔۔"

www.novelsclubb.com

حیرت سے نظریں اٹھا کر اس نے سامنے کھڑے اپنے شوہر کی دیکھا جو بس یک ٹک اس پر نظریں جمائے ہوا تھا۔۔

"آج علم ہوا ہے کیا؟۔۔اترا کے سوال کیا گیا۔۔

نہیں۔۔۔!ہر روز ہر لمحہ علم ہوتا ہے۔۔"

اس کے جواب پر بے ساختہ کھلکھلا گئی جب کے دور پتھروں پر بیٹھا ایک وجود لمحے بھر کو کچھ ٹھہر سا گیا۔۔

**

خود کو کالے رنگ کی چادر میں ڈھانپے اس نے مین ڈور کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا ہی تھا کے پیچھے کھڑے وجود نے جھٹکے سے اس کی کلائی اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں لے لی۔۔مقابل کی آنکھوں میں اٹھتا اشتعال بھی اسے اس کے فیصلے سے ایک انچ بھی ہلا نہ سکا۔۔زالے کو دیوار سے لگاتا وہ اس کے سامنے آن کھڑا ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

"یہ سب کیا ہے زالے.."

وہی جو مجھے بہت پہلے کر لینا چاہیے تھا۔۔"

مقابل کو سامنے پا کر آنسو بے اختیار ہو گے تھے۔۔

"تم ایسا نہیں کر سکتی۔میری پوری بات سنے بغیر تم کی فیصلہ لینے کا حق نہیں رکھتی

۔۔

یوسف کا غصہ تو مانو زالے کی گھر چھوڑ کے جانے پر ہی ساتویں آسمان پر جا پہنچا تھا۔۔

فیصلہ کا اختیار تو مجھے کبھی دیا ہی نہیں گیا۔آپ نے مجھ سے جھوٹ بولا یوسف آپ کو پتا ہے مجھے یہ سوچ کر ہی خوف محسوس ہوتا تھا کے میں نے اپنے ان ہاتھوں سے ایک شخص کا قتل کیا ہے۔۔۔آپ نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا یوسف۔۔؟۔۔"

آنسو گالوں پر بہ رہے تھے۔۔

"زالے میری بات سنو وہ آدمی تمہارے ہاتھوں نہیں مرا۔میں نے اس آدمی کا انکاؤنٹر کیا تھا۔وہ اچھا آدمی نہیں تھا زالے۔۔تم سے یہ جب کچھ چھپانے کی وجہ بھی محض تمہے نکاح پر راضی کرنا تھا اگر تم سچ جان جاتی تو کبھی بھی نکاح پر راضی نہیں ہوتی میں بس تمہے تحفظ دینا چاہتا تھا زالے۔۔وہ لمحے بھر کو ٹھہرا اور یہ تحفظ محبّت میں کب بدلہ میں نے جانتا۔۔تمہے تو میں اس دن سے ڈھونڈ رہا تھا جس دن تم مجھے سکول میں پہلی دفعہ ملی تھی۔۔مجھ پر یقین کرو زالے تم سے نکاح پر میری نیت بلکل صاف تھی۔۔

"میں نے اس پوری دنیا میں صرف آپ پر بھروسہ کیا ہے یوسف۔۔اس دنیا کے لوگ بہت ظالم ہوتے ہیں یہ ہر خوشی چھین لینا چاہتے ہیں۔۔

میں ہوں نہ وعدہ کرتا ہوں آیندہ کبھی کچھ نہیں چھپاؤں گا۔۔آئی ایم سوری۔۔"

اس کے آنسو مقابل کا کندھا بگور ہے تھے۔فلیٹ میں چاہی گئی خاموشی میں اس کی ہلکی ہلکی سیسکیاں گھونج رہیں تھی وہ ناچار ہی سہی یوسف کی باتوں پر ایمان لے ائی تھی۔۔لیکن یوسف کو اتنی جلدی معاف کرنے کا کوئی خاص ارادہ نہ تھا۔۔

www.novelsclubb.com

**

"حاد تو اب کہیں نظر ہی نہیں آتا۔ایک وقت تھا کے حاد آفندی رات کی ابھرتی ہوئی روشنیوں کا بے تاج بادشاہ تھا۔حاد کی سبز پُر سرار آنکھیں چاروں جانب اپنی

شخصیت کا روب جمائے بیٹھی تھی لیکن اب۔۔اب تو لگتا ہے حاد کسی اور ہی منزل کا مسافر بن گیا ہے۔۔"

کلاس فلو شرجیل کی بات سن کر دانیال نے غصے سے سر جھٹکا۔۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے اس کا۔۔اس حاجن کے پیچھے بلکل ہی پاگل ہو گیا ہے۔۔"

"حاجن کون؟۔۔"

شرجیل کو اب مزید باتیں مزہ دے رہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

"وہی اکنامکس ڈیپارٹمنٹ کی "مہمل مبین"۔سالی پاکیزگی کی چادر اوڑھے حاد کو اپنے پیچھے لٹو کی طرح گھما رہی ہے۔۔"

"میرا بس نہیں چلتا کے اس کے خوبصورت چہرے کی دھجیاں اڑادوں۔ایسا حال کروں اس کے کے کسی کو منہ دیکھانے کی قابل نہ رہے۔"

دانیال کی لہجے میں ڈوبی نفرت کسی کو اپنے دل میں اترتی ہوئی محسوس ہوئی۔

جھٹکے سے اسے اپنی جانب موڑتا وہ اپنے ہاتھ کا بھاری مکا مقابل کے دائیں جبڑے پر جڑ چکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شور و غل میں ڈوبے کلب میں یک دم سے خاموشی چھا گئی۔ہر کوئی اپنی جگہ جم کے حیرت سے ان دو دوستوں کو ایک دوسرے کے مدے مقابل دیکھ رہے تھے۔۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی ہے اس کے لئے ایسے لفظ استعمال کرنے کی۔۔وہ اگر اپنے پاؤں کی جوتی بھی میرے سر پے مارے میں تب بھی اپنی زبان سے اف تک نہ نکالوں۔۔اور تم کیسے اس کے لئے اپنے منہ سے ایسے نیچ الفاظ نکال سکتے ہو"۔۔

سرخ اشتعال آمیز نظریں اس پر گاڑے وہ کولر کو مٹھی میں دبائے غصے سے پھنکارہ۔۔

"تم اس کے لئے مجھ سے ایسے کیسے بات کر سکتے ہو"۔۔دانیال نے غصے سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سوال کیا۔۔

www.novelsclubb.com

"اپنی زبان کو قابو میں رکھو دانیال حمید اس سے پہلے میں سارے لحاظ فراموش کر دوں۔۔"

پیچھے کی جانب اسے دکھیلتا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کلب سے باہر نکل گیا۔۔

جب کے پیچھے کھڑا دانیال ہتک آمیز انداز میں سرخ چہرہ لیا دور جاتے حاد کو دیکھ رہا تھا جس نے ان کی دوستی کے اتنے سالوں میں پہلی بار دانیال پر ہاتھ اٹھایا تھا اور وہ بھی کس کے لئے ؟اس حاجن کے لئے۔۔جس کے لئے اس کا دوست اسے بھری محفل میں ذلیل کر چکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"بہت برا ہوا یار حاد کو تمہارے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔"

دانیال کے کندھے پر ہاتھ رکھتا وہ ہمدردانا انداز میں گویا ہوا۔جب کے دانیال نے غصے سے اس کا ہاتھ جھٹکا۔۔

"یہ تم نے اچھا نہیں کیا حاد اس حاجن کے لئے تم نے میری اتنی بے عزتی کی ہے ۔چھوڑوں گا نہیں میں تمہے حاجن تم نے مجھ سے میرا دوست چھینا ہے۔۔اب دیکھنا میں تمہارا کیا حال کرتا ہوں۔۔"

نفرت و کداوت لئے وہ مہمل مبین کے وجود کو روند دینے کے لئے تیار تھا کے قسمت اپنے آپ کو اگلے صحفے کے لئے تیار کر رہی تھی۔

**

عرصے بعد شراب کی بوتل ہاتھ میں پکڑے سمندر کنارے موجود بڑے سے پتھر پر موجود تھا۔آنکھوں کی سرخی وقت کے ساتھ بڑھتی ہی جارہی تھی۔کانو میں گھونجتے الفاظ اس کا سینہ چھلنی کرنے کو کافی تھے۔

۔

باپ کے ظلم سے لے کر مہمل مبین کی بے رخی سب کچھ حاد آفندی کے وجود کو جھنجوڑ رہا تھا۔دانیال کے بولے گے الفاظ حاد کے وجود کو آن دیکھی آگ میں دکھیل دیا۔۔کیسے برداشت تھے جان عزیز شخص کے لئے اتنے زہریلے اور ہتک آمیز الفاظ۔۔۔

www.novelsclubb.com

نیلے رنگ کی شرٹ جس کے اوپری دو بٹن کھولے ہوئے تھے۔چوڑے سینے سے ٹکراتی ٹھنڈی ہوا بھی اس کے اندر جلتی آگ کو کم نہ کر سکی۔۔

شراب کی بوتل کو ہونٹوں سے لگاتے وہ دوبارہ مہمل کے لفظوں کی گھونج اپنے کانوں میں محسوس کر رہا تھا۔۔

"گناہوں میں لتھڑا ہوا شخص۔۔۔"

دور کہیں کھنکتا ہوا قہقہ اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کروا چکا تھا۔ ہوا سے اڑتے سیاہ بال اس عورت کے چہرے کو ڈھانپ چکے تھے۔ ہاتھوں میں ہاتھ دبائے وہ قدم با قدم اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گے۔۔

بڑھتی ہوئی ٹھنڈ کے ساتھ تیز سمندر کی لہروں پر کھڑی قسمت ہلکا سا مسکراہتی آگے بڑھ گئی۔۔

اب کے ہم بچھڑے تو شاید کبھی خوابوں میں ملیں

جس طرح سوکھے ہوئے پھول کتابوں میں ملیں

ڈھونڈا جڑے ہوئے لوگوں میں وفا کے موتی

یہ خزانے تجھے ممکن ہے خرابوں میں ملیں

غم دنیا بھی غم یار میں شامل کر لو

www.novelsclubb.com

نشہ بڑھتا ہے شرابیں جو شرابوں میں ملیں

تو خدا ہے نہ مرا عشق فرشتوں جیسا

دونوں انساں ہیں تو کیوں اتنے حجابوں میں ملیں

آج ہم دار پہ کھینچے گئے جن باتوں پر

کیا عجب کل وہ زمانے کو نصابوں میں ملیں

www.novelsclubb.com

اب نہ وہ میں نہ وہ تو ہے نہ وہ ماضی ہے فراز

جیسے دو شخص تمنا کے سرابوں میں ملیں

**

گزرتے دنوں کے ساتھ ہانا اور دلاور کے رشتے میں اعتماد اور بھروسہ پیدا ہو رہا تھا ۔دلاور نے ہانا کے بیٹے کی تلاش میں ایک خاص ٹیم ہیئر کی تھی جو دن رات ایک کیے ارسلان کو ڈھونڈنے میں کوشاں تھے.

www.novelsclubb.com

یوسف کی ان تک محنت اور کوشش کے باوجود زالے نے بات کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ جہاں یوسف ہو وہاں زالے کا پایا جانا نہ ممکنات میں شمار ہو رہا تھا ۔۔۔زالے یوسف کو خاموشی کی مار مار رہی تھی۔۔

یونیورسٹی میں نئے سال اور کرسمس کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں۔ دکھ و حیرت کی بات تھی کی جو قوم اپنی پوری عید نیند پوری کرنے میں گزارتی تھی آج غیر مسلمانوں کے تہوار زور و شور سے منا رہے تھے۔

کفار کی مذہبی تقریبات میں کسی مسلمان کیلئے شرکت کرنا جائز نہیں ہے، اور مطلق طور پر انہیں مبارکباد دینا بھی حرام ہے، مذہبی تقریبات میں شرکت بہت ہی

سنگین گناہ ہے، کیونکہ بعض اوقات شرکت کرنے والا کفر میں بھی ملوّث ہو سکتا ہے۔

پس افسوس کے آج کے مسلمان نا صرف ان تہواروں میں شریک ہوتے ہیں بلکے انہی کی طرح لباس زیبے تن کر کے اسلام کی قائم کرد حدود کو پامال کرتے ہیں۔۔

آج کا مسلمان شاید آخرت کو بہت دور سمجھ بیٹھا ہے اور سمجھتا ہے کے ہر گناہ اور نہ فرمانی آسانی سے معاف کروالے گا لیکن حقیقت میں حالات اس سے بار عکس ہیں ۔آج کا مسلمان اتحاد و اتفاق اور رواداری کی آڑ میں اسلام کی حدود پامال کرتے ہوئے نظر اتے ہیں۔کچھ نام نہاد مسلمان آج ہندوؤں کے تہوار دیوالی اور رنگولی مناتے ہوئے نظر اتے ہیں۔

یہاں اس بات کی وضاحت بھی بہت ضروری ہے کہ اسلام کی تعلیمات میں غیر مسلموں سے اچھے برتاؤ کا تاکیدی حکم موجود ہے، اسلامی ریاست میں ان کے جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کو ضروری قرار دیا گیا ہے، ان کے دُکھ درد میں ہمدردی اور خیر خواہی کا سبق بھی مذہب اسلام ہی دیتا ہے، ان کی معاشی و معاشرتی ضروریات کو مکمل کرنا بھی اسلامی ریاست کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ لیکن ان سب کے باوجود حدِ اعتدال کو ضروری قرار دیا گیا ہے، ان کی مذہبی تقریبات میں شرکت کرنے سے سختی سے روک دیا گیا ہے۔

اور اللہ ؐ کی قائم کردہ حدود کو پامال کرنے والے ہی درحقیقت آگ کا ایندن بنائے جائیں گے۔

www.novelsclubb.com

اسائنمنٹ کی فائل ہاتھ میں پکڑے اس نے تاسف سے ادھر سے ادھر بھاگتے سٹوڈنٹس کو دیکھا جو کرسمس کی تیاریاں زور و شور سے کر رہے تھے لیکن عید کے دن کو بور قرار دے کر سارا سارا دن خود کو کمرے میں بند رکھتے تھے۔۔

ہاں یہ لمحہ۔۔"لمحہ فکریہ" تھا۔۔

**

کسٹرڈ کی آخری لیئر لگاتی وہ نفاست سے اُپر فروٹ سجا رہی تھی۔ باول کے گرد لگی ہوئی کریم اور کسٹرڈ کے مکسچر کو نرمی سے نیپکین سے صاف کرتی وہ باول کو ڈبل ڈور فریج کے اندر رکھ چکی ہے۔

www.novelsclubb.com

نظروں کی تپش محسوس کرتی اس نے سر اٹھا کر سامنے کھڑے دلاور کو دیکھا جو براؤن رنگ کی شلوار کمیض میں ملبوس دروازے کے فریم سے ٹیک لگائے بوجھل نگاہوں سے ہانا کو تک رہا تھا جو سفید اور گلابی امتزاج کا اپران پہنے، بالوں کو جوڑے کی شکل میں قید کیے وہ فریج کا دروازہ دھیرے سے بند کر رہی تھی۔

"کیسا رہا فنکشن؟۔۔"

ڈوپٹے کو کندھے کے گرد پھیلاتے وہ خوش اخلاقی سے گویا ہوئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک تھا۔تمھے یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہانا تمھے کچھ کھانا تھا تو تم شیف کو بتا دیتی۔۔"

مہارت سے سلاد کے لئے کھیرا کاٹتی ہانا کو دیکھتے اس سے فکر مندی سے کہا۔اندر کہیں اس کا ہاتھ کٹ جانے کا ڈر بھی تھا۔۔

"اپنے گھر میں کام کرنے کے لئے مجھے کسی کی اجازت یا مدد درکار نہیں۔۔"

ہاتھ ہنوز مہارت سے اپنے کام میں محو تھے۔۔

جب کے لفظ "اپنا گھر" دلاور کے چہرے پر مسکراہٹ لے آیا۔۔

www.novelsclubb.com

"تم فریش ہو جاؤ میں کھانا لگاتی ہوں۔۔"

اس کی نظروں کی تپش سے تنگ ہوتی وہ بل اخر بول پڑی جب کے وہ مسکراہتے ہوئے سر ہلاتا باہر نکل گیا۔۔

**

"ارسلان کے کیس کی کیا اپڈیٹ ہے داد؟۔۔ایک ماہ ہو گیا ہے ٹیم ہیئر کیے ہوئے اگر ان سے کچھ نہیں ہو رہا تو مجھے صاف جواب دے دو تا کے میں کوئی اور بندے اس کام پر لگاؤں۔۔"

ہانا کا بیٹا کہاں ہے زندہ ہے بھی یا نہیں یہ سوال سب کی زندگیوں کو ایک موڑ پر لا کر روک چکا تھا۔ہر رات تہجد کی نماز پر ہانا کے لمبے لمبے سجدوں سے لے کر لمبی لمبی دعاؤں میں فقط اپنی اولاد کی زندگی اور سلامتی شامل تھی۔دلاور، مبین شاہ ہتا کے یوسف بھی اپنی سورسس سے ارسلان کو ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن کوئی خاطر خواہ نتیجہ اخز نہیں ہو سکا۔۔ہر روز ہانا کی دلاور کی جانب اٹھنے والی پُر امید آنکھیں دلاور کو بے چین کر رہیں تھی اور وہ جلد از جلد ہانا سے کیا گیا وعدہ پورا کرنا چاہتا تھا۔۔

"شاہ جی۔۔سب لوگ پوری کوشش کر رہے ہیں۔۔آپ پریشن نہ ہوں جلد مثبت نتائج سامنے ائیں گے۔۔"

"پریشن کیسے نہ ہوں دادمیں۔۔دادہانازبان سے کہتی نہیں پراس کی آنکھیں ہر راز عیاں کر دیتی ہیں۔اس کی پلکوں کی باڑپر ٹھہرا ہوا آنسو مجھے اندر تک جھنجھوڑ دیتا ہے ۔۔"

سیگار کو منہ سے لگائے وہ لان میں پھیلے گھاس کو نظر بھر کر دیکھ رہا تھا جو آنکھوں میں ٹھنڈک اور تازگی کی وجہ بن رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ ہانابی بی سے بہت محبّت کرتے ہیں نہ۔۔"

دادنے مسکراہتی آنکھوں سے سامنے بلیک ٹراوزر اور وائٹ پولو شرٹ میں ملبوس دلاور سے کہا جس کا دل اب اس کے اختیار میں نہ تھا۔۔

"تم بھی شادی کر لو داد۔۔"

فقط اثبات میں ہلاتے اس نے سامنے موجود داد سے کہا جو اس کے سوال پر اداسی سے مسکرایا۔۔

www.novelsclubb.com

"اس کے بعد کبھی کچھ اچھا نہیں لگا شاہ جی۔اس کے ساتھ ہی اپنے دل کی دنیا بھی دفنا دی ہے میں نے۔۔اب اس جسم میں صرف ایک گوشت پوشت کا ٹکڑا ہے جس کا کام جسم میں خون کی گردش بحال کرنا ہے۔۔

لوگ کہتے ہیں نہ کے وقت ہر زخم بھر دیتا ہے جھوٹ کہتے ہیں شاہ جی!۔۔وقت ہر زخم نہیں بھرتا وہ بس اس زخم کے ساتھ جینا سکھا دیتا ہے۔۔یا شاید میرے معاملے میں وقت کو بھی مجھ پر رحم نہیں آرہا"۔۔وہ دھیرے سے ہنس دیا۔۔

شدّت ضبط سے آنکھوں کے کنارے سرخ ہو گے تھے جب کے دلاور نے اس لمحے شدّت سے اللہّ کے حضور داد کی زندگی کی خوشیوں کی دعا کی تھی۔۔

**

کھلے گریبان کی وائٹ شرٹ جس کے اُپر بلیک جیکٹ پہنے۔۔سگریٹ کو منہ میں دبائے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بے زاری سے ٹریفک سے بھری کراچی کی سڑک کو دیکھ رہا تھا۔ان دنوں بے زاری حاد پر حد سے زیادہ سوار تھی پیچھلے کہی دنوں سے وہ

آفندی ولا جانے کے بجائے کراچی کے ایک ہوٹل میں قیام پذیر تھا باپ سے محبّت تو پہلے بھی نہ تھی لیکن یہ جان کر کے اس کو پیدا کرنے والے ہی اپنی تباہی کے ذمہ دار ہیں اس کے دل میں باپ کے لئے رہی سہی عزت بھی ختم ہو گئی تھی اور ماں جس نے اس کے باپ کو دھوکہ دیا۔۔ کیا کوئی عورت ایسی ہو سکتی ہے؟ ہاں ہو سکتی ہے سرمد جیسے مرد ایسی ہی عورت ڈیزرو کرتے تھے کیوں کے وہ دونوں مکار تھے اور مکار اور فریبی اپنے جیسوں کے ہی حق دار ہوتے ہیں۔۔

"صاحب یہ کچھ پھول لے لو دو دن سے کچھ نہیں کھایا۔۔"

www.novelsclubb.com

ٹریفک سگنل سے نظریں ہٹا کر اس نے شیشے کے اُس پار لگ بھگ چھ سات سال کی بچی دیکھی جو گلاب کے پھول ہاتھ میں پکڑے امید سے حاد کی جانب دیکھ رہی تھی خوبصورت بڑی آنکھوں میں امید کا دیا جھج جانے کا خوف بھی پوشدہ تھا۔۔

ہم انسان اپنی زندگی کی مشکلوں کو ہمیشہ بہت بڑا سمجھتے ہیں ہمیں لگتا ہے کے ساری دنیا کے دکھ ہمارے ہی مقدر کا حصہ ہیں۔رات کو جب ہم گرم بستر میں لحاف اوڑھے اللہّ سے نہ جانے زندگی کی کن کن محرومیوں کی شکایات کر رہے ہوتے ہیں ایسے میں نہ جانے کتنی ہی آنکھیں پھول نہ بکنے پر اشک بار ہوتی ہیں نہ جانے کتنی ہی مائیں اپنے جگر کے ٹوٹوں کو بھوکا سلا دیتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

حقیقت میں انسان بڑا ہی نہ شکرا واقعہ ہوا ہے وہ لاحاصل کی تلاش میں پوری رات رو تو سکتا ہے پر حاصل کے شکر میں ایک سجدہ ادا نہیں کر سکتا۔۔

ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اس شخص کی طرف دیکھو جو تم سے نیچے ہے اور اس شخص کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر ہے یہ زیادہ لائق ہے کہ تم اللہ کی اس نعمت کو حقیر نہ جانو جو تم پر ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں جو نصیحت کی گئی ہے وہ دنیاوی معاملات سے تعلق رکھتی ہے۔۔۔یہ ایک نہایت زبردست نسخہ ہے دل کی ہولناک بیماریوں سے بچنے کا اور قناعت کے حصول کا۔۔۔اور دل کی بیماری یعنی حسد سے بچنے کا ایک طریقہ۔یہ

حدیث ہمیں اللہ کی نعمتوں کا شکر کرنے پر مجبور کرتی ہے یہ ہمیں سکھاتی ہے کے اس رب نے جس حال میں رکھا وہ حال اچھا ہے۔۔

"صاحب؟۔۔"

اس کے ہاتھوں سے نظریں ہٹا کر اس نے دوبارہ اُسے دیکھا اور والٹ سے ہزار کے دس بارہ نوٹ نکال کر اس بچی کے ہاتھ میں رکھ دیے۔۔

"جاؤ اپنے باپ کی بولا کر لاؤ۔۔"

www.novelsclubb.com

سرد لہجے میں گویا اس نے نظریں جوں کی توں ٹریفک سے بھری سڑک پر جما دیں ۔جب کے بچی سڑک کے پاس موجود جھونپڑی سے اپنے باپ کو بولا لائی۔۔

"جی صاحب بولو۔۔کچھ کیا ہے کیا اس نے؟"۔۔

اپنے پیچھے چھپی ہوئی بچی کو دیکھ کر اس نے حاد سے پوچھا جو عقابی نگاہوں سے ارد گرد کا جائزہ لے رہا تھا یہاں ہر روز ہزاروں کی تعداد میں لوگ اتے تھے اور کچھ انسان کے روپ میں چھپے درندے پھولوں کو نوچ کر روند دیتے ہیں لیکن وہ۔۔وہ حاد تھا جو لوگوں کی نظر میں شاید ایک بدترین انسان تھا لیکن اللہّ جب کسی سے کوئی خاص کام کروانے چاہتے ہیں نہ تو وہ عام کو خاص میں بدل دیتے ہیں۔۔

"جانتے ہو نا کے تمہاری بیٹی کتنی چھوٹی ہے اور یہاں ہر روز ہزاروں کی تعداد میں لوگ آیا کرتے ہیں تم کیسے اتنی چھوٹی بچی کو پھول بیچنے کے لئے بھیج سکتے ہو۔۔"

لہجے میں بلا کی سنجیدگی تھی جیسے محسوس کرتا آدمی لمحہ بھر خاموش ہو گیا۔۔

"صاحب کام نہیں کرے گی تو کھائے گی کیسے۔۔پیٹ تو بھرنا ہے نا صاحب۔۔"

اس شخص کے لہجے میں بے چارگی تھی۔۔دل سے تو وہ بھی اپنی اولاد سے کام نہیں کروانا چاہتا تھا لیکن مجبوریاں انسان سے بہت کچھ کرواتی ہیں۔۔

"تم باپ ہو اس کے تمہارے لئے اس کی حفاظت پیٹ بھرنے سے زیادہ اہم ہونی چاہیے۔۔"

www.novelsclubb.com

کالے شیشوں کے پیچھے چھپی آنکھیں سرخ تھیں۔وہ اس دنیا میں بسنے والی ہر عورت کو درندوں سے بچا لینا چاہتا تھا مگر کیوں؟۔۔۔شاید اللہ نے اسے چن لیا تھا ۔۔

"یہ لو کارڈ کل اس ایڈریس پر آجانا تمہے نوکری پر رکھ لیا جائے گا اور آیندہ کے لئے تمہاری کوئی بھی اولاد مجھے سڑک پر کام کرتی ہوئی نظر نہ ائے۔"۔۔لہجے میں سنجیدی اور سرد مہری ہنوز قائم تھی۔۔

۔

جیب سے افندی انڈسٹری کا کارڈ نکال کر اس آدمی کے حوالے کرتا وہ گاڑی زن سے ڈور اگیا۔۔جب کے وہ آدمی سن سا اپنی جگہ پر جم گیا کیا دنیا میں آج بھی ایسے نیک لوگ زندہ ہیں؟۔۔۔جواب ابھی قبل از وقت تھا۔۔

ساتھ گاڑی میں موجود نفوس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی اور حاد آفندی سے ملاقات اُس کی زندگی کا رخ ہی بدلنی والا تھا۔۔

**

کتاب کو سامنے رکھے وہ کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔ردا کا اس کی بات سننے اور ماننے سے نکار مہمل مبین کو رنجیدہ کر گیا تھا۔دکھ ہوتا ہے نہ اپنے دوست کو کسی ایسے کام میں ملوث دیکھنا جو اس کی دنیا اور آخرت کو خراب کر دے۔پریشانی سے سر درد سے پھٹا جا رہا تھا دوسری جانب حاد آفندی کا نکاح کے لئے پوچھنا اور تضحیک آمیز انداز میں اس کے حوصلوں کو پست کرنا بھی اسے پریشن کر رہا تھا۔

دل کے کسی کونے میں حاد کو تضحیک آمیز الفاظ سے نوازنا اسے پشیمان کر رہا تھا۔

"مہمل۔۔"

www.novelsclubb.com

مبین شاہ کی آواز پر وہ سوچوں کے بھنور سے باہر نکلتی سامنے اپنے بیڈ پر بابا کو بیٹھے دیکھ کر کھل اٹھی۔۔

"بابا!!!۔۔۔"خوشی سے چہکتی وہ سیدھا ان کے سینے سے جا لگی جب کے مبین شاہ اپنی گڑیا کی باہوں کے حصار میں لئے چھوٹی چھوٹی باتیں کرنے لگے۔۔

میں نے ٹھیک کیا ہے اس کو منہ توڑ جواب دے کر میں نے ٹھیک کیا ہے میں اس کے کسی جذبے کی حوصلہ افزائی نہیں کر سکتی۔۔ہاں میں نے ٹھیک کیا ہے ۔۔مبین شاہ کے چہرے کو دیکھتے پہلا خیال یہی تھا ہاں اس نے ٹھیک کیا تھا۔۔ ماں باپ کی محبّت دنیا کے ہر جذبے پر بھاری ہوتی ہے مہمل مبین یہ سمجھ چکی تھی۔ دل میں خود کو باور کرواتی وہ مبین شاہ سے باتیں کرنے لگی۔۔رات کے سائے چاروں جانب اپنے پنکھ پھیلا رہے تھے اللہّ نے ٹوٹے ہوئے دلوں کی شفا تیار کر

رکھی تھی انتظار تھا تو بس اس وقت کا جب سب چیزیں اپنے درست مقام پر پہنچا دی جائیں گی۔۔

**

سرخ لپسٹک سے سجے ہونٹوں میں سگریٹ دبائے وہ کندھے تک اتے ریڈ شیڈڈ براؤن بال لئے بلیک سکرٹ کے اُپر وائٹ بلاؤز پہنے آنکھوں میں خمار لیے سامنے سکرین پر چمکتی تصویر دیکھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو۔۔"

فون کو کان سے لگاتی وہ ہنوز سکرین پر نظریں جمائے بیٹھی تھی۔۔

"کب آرہی ہو تم۔۔"

فون کی دوسری جانب سے پوچھا گیا۔۔

"کل صبح دھماکے دار سرپرائز کے ساتھ۔۔"۔

آنکھوں میں چمکتی بے باکی واضح ہو رہی تھی۔۔

"ٹھیک ہے۔۔پیسے تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کروادیے ہیں اس بار جب تم اؤ تو اس سے نہ صرف کُرسی چھینو بلکے عوام کے دلوں میں اس کے لئے بستی محبّت و عزت بھی ختم کردو۔۔اب اس کے وقت کا اختتام ہوا جاتا ہے۔۔

مقابل تو مانو نفرت کی انتہا پر تھا۔۔جلن اور حسد کے ملے جلے انداز میں وہ گویا ہوا

۔۔

www.novelsclubb.com

"تم فکر مت کرو اس بار جیت میری ہی ہو گی۔۔

سگریٹ کا گہرا کش لیتی وہ دھواں ہوا کے سپرد کر رہی تھی۔۔

"خیال رکھنا اب اس کی بیوی بھی ہے۔۔مقابل نے خبر دار کرنا لازم سمجھا۔۔

"

"بیوی۔۔۔؟سیاست دانوں کے پیروں کی زنجیر ان کی بیویاں کبھی نہیں ہوا کرتی

۔۔ٹھیک کہا نہ؟۔۔"

www.novelsclubb.com

سوال میں تمسخر شامل تھا۔۔جب کے مقابل کا قہقہ سنتی وہ فون کاٹ چکی تھی۔۔

"اب ملاقات کا وقت بہت قریب ہے۔۔"

**

بالکنی پے موجود لکڑی کے جھولے پر بیٹھی

تسبیح کے دانوں پر درود شریف پڑھتی وہ سامنے طلوع ہوتے سورج کو دیکھ رہی تھی۔اللہ کی قدرت کے نظارے بھی بڑے عجیب ہوتے ہیں نہ یہ ہمارے حوصلے کبھی پست نہیں ہونے دیتے یہ ہمیں احساس دلاتے ہیں کے دکھوں کی کالی رات چاہے کتنی ہی گہری اور لمبی کیوں نہ ہو خوشیاں کا سورج اسے ڈھانپ ہی دیتا ہے بات صرف حوصلے اور امید کی ہے۔جب انسان امید کا دامن تھام لیتا ہے نا تو اللہ اسے اپنی طرف سے سکون عطاء کرتے ہیں۔پھر مشکل چاہے کتنی ہی بڑی کیوں نا ہو امید کی روشنی راستہ بنا ہی دیتی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

"الیکشن قریب ہیں دعا کرنا۔۔"

آسمان سے نظریں ہٹا کر اس نے اپنے ساتھ جھولے پر براجمان دلاور کو دیکھا جو سفید رنگ کی ٹوپی اور کُرتا شلوار پہنے ابھی فجر کی نماز ادا کر کے آیا تھا۔۔بس خاموشی سے سر جھکا ہوا تھا۔۔

اس ملک سے بہت محبّت ہے کیا تمھے ؟۔۔"

"ہر چیز سے زیادہ۔۔"

لہجے میں آگ کی سی تپش تھی کچھ پا لینے کا جنون محیط تھا۔۔

www.novelsclubb.com

۔

"تو پھر میں دعا کروں گی خدا تمھے تمہاری منزل عطاء کرے۔۔۔کیوں کے میں جانتی ہو تم اس ملک کے لئے ایک بہتر سیاست دان ثابت ہو گے۔۔"

"ایک وعدہ کرو گی؟۔۔"

دلاور کی نظریں سفید دوپٹے کے ہالے میں قید چہرے پر تھی۔۔

جب کی ہانا کی آنکھیں گویا اسے مزید بولنے کی اجازت دے رہیں تھی۔۔

"اگر میں کبھی کسی غلط راستے کی طرف گامزن ہوا تو تم مجھے روکو گی۔۔ہر حال میں ۔۔اگر میں کسی طور بھی تمہاری بات پر عمل دارامد نہ ہوا تو۔۔۔وہ لمحے بھر کو ٹھہرا میرا قتل تمہارے ہاتھوں سے ہونا چاہیے۔۔"

www.novelsclubb.com

جھٹکے سے اٹھتی وہ حیران نظروں سے دلاور کو دیکھ رہی تھی جس کی آنکھوں کے گوشے سرخ ہو رہے تھے۔۔اس کی بات اسے اندر تک ہلا گئی بغیر کچھ سوچے سمجھے

اپنے ٹھنڈے ہاتھوں میں اس کا چہرا اپنی جانب موڑتے وہ پریشانی سے گویا ہوئی۔۔

"دلاور کیا ہوا ہے؟ایسی باتیں کیوں کر رہے ہو۔۔؟"

"رات کو میں نے بہت عجیب خواب دیکھا ہے لوگ میرے کپڑے نوچ رہے تھے میرا پورا جسم لہولہان تھا میں اکیلا تھا بلکل اکیلا کوئی میرا اپنا نہیں تھا وہاں۔۔"

بولتے بولتے آخر میں اس کی آواز رندگئی گزشتہ رات کا خواب اس کے حواسوں پر بُری طرح سے اثرانداز ہوا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"اگر کبھی مجھ سے کچھ غلط ہوا تو۔۔تو تم میرا قتل اپنے ہاتھوں سے کر دینا پر مجھے کبھی لوگوں کے حوالہ نہیں کرنا میں وہ ذلت برداشت نہیں کر پاؤں گا مے۔۔میں

اللہ اور رسول ﷺ کے بعد اپنے بابا کا سامنا کیسے کروں گا۔۔۔"۔۔لہجے میں کانچ سی چبن تھی دل لہولہان ہوا پڑا تھا۔۔

اس کی آنکھوں میں دیکھتا وہ تکلیف سے گویا ہوا جب کے مقابل بیٹھی اس کی بیوی تو اس کی تکلیف پر ہی تڑپ اٹھی تھی۔دل کی حالت بدل رہی تھی اللہ نے دل میں محبّت کا بیج بو دیا تھا۔۔بس اقرار کے لمحے باقی تھے۔۔

"کچھ نہیں ہو گا دلاور تم ایک بہت اچھے سیاست دان ہو اس سے بڑھ کر تم ایک اچھے انسان ہو تم لوگوں کے دلوں میں بستے ہو۔دلاور لوگ تم سے محبّت کرتے ہیں ان کی امیدیں تم سے وابستہ ہیں۔۔اور یہ خواب اس کے بارے میں زیادہ مت

سوچو۔۔ بعض اوقات بُرے خواب تو شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں جو انسان کے حوصلے پست کرتا ہے۔۔ ہم صدقہ دے دیں گے سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔"

ہاتھوں کے پیالے میں بھرے اس کی چہرے کو نظروں کے حصار میں لیے وہ اس کا حوصلہ بڑھا رہی تھی۔۔

جب کے دلاور کچھ لمحے سکون کی تلاش میں وہیں اس کی گود میں سر رکھتا آنکھیں موند گیا اشارہ تھا کے اٹھانے کی ضرورت نہیں۔۔

www.novelsclubb.com

جب کے ہانا نے ہڑ بڑا کر ایک گھوری سے نوازتے اس کی حالت کی پیش نظر خاموشی اختیار کر لی۔۔

"مجھے سکون چاہیے کچھ لمحے۔۔"

ہانا کا ہاتھ زبردستی اپنے بالوں میں پھسا چکا تھا جب کے وہ دھیرے دھیرے اس کے بالوں کی جڑوں کو سہلاتی اس کو سکون فرہام کر رہی تھی۔۔دوسری جانب اس کی مسیحائی اُس کو اپنے وجود کے اندر سرائیت کرتی محسوس ہوئی۔۔۔

**

"تمہے تو بہت چوٹ ائی ہے رکو ابھی میں تمہے ڈاکٹر کے لے جاؤں گی نہ وہ تمہے ایک دم ٹھیک کر دیں گے۔۔"

www.novelsclubb.com

یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں سفید رنگ کی بلی کو ہاتھ میں پکڑے وہ مسلسل اس کے پاؤں کا جائزہ لے رہی تھی جہاں سے ہلکا ہلکا خون رس رہا تھا۔جب کے بلی پُر سکون طریقے سے نظریں اٹھا کر مہمل کو دیکھتی اور پھر میاؤں کرتی اس کے ہاتھوں کی نرمی محسوس کرنے لگی۔۔

بلیک جیکٹ اور بلیک ہی پینٹ میں ملبوس حاد پلر سے ٹیک لگائے گہری سبز آنکھوں سے سامنے سفید رنگ کے عبایا میں ملبوس مہمل کو دیکھ رہا تھا جو کبھی بلی کے نرم بالوں پے ہاتھ پھرتی تو کبھی فکر مندی سے اس کے پاؤں کا جائزہ لیتی۔۔

www.novelsclubb.com

"ہر جاندار کے لئے اتنی رحم دل مہمل مبین حاد آفندی کے معاملے میں اتنی سنگ دل کیوں ہے؟۔۔حاد کی آواز پر چونکتی مہمل نے پلٹ کر حاد کو دیکھا جو اب ہاتھ

پینٹ کی جیبوں میں ڈالے براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔سبز آنکھیں میں ہلکی ہلکی سرخی نمایاں تھی۔۔بلی کو گھاس پر چھوڑتی وہ حاد کی جانب متوجہ ہوئی۔۔

"عزت دار باپ کی بیٹیوں کو سنگ دل ہونا پڑتا۔وہ راہ چلتے جذبوں کے پوجاریوں پر اپنا آپ نہیں وارتی"۔۔ٹھنڈی سانس لیتی وہ اسے ہر بار کی طرح مایوس کر چکی تھی ۔اس کے دوٹوک لہجے میں کہی گئی بات پر حاد خاموشی سے اسے تکنے لگا۔۔

حاد نے رشک سے سامنے موجود لڑکی کی دیکھا جس کے الفاظ اس کے کردار کی مضبوطی کے گواہ تھے۔۔

مہمل مبین نے عورت کے متعلق اس کی رائے کو پوری طرح سے بدل دیا تھا۔وہ ایک عزت دار باپ کی عزت دار بیٹی تھی۔جس آدمی نے اپنے بیٹے کی ایک چھوٹی سے غلطی کی بینا پر اس سے بات چیت بند کر دی۔۔جس باپ نے اپنے بیٹے کو عورت ذات کی عزت کرنا سکھائی۔۔۔اس باپ کی بیٹی کیسے اپنی عزت کو قربان ہونے دے سکتی تھی۔۔ہاں وہ مبین شاہ کی بیٹی مہمل مبین تھی۔وہ نفس کے آگے خود کو جھکنے نہیں دے سکتی تھی۔۔

"کیا حاد تمہاری نظروں میں اس قدر برا ہے مہمل؟۔"۔لفظوں میں کانچ سی چبن تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"مسئلہ حاد کا نہیں حاد آفندی کا ہے۔ فیصلہ مہمل کا نہیں مہمل مبین کا ہے۔ آپ نے پوچھا نہ مجھ سے کے میں آپ سے نکاح پر انکاری کیوں ہوں؟ کیوں کے میرے بابا مبین شاہ اور مامو دلاور شاہ اس رشتے پر کبھی رضامند نہیں ہوں گے اور میں اپنے بابا کی نافرمانی کبھی نہیں کروں گی۔۔"

"کیا مہمل کی زندگی میں حاد کی تھوڑی سی بھی گنجائش نہیں نکلتی۔۔ کیا حاد آفندی کی بے پناہ محبّت کی بھڑکتی آگ کا ہلکا سا شعلہ بھی مہمل مبین کے وجود کی نہ چھو سکا ۔"۔ وہ جیسے آج سارے سوالوں کے جواب جان لینا چاہتا تھا۔۔ بار بار کا انکار اسے اندر ہی اندر توڑتا جا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"محبّت بہت خاص جذبہ ہوتا ہے۔یہ اللہ کی طرف سے دلوں پر اترتا ہے۔میں اس جذبے کو کسی نہ محرم کے لئے ضائع نہیں کر سکتی۔

مہمل تو ایک عام سی لڑکی ہے حاد لیکن جب اس کے ساتھ مبین شاہ کا نام جوڑتا ہے تو وہ عام سے خاص ہو جاتی ہے۔وہ مبین شاہ کی بیٹی مہمل مبین ہے وہ بیٹی جس کی پیدائش پر اس کے بابا نے پورے گوٹھ میں مٹھائی بانٹی تھی۔

میں بابا کی نافرمانی کبھی نہیں کروں گی حاد اور وہ کبھی اس رشتے کے لئے راضی نہیں ہوں گے۔۔میں امید کرتی ہوں۔۔آپ کو آپ کے سارے سوالوں کے جواب مل گے ہوں گے۔آیندہ میرا راستہ مت روکیے گا۔۔"

www.novelsclubb.com

دوٹوک انداز میں کہتی وہ آگے بڑھ گئی۔پیچھے کھڑے حاد سے آسودہ مسکراہٹ سے دور جاتی مہمل کو دیکھا۔۔دل سینے میں جل رہا تھا۔۔نمکین پانی آنکھوں میں بھرتا

جارہا تھا۔۔آج سرمد آفندی کا بیٹا ہونے کا ایک اور قصور اس کے حصہ میں لکھا جا چکا تھا وہ حاد نہیں تھا وہ حاد آفندی تھا سرمد آفندی کا اکلوتا بیٹا۔۔جس کی پہلی محبّت شاید ادھوری رہ گئی تھی۔وہ لڑکی جو اس کو قیمتی موتی کے مانند لگتی تھی آج وہ سمندر کی تہہ میں اس سے بہت دور دکھائی دے رہی تھی۔۔کاش وہ مختلف انسان ہوتا کاش میں عام سا حاد خاص سی مہمل کے لئے بنا ہوتا۔۔خود پے قابو پاتے بلیک سن گلسیس آنکھوں پر لگاتے وہ اپنی کالے رنگ کی بی ایم ڈبلیو کی جانب بڑھ گیا۔۔دور کھڑے دانیال نے نفرت سے مہمل کی پشت کو دیکھا جو دونوں کے درمیان دوری کی وجہ تھی۔۔

**

www.novelsclubb.com

حاد آفندی۔۔۔!

کراچی میں موجود فائیو سٹار ہوٹل کی سڑھیاں پلانگتے وہ ریسپشن کے پاس سے گزر رہا تھا جب اپنے نام کی پکار پر یک دم سے ٹھہر گیا۔۔پیچھے موجود شخص دھیرے سے

باوقار چال چلتے حاد کے سامنے کھڑے ہوگے۔کالی داڑھی موچ اور کالے رنگ کے کوٹ پینٹ میں مبلوس وہ حاد کو مسکرا کر دیکھ رہے تھے جب کے حاد انجان چہرے کو بڑی عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

"میرا نام عبدالرحمان ہے۔۔"

حاد کی سوالی نظروں کو محسوس کرتے بات کا آغاز کرتے انھوں نے اپنا دایاں ہاتھ مصافحہ کے لئے حاد کی جانب بڑھایا۔۔جو ایک نظر ان کے ہاتھ میں ڈالتا اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ سے ملا چکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"میرا نام تو آپ پہلے سے جانتے ہیں یقیناً دوبارہ بتانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔۔"

مقابل کے چہرے سے ٹپکتی شفقت حاد کے دل کو انجان خدشات میں گھیر گئی۔۔

"کیا میں جان سکتا ہوں کے آپ نے مجھے کیوں روکا ہے؟.."۔۔نرم سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ اس کے چہرے پر کچھ کھوج رہے تھے۔۔

"میں ایک اسلامک اسکالر ہوں۔آسٹریلیا سے دو روز پہلے ہی یہاں ایک سیمینار کے سلسلے میں آیا ہوں"۔۔وہ لمحہ بھر کے لئے ٹھہرے۔۔

www.novelsclubb.com

"میں چاہتا ہوں کے آپ اس ویبینار کا حصہ بنیں۔۔"

عبدلرحمان صاحب کی بات مکمل ہوتے ہی ایک طنزیہ مسکراہٹ حاد کے چہرے پر چھا گئی۔ہاتھوں کو جیبوں میں ڈالے ایک نظر لاؤنج میں لٹکتے فانوس پر ڈالتے وہ سرد

نگاہوں سے مقابل کو دیکھ رہا تھا۔۔لوگ اب اسے ھدایت کا راستہ دیکھانا چاہ رہے تھے وہ راستہ جس پر حاد آفندی کبھی چلا ہی نہیں۔۔وہ راستہ جس کی خوائش کبھی اس کے دل میں پیدا ہی نہیں ہوئی۔۔

"اپنی طاقت مجھ پر ضائع نہ کریں مولوی صاحب۔۔میں راستے سے بہت دور نکل چکا ہوں اب نہ واپسی کا کوراستہ ہے اور نہ چاہ۔۔"

"ھدایت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔اگر اللہ کن فرمادے تو راستہ بھی نکل آتا ہے تو دل میں چاہ بھی پیدا ہو جاتی ہے۔۔یہ آج کے ویبنار کی ٹائمنگ ہے۔۔امید کروں گا کے تم ضرور اؤ گے"۔۔چہرے پر چاہی شفقت بھری مسکراہٹ ہنوز قائم تھی۔۔"

"آپ سے تم "کا فاصلہ طے کرتے وہ ویبنار کارڈ اس کے ہاتھ میں تھماتے آگے بڑھ گے۔۔۔ پیچھے کھڑا پر سوچ نگاہوں سے ان کی پشت تک رہا تھا۔۔

**

کوفی چیئرز میں اپنے سامنے بیٹھے وہ مقابل کی شطرنج کی چال میں نظریں جمائے بیٹھے تھے۔ سفید کلف لگے کمیض شلوار میں مبلوس کالی چادر کندھوں پر پھلائے مبین شاہ مسرور کن نظروں سے پریشن حال یوسف کو دیکھ رہے تھے جو مبین شاہ کی چال میں برا پھنس گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"مشکل ہو رہی ہے کیا؟۔۔"

"بہت۔۔آپ اور ماموکیسے اتنی پیچیدگی سے کھیل کھیل سکتے ہیں۔۔"

ماتھے پر شکنوں کا جال بچھائے وہ متفکر دکھائی دے رہا تھا۔۔ہر کسی کو شکست سے دو چار کرنے والا یوسف مبین شاہ اور دلاور کے سامنے ڈھے سا جاتا تھا۔۔وہ شطرنج کے بے تاج بادشاہ تھے۔۔

"بہو کیسی ہے ہماری؟۔۔"

ٹانگ پر ٹانگ جمائے ہاتھ کی مٹھی ہونٹوں پر جمائے وہ سرد لہجے میں گویا ہوئے۔۔

"ٹھیک ہے پر ناراض ہے مجھ سے۔۔"

گھوڑے کی چال کو سمجھتا وہ بے دیھانی میں گویا ہوا جب کے لمحوں میں لفظوں کا ادارک کرتا وہ پھیلی نظروں سے سامنے بیٹھے مبین شاہ کو دیکھنے لگا جو سرد نگاہوں سے یوسف کو دیکھ رہے تھے۔۔

"بابا۔۔یہہ۔۔مطلب۔۔۔آپ کو کیسے پتا؟۔۔"

زبان کی لڑکھڑاہٹ پر قابو پاتے اس نے بامشکل جملہ مکمل کیا۔۔جب کے مبین شاہ کی خاموش سرد نگاہیں اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑا گئیں۔۔

www.novelsclubb.com

مجرموں کے لئے دہشت کا دوسرا نام تھا یوسف شاہ دنیا والوں کے سامنے کے لئے ایک خطرناک پولیس افسر لیکن اپنے والد کے سامنے وہ آج بھی چھوٹا سا یوسف تھا جو بابا کے گھٹنے سا لگا دل کا درد ہلکا کیا کرتا تھا۔۔

"بیٹے۔۔! باپ ہیں ہم تمہارے۔۔ تمہاری حرکت و سا کنات پر نظر ہوتی ہے ہماری۔تمھے کچھ کہا نہیں اس کا یہ مطلب نہیں کے غافل ہیں تم سے۔۔"مبین شاہ کی بات پر وہ خاموش سے انھے تکنے لگا دل کے کونے میں طمانیت کا احساس جگہ تھا ۔۔ مبین شاہ حقیقت سے آشنا تھے اب باقی منازل طے کرنا مشکل نہ ہو گی

www.novelsclubb.com

۔۔

"اپنی ماں کو کب بتا رہے ہو؟۔۔۔"

"جلد۔۔بہت جلد۔۔ویسے بھی میں اب اسے اکیلے وہاں رکھنا نہیں چاہتا۔۔۔"

"کیوں ماموں نے فلیٹ کے ساتھ سیکورٹی گارڈ نہیں دیا۔۔" بابا کی بات پر اس نے با مشکل اپنا قہقہ ضبط کیا دل تو چاہا کے سارا ملبہ ماموں پر ڈال دے لیکن پھر ہانا کا خیال کرتا خاموش ہو گیا۔۔

"زالے کو جلد ملواؤ اپنی امی سے وہ تمہارے لئے رشتے ڈھونڈ رہیں ہیں لیکن ان کی کیا پتا ان کا ہونہار بیٹا لڑکی پسند کرنے کے ساتھ ساتھ اس سے شادی بھی کر چکا ہے ۔"۔۔ بھگو بھگو کر تانے مارنے کا ہنر بھی صرف مبین شاہ میں ہی تھا۔۔

"آپ میرے ساتھ ہیں نہ بابا۔۔"

"میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔"

اپنی نشست سے اٹھتا وہ اپنے بابا کے قدموں میں بیٹھ گیا۔جو اس کا ہاتھ تھپتھپاتے اسے اپنے ساتھ کی یقین دہانی کروا رہے تھے۔۔

"پھر مجھے پورا یقین ہے کے ہم سب سنبھال لیں گے۔۔"

"انشااللہ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

**

"ناراض ہو کیا یوسف سے؟۔۔"

بالکنی میں کھڑے وہ موبائل میں زالے کا نمبر ڈائل کرتی اس سے محو گفتگو تھی ۔زالے کا نمبر ہانا نے یوسف سے لیا تھا جو خود چاہتا تھا کے زالے ہانا سے بات کر کے دل کا بھوج کچھ ہلکا کر لے۔۔

"ناراض نہیں ہوں بس تکلیف میں ہوں۔ان کو مجھ سے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے تھا۔۔"

لہجے میں اچانک ہی اداسی امڈ آئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے معاف کر دو زالے میں نے تمھے کتنا "کچھ سنا دیا تھا۔۔مجھے سچ میں بہت شرمندگی محسوس ہو رہی ہے۔۔"

ریکنگ سے ٹیک لگائے وہ اپنے سابقہ رویے کی معافی طلب کر رہی تھی۔۔

"آپ کی غلطی نہیں ہو پھوپو یہ تو ہمارے معاشرے کا المیہ ہے جہاں ہر گناہ و زیادتی کا ذمہ دار عورت کو ہی گردانہ جاتا ہے۔مجھے کسی سے کوئی شکوہ نہیں ہے دکھ ہے تو صرف اس بات کا کے جس شخص کے نام پر میں آج اس گھر میں موجود ہوں وہی شخص مجھ سے شروع سے ہی اتنے جھوٹ بولتا آیا ہے اپر سے میرا نصیب دیکھیں پھوپو مجھے محبت بھی صرف اسی شخص سے ہے۔نہ اس سے دور جا سکتی ہوں نہ اس چھوڑ سکتی ہوں یہ دل کم بخت بہت خوار کرواتا ہے۔۔"

اس کی آواز میں آنسوؤں امیزش محسوس کرتی ہانا خود بھی رنجیدہ ہو گئی۔۔اللہ نے عورت کا دل کتنا نرم بنایا تھا نہ من چاہے مرد کی ہزار غلطیاں بھی وہ کتنی آسانی سے معاف کر دیتی ہے۔۔

"تم اسے معاف کر دو زالے لیکن اس کی غلطی کا احساس کروائے بغیر نہیں۔۔ایسا مزہ چکاؤ اسے کے مزہ آجائے۔۔بلکل کوئی ضرورت نہیں آسانی سے معاف کرنے کی۔۔خوب کام کرواؤ اس سے برتن دھلواؤ، کپڑے دھلواؤ۔۔اس کے کریڈٹ کارڈ پر ڈھیر ساری شاپنگ کرو ہلکا میں مت چھوڑنا اسے۔۔"

www.novelsclubb.com

روتے روتے وہ بے ساختہ ہنس پڑی یوسف ٹھیک کہتے ہیں ہانا سچ میں بہت اچھی ہیں .چاہے جانے کے قابل تھی وہ۔۔۔جہاں آج کے دور میں کچھ عورتیں اپنے گھر

کے مردوں کی غلط پر پردہ ڈالتی ہیں اور اپنی غلطی ہو جانے پر بھی خود کو قصوروار نہیں ٹھہراتیں ایسی عورتیں ہی دراصل معاشرے کے زوال کی وجہ ہیں۔۔۔

زالے کی ہنسی پر مطمئن ہوتی اس کی نظر بے ساختہ شاہ ولا کے لان میں پڑی جہاں گارڈ پھولوں کے تین بڑے بڑے گلدستے لیے گھر کی اندر کی جانب بڑھ رہے تھے

۔۔

یہ کس کے لئے ہے؟۔۔

زالے کو خیال رکھنے کی تائید کرتی وہ رابطے منقطع کرتی تجسس کے ہاتھوں نیچے کی جانب چل دی۔۔

**

"آج رات کو ایک پولیٹیکل پارٹی ہے۔آپ کو اور ہانا بی دونوں کو انوائٹ کیا گیا ہے۔میرے خیال سے یہ ایک اچھا موقع ہے دنیا والوں کے سامنے اپنی بیوی کو آفیشلی طور پر انٹرڈیوس کروانے کا۔۔"

داد کی بات سے وہ بھی کافی حد تک متفق دکھائی دے رہا تھا۔۔

"ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو اچھا ایک کام کرو کے۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں اس کی یہاں رکھ دو۔۔"

دلاور نے جملہ ادھورا چھوڑتے ہوئے حیرت سے اسٹڈی روم میں داخل ہوتی ہانا کو دیکھا جو پھولوں کے بڑے بڑے گلدستے سامنے موجود ٹیبل پر رکھوا رہی تھی۔۔

"یہ سب کچھ کیا ہے؟۔۔"

ملازم اور داد کے نکلتے ہی دلاور نے نشست سے اٹھتے بے ساختہ پوچھا۔۔

"مجھے تو پھول نظر آرہے ہیں تمہارا پتا نہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

تیز نظروں سے گھورتی وہ کندھے اچکا گئی۔۔

جب کے دلاور نے حیرت سے ہانا کی جانب دیکھا جو صبح کی بانسبت اس وقت اکھڑی اکھڑی دکھائی دے رہی تھی۔۔

"ہانا ہوا کیا ہے؟۔۔"

"مجھے تو کچھ نہیں ہوا ہاں البتہ تمہارے لئے تمہارے کسی خاص نے یہ پھول بھیجیں ہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

"میرے خاص؟۔۔"

حیران نظروں سے اسے دیکھتے اس نے پھولوں پر لگے کارڈ کو دیکھا جس پر بڑے انگریزی کے حروفوں میں 'فرام یور لو ولیلی' لکھا ہوا تھا۔۔

(From your love Laila)

کارڈ کو ٹیبل پر رکھتے اس نے پلٹ کر دروازے کے پاس کھڑی ہانا کو دیکھا جو بازو سینے پر باندھے بالوں کو جوڑے کی شکل میں قید کیے۔۔ براؤن کمیض شلوار پر براؤن ہی رنگ کی چادر اوڑھے ناراض ناراض سی نظر آرہی تھی۔۔ دلاور نے مسکراہتے ہوئے سرخ پھولے ہوئے چہرے کو دیکھا جو دلاور کی جانب سے کسی وضاحت کی منتظر تھی۔۔ ہانا عبداللہ شاہ کو جلن محسوس ہو رہی تھی دل کی حالت بدل چکی تھی بس آخری وار باقی تھا جو دل کے گرد جمی دیوار کو گرانے کے لئے کافی تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"آج ایک آفیشل پارٹی ہے ہم دونوں انویٹڈ ہیں اگر تم جانا چاہو تو شام سات بجے تک تیار رہنا۔۔"

لبوں پر کوئی دھن سجائے وہ مسکراہتے ہوئے باہر نکل گیا.. پیچھے کھڑی ہانا نے حیرت وغصے کے ملے جلے تاثرات لیے جاتے ہوئے دلاور کی پشت دیکھی جو اسے کسی بات کی وضاحت دیے بغیر باہر نکل گیا تھا۔۔ پیر پٹکتی وہ بھی اسٹڈی روم سے باہر نکل گئی

ماتھے پر شکنوں کے جال بچھائے وہ پُر سوچ نگاہوں سے غیر مرئی نقطے کو گھور رہا تھا ۔لیلیٰ کا اس کی زندگی میں دوبارہ آنا خیر کا وسیلہ نہیں تھا۔۔وہ بس خاموشی سے چاروں جانب چاہی بساط کا جائزہ لے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

**

"کتنے عرصے سے یہاں کام کر رہی ہو؟۔۔"

کمرے میں دائیں سے بائیں چکر کاٹتی وہ سامنے کھڑی ملازمہ شاہدہ سے پوچھ گچھ کر رہی تھی۔۔

"جی بی بی پندرہ سال ہو گے ہیں"۔۔ملازمہ کچھ حیران و پریشن سی دکھائی دے رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"ہوں! اس کا مطلب ہے کے تمہے دلاور شاہ کے تمام دوستوں اور رشتہ داروں کا علم ہو گ"۔۔ابرو اچکاتے اس نے استسفار کیا۔۔

"جی بی بی سب کا پتا ہے۔ شاہ جی کی ایک بہن ہے ریحانہ شاہ ان کے شوہر مبین شاہ ان کے بچے۔"۔۔ ملازمہ خوش اسلوبی سے سب کا تعارف کروانا چاہ رہی تھی۔۔

"لیلیٰ کون ہے؟۔۔"

زبان کو دانتوں کے بیچ دباتی وہ حیرت سے سامنے سنجیدہ سی ہانا کو دیکھ رہی تھی۔۔

"بی بی جی۔۔ وہ میں۔۔"

www.novelsclubb.com

ہاتھوں کی انگلیاں چٹخاتے وہ کچھ پریشن سی ہو گئی تھی کے بتائے کا نا بتائے۔۔

"میں اس گھر کی مالکن ہوں۔ مجھ سے بگاڑ کر تم کبھی یہاں رہ نہیں سکتی تو بہتر ہے میرے ساتھ تعاون کرو۔ یہی تمہارے حق میں بہتر ہو گا۔۔۔"

اس کے ارد گرد چکر کاٹتی بامشکل قہقہے کا گلہ گھونٹتی چہرے پر سنجیدہ تاثرات سجا چکی تھی۔۔

۔۔

"بی بی جی میں بتاتی ہوں آپ کو۔ لیلیٰ نہ شاہ جی کی پرانی جاننے والی ہے۔ شروع سے ہی ہمارے شاہ جی کے پیچھے دیوانی تھی لیکن ہمارے شاہ جی تو بلکل اسے گھاس نہیں ڈالتے تھے۔ بہت بار تو وہ شاہ جی کو شادی کی پیش کش بھی کر چکی ہے لیکن انہوں نے ہمیشہ صاف لفظوں میں اسے انکار کیا ہے۔ پھر ایک دن۔۔"

بولتے بولتے وہ ٹھہر گئی۔۔

"پھر کیا ہوا؟۔۔بولو بھی۔۔"

ہانا نے چڑ کر اسے دیکھا جو عین کلائمیکس پر آکر خاموش ہو گئی۔۔مزید جاننے کا شوق بڑھتا چلا جا رہا تھا۔۔

"پھر ایک دن اس نے پورے میڈیا پر اپنی اور شاہ جی کے نکاح کی جھوٹی خبر پھیلا دی۔شاہ جی کو بڑا مسئلہ ہوا تھا جی۔انہوں نے سارے ثبوت اکھٹے کر کے اپنی بے گناہی ثابت کی تھی۔پھر سننے میں آیا تھا کے وہ کسی دوسرے ملک چلی گئی ہے۔بی بی آپ کو ایک بات بتاؤں میں نے سنا ہے کی بہت خوبصورت ہے وہ سیاست میں کتنے ہی مرد اس کے پیچھے دیوانے ہیں۔۔"

آخر میں قدرے نزدیک جھکتے وہ رازداری سے گویا ہوئی۔۔

"ھمم۔۔اگر سیاست میں اسے سب جانتے ہیں تو ممکن ہے کے وہ آج کی پارٹی میں انویٹڈ ہو"۔ہلکی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے وہ ملازمہ کی جانب متوجہ ہوئی۔۔

"ایک کام کرو میرے کپڑے نکالو مجھے شام کے لئے تیار ہونا ہے"۔۔شاہدہ کو حکم دیتی وہ واشروم کا رخ کر گئی۔۔

www.novelsclubb.com

**

"ہیلو۔۔یوسف شاہ سپیکنگ۔۔"

فائل پر نظریں مرکوز کیے اس موبائل دائیں کان سے لگایا۔۔یہ نمبر یوسف کے سرکاری موبائل کا تھا جو تھانے میں اس کے آفس میں موجود ہوتا تھا۔۔

"کیسے ہیں شاہ صاحب۔"۔۔دوسری جانب سے بھاری زنانہ آواز سنتے یوسف نے موبائل کان سے ہٹاتے سکرین پر چمکتے آن نون نمبر کو دیکھا جہاں سے فون آیا ہوا تھا۔۔

"کون بات کر رہا ہے؟"۔۔بھاری گھمبھیر لہجے میں دریافت کیا گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"وہی جس کا دھندہ چوپٹ کر دیا تو نے افسر"۔۔۔پان کو منہ میں ڈالتی وہ تند ہی سے گویا ہوئی جب کے یوسف دماغ پر زور ڈالتا یک دم سے چونک اٹھا۔۔

"زبیدہ بائی..." وہ ہلکا سا بڑبڑایا۔۔

"واہ۔۔تو نے تو فوراہی پہچان لیا میرے کو۔۔"

"کال کیوں کی ہے مجھے۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کے میں تمہے ڈھونڈ رہا ہوں۔۔"

آنکھ کے اشارے سے انسپکٹر سعد کو اشارہ کرتے وہ کال ٹریکنگ کا حکم جاری کر چکا تھا

۔۔

"میرا بڑا نقصان کیا ہے تو نے افسر اب میری باری ہے تیرا نقصان کرنے کی۔۔"

www.novelsclubb.com

"کیا کہنا چاہتی ہو؟"۔۔وہ باتوں کا سلسلہ جاری رکھنا چاہ رہا تھا۔۔

"میری بہت خوبصورت چڑیا اڑا لے گیا تو افسر۔۔بہت منافع کمانا تھا اس سے پر کمبخت

تو غلط وقت پر ٹپک پڑا"۔۔ٹھنڈی اہ بھرتی وہ اپنے ازلی انداز میں گویا ہوئی۔۔جب کے یوسف کو اس کی باتوں سے اپنے ارد گرد اندیشوں کے بادل گہرتے محسوس ہو رہے تھے

www.novelsclubb.com

۔۔

"تیری وہ بیوی کہاں ہوتی ہے سب معلوم کروالیا ہے اپن نے"۔۔وہ سانس لینے کو رکی۔۔

"زالے بی بی ہے بہت خوبصورت۔۔خاص آدمی بھیجے ہیں اسے لانے کے لئے ۔۔" کمینی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ اس پر بم پھوڑ گئی۔۔

دھڑ دھڑ دھڑ ساتوں آسمان جیسے اس کے سر پر آن گرے ہوں۔۔"زالے "۔۔ہونٹوں کو جنبش دیتے وہ لمحے کے ہزارویں حصے میں نشست چھوڑتے وہ دروازے کی جانب دوڑا۔۔زالے اکیلی تھی وہ خطرے میں تھی۔۔دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا۔۔موبائل کب کا ہاتھ سے چھوٹ چکا تھا۔۔انسپکٹر سعد حیرت سے باہر کی جانب بھاگتے اے ایس پی یوسف کو دیکھ رہے تھے۔

**

براؤن کلر کی لپسٹک ہونٹوں پر لگاتی وہ اپنی تیاری کو آخری ٹچ دے رہی تھی ۔لونگ سفید فراک جس کے بازو اور دامن پر سلور موتیوں کا کام ہوا تھا۔دوپٹے کو اچھے سے سر پر سیٹ کرتی وہ براؤن رنگ کی شال کو کندھوں پر پھیلاتی خوبصورت ڈائمنڈ کی رنگ دائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں پہنی رہی تھی..۔دروازے سے اندر اتے دلاور نے ٹھٹک کر سامنے کھڑی اپسرا کو دیکھا۔نظریں تو جیسے ہلنے سے انکاری تھیں..ہانا عبداللہ کی موجودگی میں نظریں کسی اور مرکز پر کیسے مرکوز ہو سکتی تھیں ۔۔۔باوقار چال چلتے وہ ٹھیک اس کے پیچھے آن کھڑا ہوا۔ائینے میں دونوں کا عکس مکمل اور خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔ہانا نے نظریں اٹھا کر خود سے ایک قدم پیچھے کھڑے دلاور کا عکس دیکھا جو سفید رنگ کی کمیض شلوار پر کالے رنگ کی ویس کوٹ زیب تن کیے پرکشش دکھائی دے رہا تھا۔نظروں کا تصادم بڑا زبردست تھا۔دونوں ہی بغیر نظریں جھکائے ایک دوسرے کے عکس کو گہری استحقاق والی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کب نکلنے ہے؟۔۔"

نظروں کا زاویہ بدلتے وہ نرمی سے پوچھ بیٹھی۔اس کی نظروں کا سامنا کرنا مشکل ہوتا جارہا تھا۔۔

"تھوڑی دیر میں۔۔۔تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔"

دلاور کی تعریف پر اس کے رخسار پر لالی اترنے لگی۔۔جیسے دیکھتے دلاور کا زندگی سے بھرپور قہقہ پورے کمرے میں روشنی بکھیر گیا۔۔

"ہانا بی شرماتی بھی ہیں حیرت ہے بھئی"

--

ہونٹوں کے کنارے دباتے اس نے ہانا کو دیکھا جو غصے سے پیر پٹکتی کمرے سے باہر نکل گئی جب کے دلاور مسکراہتے ہوے ایک نظر ائینے میں ڈالتا اس کے پیچھے چل دیا۔۔

**

بجھے دل سے وہ کھانے کی پلیٹ سامنے ٹیبل پر سجائے بیٹھی تھی۔چاولوں میں چمچ ہلاتی وہ اداس اور بے زار دکھائی دے رہی تھی۔کتنے دن ہو گے تھے اس ستمگر کو دیکھے ہوئے جو ویران سی زندگی میں بہار کی ٹھنڈی ہوا کی مانند تھا۔یوسف کے جھوٹ نے زالے بہت حد تک آزردہ کر دیا تھا۔کتنا بھروسہ اور مان تھا اسے اس

شخص پر۔۔ لیکن کیا کیا اس نے ؟اس کا بھروسہ توڑ دیا۔ناراض کر دیا اب راضی کرنے کے بجائے کیسے اپنے کام میں گھوم ہوئے بیٹھا تھا۔۔ طبیعت مزید بوجل سی محسوس ہو رہی تھی۔۔اکیلا گھر کاٹ کھانے کو ڈو رہا تھا۔۔

بیل کی آواز نے اسے سوچوں کے بھنور سے باہر نکال پھینکا۔یوسف کے انے کا خیال کرتی وہ جھٹکے سے کرسی سے اٹھی اور دروازے کے جانب بڑھ گئی۔۔

"دروازہ کھولا فوراً"۔۔ہینڈل پر رکھا ہاتھ ساکت ہو گیا وہ پھیلی آنکھوں سے انجان مردانہ آواز سن رہی تھی جو اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ڈورا گئی۔۔

مقابل زور زور سے دروازہ بجا رہا تھا۔ باہر سے باتوں کی آواز آ رہی تھی ایسا گمان ہو رہا تھا جیسے تین سے زائد بندے باہر موجود ہیں۔ اور اندر آنے کی کوشش کر رہے ہوں۔۔

"تمہے یقین ہے نہ کے یہی گھر یوسف شاہ کا ہے۔۔"

"ہاں مجھے یقین ہے اور اس نے اپنی بیوی کو بھی یہیں رکھا ہوا۔۔"

ان کے اپسی باتوں کی آواز دروازے کے اس پار کھڑی زالے کے کانوں میں بھی پڑھ رہیں تھی۔ ٹانگوں میں لرزش طاری ہو رہی تھی۔ بامشکل لرزتی ہوئی ٹانگوں پر قابو پاتی وہ ٹیبل پر رکھے موبائل تک گئی۔ ہاتھوں کی کپکپاہٹ پر بامشکل قابو پاتی وہ

لرزتی انگلیوں سے یوسف کا نمبر ڈائل کر رہی تھی جب کے باہر دروازے توڑنے کی ترکیبوں پر عمل کیا جا رہا تھا۔۔

"ہیلو زالے۔"۔دوسری جانب یوسف کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔۔

"یس۔۔یوسف وہ با۔۔باہر کو۔۔کوئی ہے۔۔وہ بہت زور زور سے دروازہ بجا رہے ہیں۔۔م مجھے بہت ڈر لگ رہ۔۔رہا ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

ٹوٹے پھوٹے انداز میں بامشکل جملہ کرتی وہ نظریں دروازے پر گاڑے ہوئی تھی۔ ماتھے پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے واضح ہو رہے تھے۔۔جب کے دوسری جانب یوسف کے دل کی دھڑکنیں منتشر ہو رہیں تھیں۔یہ خیال ہی جان نکالنے کو کافی تھا

کے اس کے دشمن اس کے گھر تک پہنچ چکے ہیں۔اس کی بیوی گھر میں اکیلی ہے ۔۔اس کی جان کو خطرہ ہے۔۔ہاتھوں میں ہلکی ہلکی لرزش شروع ہو گئی تھی ۔یوسف نے اپنے ہاتھ کو مٹھی کی شکل میں بند کرتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا پولیس سٹیشن سے باہر نکلا جب کو کال میں وہ ہنوز زالے سے محو گفتگو تھا۔۔

"میری بات سنو زالے فورا کمرے میں جاؤ اور اندر سے دروازہ لاک کر لو۔فورا کا مطلب ہے فوراً۔۔"

"یوسف۔۔مجھ مجھے بہ۔۔بہت ڈر لگ رہا ہے"۔۔

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں ہوتا میں آرہا ہوں تم جلدی کمرے میں جاؤ اور کال کٹ نہیں کرنا

۔۔ہری اپ زالے۔۔ہری اپ۔۔۔"

زالے کو حکم دیتا وہ فوراً ہی دوسرے موبائل سے بلڈنگ کے گارڈ کو فون ملا رہا تھا جس نے پہلی ہی بیل پر کال اٹھالی۔۔

"فاخر فوراً میرے فلیٹ 109 پر جاؤ۔۔

دوسرے سیکورٹی گارڈز کو لے کر جاؤ۔۔جلدی کرو فاخر۔۔"

www.novelsclubb.com

موڑ کاٹتے وہ ساتھ ساتھ زالے سے بات کر رہا تھا جس کی گھٹی گھٹی سسکیاں اس سے بے چین کر رہیں تھی۔۔

"وؤوو۔۔وہ آگے ہیں یوسف۔۔"

باہر سے دروازہ توڑنے اور شور کی آواز سنتی وہ حواس باختہ ہو گئی۔ قدموں کی آہٹ قریب تر ہوتی جا رہی تھی۔ زالے کو اپنی موت دکھائی دے رہی تھی۔ یوسف سے جدائی قریب تھی۔ ابھی تو زالے نے یوسف کے ہم راہ بہار کی خوشبو محسوس کرنی تھی پھر یہ خزاں کا موسم کہاں سے آ گیا تھا۔۔

**

کراچی میں مقیم ویسٹرن مارکی میں منعقد یہ محفل چاروں جانب روشنی بکھیرے ہوئی تھی۔ مشہور سیاست دانوں سے لے کر بڑے بڑے بیوروکریٹ بھی اس محفل کا حصہ تھے۔ یہ محفل ملک کے نامور جج شفیق حسن کے بیٹے کی شادی کی

خوشی میں منعقد کی گئی تھی جہاں تمام مشور شخصیت اپنی بیویوں کے ہم راہ شریک تھے۔

"افففف۔۔کتنے عجیب لوگوں میں تمہارا اٹھنا بیٹھنا ہے۔چہرے پر مسکراہٹ سجائے کیسے ایک دوسرے کی کمر پر خنجر گھوپنے کو ہر تیار بیٹھے ہیں یہ سب۔۔مجھے تو حیرت ہے یہ لوگ رات کو اتنی پر سکون نیند لے کیسے لیتے ہیں"۔۔ارد گرد کا تنقیدی جائزہ لیتی وہ خاصا حیران تھی۔۔

"سیاست شریفوں کا کھیل نہیں ہوتا ہانا بی بی یہاں لوگ جیسے دیکھتے ہیں حقیقت میں ویسے نہیں ہوتے"۔۔سنجیدہ لب و لہجے میں گویا اس نے اپنے ساتھ کھڑی ہانا کو دیکھا جواب آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھور رہی تھی۔۔

"اس کا مطلب ہے تم نے ان کی ہی طرح دو نمبر آدمی ہو۔۔"

"تم نے کب میری دو نمبری دیکھی؟۔۔"

"دیکھی تو نہیں لیکن ممکن ہے تم بھی ان کی طرح ایک منافق لیڈر رہو"۔۔کندھے اچکاتی وہ دائیں بائیں دیکھنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

"منافقت دل کی بیماری ہوتی ہے اور انسان اس کا مباحثہ خود کر سکتا ہے جانتی ہو کیسے؟۔۔"

ہانا ابرو اکھٹے کیے غور سے اس کی بات سن رہی تھی۔۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ تین عادتیں جس کسی میں ہوں تو وہ خالص منافق ہے اور جس کسی میں ان تینوں میں سے ایک عادت ہو تو وہ (بھی) نفاق (پر) ہی ہے، جب تک اسے نہ چھوڑ دے۔

جب اسے امین بنایا جائے تو وہ (امانت میں) خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب (کسی سے) عہد کرے تو اسے پورا نہ کرے۔۔

اور میں خود کو ان عادتوں سے پاک رکھتا ہوں۔ میں ملکی معملات میں خیانت نہیں کرتا۔ میں عوام کو جھوٹے دلاسے نہیں دیتا۔ میں عوام سے جو وعدہ کرتا ہوں اسے پورا کرتا ہوں۔۔

ہانا نے تائید انداز میں سر ہلایا۔۔وہ اس کی باتوں سے کافی متاثر دکھائی دے رہی تھی ۔۔جب کے سامنے سے اتے سرمد آفندی کی دیکھتے دلاور کے مسکراہٹ میں ڈالے ہونٹ سختی سے اپس میں پیوست ہو گے۔۔

"اررے۔۔شاہ صاحب کیسے ہیں۔۔آپ شکر ہے آپ نے ہمیں اپنی ملاقات کا شرف نصیب فرمایا۔۔"

"میں ٹھیک۔۔۔آپ سنائیں سنا ہے مصروفیت کافی بڑھ گئیں ہیں اپکی"۔۔اس کی رنگین فطرت کی جانب اشارے کرتے وہ لب بھینچ گیا جب کے سرمد قہقہ لگاتے اب پوری طرح سے ہانا کی جانب متوجہ ہو چکا تھا جو بے زاری سے ارد گرد کا جائزہ

لے رہی تھی۔۔ سرمد کی نظروں کا ارتکا محسوس کرتے اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے کندھے کے گرد گرفت مظبوط کر دی۔۔

(Meet my wife Haana Abdullah Shah)..

"ملیں میری بیوی ہانا عبداللہ شاہ سے۔۔"

اس کے ہاتھ کا دباؤ محسوس کرتی اس نے نظریں اٹھا کر اس کی گردن کی ابھرتی ہوئی نسوں کو دیکھا جو اس کے غصے کی گواہ تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہیں آپ امید کرتا ہوں ٹھیک ہوں گی؟۔"۔خوش اخلاقی کے سارے ریکارڈ توڑتے وہ ہانا کی جانب متوجہ ہوا۔۔

"میں ٹھیک ہوں سرمد صاحب"۔۔اپ سے ملنے کا بہت اشتیاق تھا مجھے۔۔

ایک نظر دلاور پر ڈالتی وہ گہری سرد نگاہوں سے سرمد کو دیکھ رہی تھی جو اس کے سامنے مسلسل مسکراہتا دلاور کو زچ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"ارے یہ تو میری خوشنصیبی تھی جو آپ مجھ سے ملنا چاہتی تھیں۔۔"

دلاور کی آنکھوں سے نکلتے شعلے اسے خاکستر کر دینے کو تیار تھے۔۔

www.novelsclubb.com

"بلکل۔۔مجھے بہت شوق تھا اس شخص سے ملنے کا جس نے ہماری تصویریں سوشل میڈیا پر نشر کیں۔۔ہمیں رسوا کرنے کی کوشش کی لیکن آپکو دیکھ کر ہر شک و

شہبات دور ہو چکے ہیں۔۔آخر جس شخص کو اپنی عزت کا خیال نہیں وہ ہماری عزت کی پرواہ کیوں کرے گا۔۔"

آفندی کی فطرت اور رنگین مزاجی سے ہر کوئی واقف تھا اور ہانا کا اتنے کھولے انداز میں طنز میں ڈوبا نشتر سیدھا اس کے دل پر آن لگا تھا۔۔

"مجھے کچھ ضروری کام ہے میں پھر ملتا ہوں آپ سے۔۔"

سٹپٹاتے ہوئے سرخ چہرہ لئے وہ دوسرے مہمانوں کی جانب بڑھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"کتنے چیپ اور تھرڈ کلاس لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا ہے تمہارا۔۔فوراً اپنی کمپنی بدلو مجھے ہر گز یہ لوگ پسند نہیں ائے۔۔"

ارد گرد تاسف سے دیکھتی وہ استحاق بھرے لہجے میں گویا ہوئی جب کے دلاور مسکراتے ہوے اثبات میں سر ہلاتا اس کی باتوں سے محظوظ ہو رہا تھا۔

۔

"ہانا دلاور"۔۔اپنے نام کی پکار پر دونوں نے پلٹ کر ایک ساتھ دیکھا جہاں سفید کمیض شلوار میں مبلوس مبین شاہ اور لائٹ پنک کلر کے سوٹ میں مبلوس ریحانہ شاہ بے چینی سے دونوں کے منتظر تھے۔۔دلاور نے ایک نظر ساتھ کھڑی ہانا کو دیکھا جواب سنجیدگی سے دونوں کی طرف متوجہ تھی۔۔

www.novelsclubb.com

**

گاڑی کو بلڈنگ کے باہر روکتے وہ دروازے کھولا چھوڑے بھاگتے ہوے بلڈنگ میں داخل ہوا۔ سڑھیاں پلانگتے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا فلیٹ کے سامنے گیا جہاں اس کے پڑوسی اور گارڈ اپس میں باتیں کر رہے تھے۔

"سب ٹھیک ہے؟۔۔"

نم پیشانی اور پھولے ہوئے سانس کے ہمراہ اس نے بامشکل سوال کیا۔۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا کچھ لوگ ائے تھے یہاں۔ دروازے توڑنے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ تو شکر ہے کے ہم شور کی آواز سن کر بروقت باہر نکل ائے اور گارڈز کے ساتھ زبردستی نکال باہر کیا ہے انھے۔۔"

اپنے پڑوسی ایاز صاحب کی بات سن کے اس کے تنے اعصاب یک دم پر سکون ہو گے اور وہ جذباتیت میں آگے بڑھتا ان کے گلے جا لگا۔۔

"بہت شکریہ انکل۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہی کن لفظوں میں آپ شکر ادا کروں۔۔"

"ارے شکریہ کیسا بیٹا۔۔مشکل وقت میں ایک پڑوسی ہی دوسرے پڑوسی کے کام آتا ہے آخر ہمارے بھی کچھ حقوق و فرائض ہیں۔تم اندر جاؤ بچی بیچاری ڈری ہوئی ہو گی۔۔"

www.novelsclubb.com

ایاز صاحب کی بات پر اثبات میں سر ہلاتے وہ جیب سے چابی نکالتا۔۔دروازے کھولتا اندر داخل ہو گیا۔۔

**

فلیٹ میں قدم رکھتے ہی اس نے ایک گہری پر سکون سانس ہوا کے سپرد کی۔اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کرتا وہ کم تھا۔اس کے رب نے اس کی جان اور عزت دونوں کی حفاظت کی تھی۔کمر پر ہاتھ رکھتے وہ گہرے گہرے سانس بھرتا خود کو پر سکون کر رہا تھا۔۔پورے گھر میں ایک طائرانہ نظر ڈالتے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ کمرے کے دروازے کے قریب جا کھڑا ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

"زالے دروازہ کھولو دیکھو میں آ گیا ہوں۔۔"

بیڈ کے کنارے پر ڈری سہمی زالے تو گویا یوسف کی آواز پر دوبارہ جی اٹھی۔لرزتی ٹانگوں پر بامشکل اٹھتی وہ بھاگنے کے انداز میں دروازے کھول گئی۔۔

"یوسف۔۔"

"زالے۔۔"

نظروں کا گہرا تصادم ہوا۔آنکھوں میں پانی جما ہوتا گیا۔آگے بڑھتے اس نے زالے کو خود میں بھینچ لیا۔ہونٹوں کو اپس میں پیوست کیے وہ اس کی حالت دیکھ کر با مشکل خود کو کنٹرول کر رہا تھا۔۔بکھیرے بال جو پسینے سے ماتھے سے چپکے تھے ۔۔آنکھیں رونے سے سرخ ہوئی پڑیں تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

"میں آگیا ہوں سکونِ قلب۔۔زالے کا یوسف آگیا ہے۔۔"

نرمی سے اس کے بال سہلاتے وہ اسے نارمل کر رہا تھا جب کے زالے کی ہچکیاں پورے گھر میں گھونجنے لگی۔۔

"میں بہ۔بہت۔۔ڈا۔۔ڈر گئی تھی۔۔وؤوہ لوگ مجھ۔۔مجھے لے جاتے یوسف میں پھر سے کھو جاتی۔۔وہ بہت قریب آگے تھے یوسف"۔۔

www.novelsclubb.com

"ایسے کیسے لے جاتے۔۔میں نے زالے کو اپنے اللہ کی پناہ میں دیا تھا۔کوئی بُری طاقت کیسے تمہے نقصان پہنچا سکتی تھی۔۔"

اپنی گرفت اس کے گرد مضبوط کرتے وہ یقین بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔جب کے زالے کی گرفت اس کے کندھے پر لمحہ بالمحہ ہلکی ہوتی جارہی تھی۔۔جسے محسوس کرتے اس نے زالے کو پکارا۔۔

"زالے۔۔"

اس کے سر کے پیچھے ہاتھ رکھتے اس نے اس کا چہرے اپنی آنکھوں کے سامنے کیا ۔جہاں وہ بند ہوتی آنکھوں سے بامشکل اسے دیکھ رہی تھی اور پھر حواس کھوتی اس کے باہوں میں جھول گئی۔۔

**

قدرے خاموش گھوشے میں کرسیاں اپس میں جوڑے وہ خاموشی سے براجمان تھیں۔ریحانہ شاہ کی نظریں مسلسل ہانا کے ناراض ناراض چہرے پر تھیں جب کے وہ چہرے پر سنجیدگی سجائے سامنے اسٹیج کی جانب متوجہ تھی جہاں نیا شادی شدہ جوڑا سب سے شادی کی مبارک باد وصول کر رہے تھے۔

'تم اب تک ہم سے ناراض ہو ہانا"۔۔وہ اداسی سے گویا ہوئیں۔۔

www.novelsclubb.com

"ناراض نہیں ہوں بھابی لیکن یہ سچائی میرے لئے کسی صدمے سے کم نہیں کے جس بیٹے کی موت کا سوگ میں ساری زندگی مناتی رہی وہ زندہ ہے اور دکھ اس بات کا ہے کے مجھ سے یہ سچائی چھپانے والے وہی لوگ تھے جو مجھ سے محبّت کے

دعوے دار تھے"۔۔ایک نظر ریحانہ شاہ پر ڈالتی وہ دوبارہ اسٹیج کی جانب متوجہ ہو گئی۔۔

"ہم نے جو بھی کیا تمہارے بھلے کے لئے کیا تھا ہانا ہم تمہے تمام عمر کی تکلیف سے بچا لینا چاہتے تھے۔ہماری محبّت پر شک نہیں کرو ہانا ہم سب تم سے بہت محبّت کرتے ہیں۔۔ہمیں معاف کر دو"۔۔اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتی وہ لہجے میں آنسوؤں کی امیزش لیے گویا ہوئیں۔۔ہانا کی مزید ناراضگی ان کے لئے تکلیف کا باعث تھی۔۔ جب کے ہانا نے تڑپ کر ان کی جانب دیکھا۔سامنے موجود عورت کوئی عام عورت نہیں تھی وہ ریحانہ شاہ تھی جس نے بخت ولا کو اس کی بنیادوں پر قائم رکھا تھا ۔مبین شاہ کے ہر سرد گرم موسم میں ان کے شانہ بشانہ چلیں۔بچوں کی تربیت سے لے کر ہانا کی دکھ سکھ کی ساتھی ریحانہ شاہ جن کی باوقار شخصیت انھے

دوسروں سے ہمیشہ معتبر بناتی ہے وہ کیسے انھے روتے اور معافی مانگتے دیکھ سکتی تھی

۔۔

"بھابی بس کریں۔۔ مجھ سے معافی نہیں مانگیں۔۔ میں ناراض ضرور تھی لیکن اتنی نہیں کے آپ کو معافی مناگنی پڑے۔۔ اپ میرے لیے بہت اہم ہیں بھابی اپ کے وجود سے ہی بخت ولا میں خوشیوں کا ہر رنگ موجود ہے"۔۔

ان کی آنکھوں سے آنسو صاف کرتی وہ ہر چیز سے بیگانی دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"تم جانتی ہو ہانا ہم سب نے ہمیشہ تمہاری خوشیوں کے لیے دعا کی ہے۔ ہمارے بس میں ہوتا تو شاید تمہاری پہلی شادی کی ناکامی کبھی تمہارا مقدر نہ بنتی"۔۔بھابی کی بات پر وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

بھابی ہم نے اپنے بچوں کو یہ تو سکھا دیا کے رشتے جوڑے کیسے جاتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں سکھایا کے اگر رشتے ٹوٹ جائیں تب کیا کرتا ہیں۔ زبیر اور میری شادی میری زندگی کا وہ حصہ ہے جسے میں چاہ کر بھی بھلا نہیں سکتی وہ ایک سال میری زندگی کے چالیس سالوں پر بھاری ہے بھابی"۔۔ماضی کی کرب ناک یادیں ذہن کے دریچوں پر اپنے نقش چھوڑ چکی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"تم دلاور کے ساتھ خوش ہو نہ؟"۔۔بھابی کے سوال پر وہ بے ساختہ مسکرائی۔۔

اپکا بھائی ایک بہت اچھا شوہر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہت اچھا انسان بھی ہے ۔خوش ہوں یا نہیں یہ نہیں جانتی لیکن اب میں مطمئن ہوں اور شاید مطمئن اور پُر سکون ہونا خوش ہونے سا زیادہ اہم ہوتا ہے"۔۔اس کی آنکھوں میں جلتے محبّت کے دیے ان کی نظروں سے مخفی نہ تھے۔دل میں اس کے ہزاروں دعائیں کرتی وہ بھی کافی حد تک مطمئن تھیں۔۔

بھابی؟۔۔کچھ یاد اتے وہ فورا ریحانہ کی جانب متوجہ ہوئی۔۔

www.novelsclubb.com

آج کی پارٹی میں لیلیٰ کون ہے؟۔۔ نظریں ارد گرد دوہڑاتی وہ استسفار کر رہی تھی جب کو ریحانہ شاہ کو کوئی بات چھپانا ضروری محسوس نہ ہوا۔ہاتھ سے سامنے

اشارے کرتیں وہ اسے لیلیٰ کی جانب متوجہ کر رہیں تھی جو سرمد آفندی کے ہمراہ بلیک ساڑھی میں مبلوس کھولے ہوئے بالوں کے ساتھ وہ ہر کسی کی نظروں کا مرکز بنی ہوئی تھی۔۔۔۔

"یہ تو سچ میں خوبصورت ہے"۔۔ہانا کی ہلکی بڑبڑاہٹ ان کی سماعتوں سے مخفی نہ رہی۔۔

"سارا کمال سرجری کا ہے ورنہ یہ کہاں کی خوبصورت ہے"۔۔ نخوت سے سر جھٹکتی وہ اسے سے خاصی بے زار دکھائی دے رہیں تھی۔ریحانہ کے نزدیک لیلیٰ کی رائے شروع سے ہی کافی حد تک منفی تھی۔جب کے ہانا خاموشی سے اس کا جائزہ لے رہی تھی۔۔

"بات سنو یہ واپس ضرور کسی مقصد کے لئے ائی ہے تم اس پر نظر رکھنا اگر یہ کہیں بھی دلاور کے ارد گرد دکھائی دے فورا اس کو راستے سے ہٹانے کی کوشش کرنا ۔۔"

"آپ کو لگتا ہے وہ کچھ ایسا کرے گی"۔۔ہانا کے نزدیک کسی بھی عورت کا زبردستی ان کی زندگی میں داخل ہونے کا کوئی جواز نہ تھا وہ بھی تب جب دلاور کی شادی ہو چکی ہو

۔۔

www.novelsclubb.com

"تم نہیں جانتی ہو اسے۔اس کی نظر تو مبین پر بھی تھی لیکن پھر اچانک سے اس کی نظر دلاور کی جانب منتقل ہو گئی۔اسی لیے تمہے سمجھا رہی ہوں کبھی بھی کسی غیر عورت پر بھروسہ نہیں کرنا خاص کر اپنے شوہر کے معاملے میں تو کبھی نہیں "۔۔ہانا کا ہاتھ دباتی وہ اسے بہت کچھ سمجھا چکی تھیں۔ان کے باتوں پر فقط سر ہلاتے وہ پر سوچ نگاہوں سے لیلیٰ کو دیکھنے لگی جس کا رخ اب دلاور کی جانب تھا۔۔

**

گول دائرے کی صورت میں ملک کی نامور شخصیات جن میں مبین شاہ،دلاور، سرمد آفندی اور رانا عماد پیش پیش تھے۔سرمد اور رانا کے ساتھ ایک چھت تلے کھڑا ہونا یقیناً اس کے لئے صبر آزما کام تھا لیکن جسٹس صاحب کی تقریب میں وہ کوئی بدمزگی نہیں چاہتا تھا۔۔صبر کا دامن تھامے وہ خاموشی سے ایستادہ تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"سنا ہے آپ اپنی بیوی کو خاصی اہمیت دیتے ہیں شاہ صاحب۔ بھئی دینی بھی چاہیے آخر کو ملک کے نامور بیورو کریٹ مبین شاہ کی اکلوتی بہن ہیں"۔۔دلاور کی ہانا کو توجہ اور عزت کسی کی نظروں سے مخفی نہ تھی۔رانا عماد کا شمار ان مردوں میں سے تھا جو عورت کو اہمیت اور عزت دینا اپنی توہین سمجھتے تھے ایسے میں دلاور کا ہانا کو اہمیت دینے کی وجہ انھے محض مبین شاہ محسوس ہوتے تھے جو ہانا کو موضوع گفتگو بنتے دیکھ سرد نگاہوں سے عماد آفندی کو دیکھ رہے تھے۔۔

"ایک مرد کا ظرف بتاتا ہے کے وہ اپنی بیوی سے کس طرح کا برتاؤ رکھتا ہے اگر وہ بادشاہ ہے تو اپنی بیوی کو قیمتی تاج کی طرح سر پر سجائے گا اور اگر وہ ایک فقیر ہے تو بیوی کو پاؤں کی جوتی ہی سمجھے گا"۔۔سرد آنکھیں لیکن لہجے میں پختگی لیے وہ سب کے سامنے ان کی اور اپنی حثیت واضح کر چکا تھا۔جب کے رانا عماد اتنی کھولی بیزاتی پر پیچ وتاب کھا کر رہ گیا۔۔

"کیسے ہیں آپ سب۔۔ہال کی ٹک ٹک پر سب نے بے ساختہ پلٹ کر کرل بلیک ریڈش بالوں کے ساتھ بلیک ہی ساڑھی میں ملبوس لیلیٰ کو دیکھا جو فدا وارنہ نگاہوں سے دلاور کو دیکھ رہی تھی جو اس پر ایک نگاہ غلط ڈالے بغیر مبین شاہ کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔

"اس کا دوبارہ واپس انا یقیناً کسی مقصد کے تحت ہے خیال رکھنا میں اپنی بہن کی زندگی میں کوئی مسئلہ نہیں چاہتا"۔۔ناگواریت سے سرمد آفندی کی کسی بات پر قہقہ لگاتی لیلیٰ کو دیکھتے وہ تنبیہ انداز میں دلاور سے گویا ہوئے۔۔

"آپ کی بہن میری بیوی ہے مبین بھائی اور اپنی بیوی کو ہر مشکل و پریشانی سے دور رکھنا مجھے اچھے سے آتا ہے۔۔"

"لیکن سامنے کھڑی خاتون کی نظر میں تم خاصے اہمیت کے حامل ہو"۔۔ان کے چھیڑنے پر وہ لب بھینچتا سامنے دیکھنے لگا جہاں وہ ریحانہ شاہ کی کسی بات پر مسکرا رہی تھی۔اس کی مسکراہٹ دلاور شاہ کو دل تھام لینے پر مجبور کر دیتی تھی۔۔

"میری نظر میں جس عورت کی اہمیت ہے وہ میری بیوی ہے باقیوں کی مجھے پروا نہیں"

www.novelsclubb.com

۔۔

ہاتھ سے دوپٹے کی ٹھیک کرتی وہ اس کی نگاہوں کا مرکز بنی ہوئی تھی۔دنیا سے بیگانہ وہ بس اپنی بیوی کی دیکھ رہا تھا وہ بیوی جو خدا کی طرف سے ایک تحفہ تھی اس کے سکھ دکھ کی ساتھی..وہ کیسے اس سے بے وفائی کر سکتا تھا۔اس کے لئے بے وفائی موت کے مترادف تھی۔۔نظروں کی تپش محسوس کرتی وہ بے ساختہ سامنے دیکھنے لگی جہاں وہ ہر چیز سے بے پرواا سی کی جانب متوجہ تھا محبّت نامی جذبے کی تپش دل کے گرد جمی برف کو پگھلا چکی تھی۔۔

**

"مجھے خوشی ہے کے تم آپا اور مبین بھائی سے اپنی ناراضگی ختم کر چکی ہو"۔۔گاڑی کی بیک سیٹ پر براجمان وہ ساتھ بیٹھی ہانا سے گویا ہوا۔۔دونوں گھر کی جانب روانہ تھے جب کے مبین اور ریحانہ کچھ وقت قبل ہی کراچی روانہ ہوئے تھے۔۔

"اپنوں سے زیادہ دیر تک ناراضگی قائم نہیں رکھی جاسکتی"۔۔گاڑی سے باہر دیکھتے وہ دھیرے سے گویا ہوئی جب کے دلاور اس کے جواب پر سر ہلاتے موبائل کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔

آ"ج تمہاری بہت خاص دوست ملنے آئی تھی تم سے لیکن تمہارے رویے سے خاصا دلبرداشتہ کیا بیچاری کو"۔۔دلاور کا لیلیٰ کو نظر انداز کرنا نانا کی نظروں سے مخفی نہ تھا اور یہی بات اسے عجیب سی خوشی اور طمانیت کا احساس بخش رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"محبوب سے وفاداری کا تقاضا ہے کے محبوب دستیاب نہ بھی ہو تب بھی اس سے بے وفائی کا مرتکب نہیں ہوا کرتے"۔۔اس کی آنکھوں میں جھانکتے خوبصورت

لب و لہجے میں گویا وہ اس پر اپنا سحر طاری کر رہا تھا۔ کیا ہانا عبداللہؒ شاہ کی زندگی میں محبّت نامی جذبہ پوری طرح سے اپنی پنکھ پھیلا چکا تھا دل کی گرد جمی برف پگھل چکی تھی۔ سامنے موجود آدمی کی محبّت دل میں گھر کر گئی تھی انتظار تھا تو بس اظہار کا۔!

**

بار بار کروٹ بدلنے کے باوجود اسے نیند نہیں آ رہی تھی۔ کراچی میں دسمبر کا مہینہ باقی شہروں کی نسبت کم ٹھنڈا ہوتا ہے۔ وقت کچھوے کی چال چل رہا تھا یا پھر آج اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا۔ گھڑی کا ہندسہ سات بجا رہا تھا۔ لحاف کو اپنے اوپر سے جھٹکتے وہ پاؤں لٹکائے بیڈ پر بیٹھ گیا۔ دل کی دھڑکنیں آج معمول کی نسبت زیادہ تیز تھیں۔ دل میں عجیب سی بے چینی اور شور برپا تھا۔ دھیرے سے چلتا وہ روم ریفریجریٹر سے پانی کی بوتل نکالتا وہیں کھڑے کھڑے پینے لگا۔ نظریں بے ساختہ سائیڈ ٹیبل پر رکھے کارڈ پر پڑی "عبدالرحمان خان" ایک سیمینار ہے میں چاہتا ہوں

تم اس میں ضرور اؤ۔۔ذہن میں گھونجتے جملے فیصلہ کرنے میں مدد کے حامل تھے

۔۔

صوفے پر پڑی جیکٹ کو پہنتے وہ لمحوں میں فیصلہ کرتا کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

**

"اللہ کون ہے؟ وہ جو سارے جہانوں کا مالک ہے وہ جس نے ہمیں پیدا کیا۔۔ ہمیں گھر دیے گھر والے دیے۔وہ جس نے ہمارے والدین کے دلوں میں ہمارے لئے محبّت ڈالی۔وہ جس کی ہم حمد و ثنا کرتے ہیں۔ لیکن کیا اللہ اور اس کے بندے کے درمیان رشتہ محض عبادت کی بنیاد پر ہے؟"۔۔سوال پوچھتے ساتھ انہوں نے لوگوں سے بھرے ہال میں ایک نظر دوڑائی جہاں وہ سر جھکائے آخری کرسی میں براجمان تھا اسے شفقت سے دیکھتے وہ اپنی بات جاری رکھنے لگے۔۔

"اللہ اور آپ کا تعلق محض عبادت کی بنیاد پر ہے؟ نہیں۔۔اللہ کی عبادت کے لئے تو ہزاروں مخلوق موجود ہیں۔ پھر کیا چیز ہے جو اللہ اور آپ کے درمیان ہے ؟"۔۔خاموشی سے انہوں نے پورے حال میں نظریں دوڑائی جہاں سب جواب کے منتظر تھے۔۔

"سر رینڈر، اطاعت۔ مطلب خود کو اس کے حوالے کر دینا۔۔جو وہ کہ دے وہ مان لینا ایسے میں انکار کی گنجائش نہ ہو۔۔وہ سب جانتا ہے لیکن پھر بھی اس کو بتانا کے آپ کیا محسوس کر رہے ہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

"اللہ اور اپ کا تعلق محض سزا اور جزا کا تعلق نہیں۔وہ رب ہے آپ کا وہ مالک ہے جس نے آپ کو پیدا کیا۔آپ کو بہترین صورتیں عطاء کیں۔آپ کو حق و باطل کی پہچان کروائی۔آپ کو معصوم فطرت پر پیدا کیا پھر آپ کہاں بھٹکے چلے جا رہے ہیں ۔"

"میں آج یوتھ میں یہ مسئلہ عام سمجھتا ہوں جہاں ہر کوئی ایک وحشت ایک بیماری میں مبتلا ہے۔آپ جانتے ہیں وہ کون سی بیماری ہے؟۔۔

وہ بیماری لوگوں سے توجہ کی بھیک مانگنے کی بیماری ہے۔آج لوگ یا تو محبوب شخص سے محبّت کی بھیک مانگتے نظر آتے ہیں یا پھر توجہ نہ ملنے پر ڈپریشن کا شکار ہو جاتے ہیں۔لیکن یہاں ایک بات قابل غور ہے۔ہم لوگوں سے توجہ کیوں مانگتے ہیں ۔ہم کیوں چاہتے ہیں کے دوسرے ہمارا مسئلہ سنیں ہمیں سمجھیں۔لیکن ہمارے

پاس تو ایسی ذات ہے جو ہمیں نہ صرف سنتی ہے بلکے سمجھتی بھی ہے۔آپ سب جاننا چاہتے ہیں وہ کون ہے ؟۔۔"

بلیک پینٹ کوٹ میں سفید داڑھی وہ شفقت سے بھرپور مسکراہٹ سجائے وہا سٹیج کے ایک سرے سے دوسرے سرے باوقار چال چل رہے تھے۔آخری نشست میں براجمان حاد خاموشی سے انھے دیکھ رہا تھا۔کون ہے وہ ہستی جو اسے سن رہی ہے ؟جو اسے سمجھتی ہے ؟آخر ایسا کون ہے ؟ہزاروں سوال دل میں لیے وہ خاموشی سے انھے دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"اللہّ۔۔

اللہّ ہے وہ ذات جو اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کے تم مجھے یاد کرو میں تمہے یاد کروں گا ۔پھر آج ہم کہاں بھٹکے چلے جا رہے ہیں۔اللہّ سے آپ کا تعلق سزا اور جزا سے کہیں

بڑھ کر ہے۔اس نے آپ کو صرف سزا دینے کے لیے پیدا نہیں کیا۔وہ رحیم ہے وہ آپ سے ہر شخص ہر رشتے سے بڑھ کر محبّت کرتا ہے۔اس کی رحمت اس کے غصے پر غالب ہے۔

میں نہیں جانتا آپ لوگ زندگی کے کس دور سے گزر رہے ہیں لیکن یقین رکھیں کے ایک ذات ہے جو آپ کے ہر دکھ سے واقف ہے۔اس زندگی میں آپ کے ہر دکھ اور درد کو صرف آپ یا پھر آپ کا رب جانتا ہے لوگ نہ جانتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں۔لوگوں سے توجہ کی بھیک مانگنا چھوڑ دیں۔ابھی وقت ہے آپ آج یہاں موجود ہیں مجھے سن رہے ہیں کیونکے اللہ آپ کو یہ سب سنوانا چاہتا ہے۔آپ خاص ہیں خود کو ضائع نہ کریں نہ لوگوں کے پیچھے نہ لاحاصل خوائشوں کے پیچھے۔اللہ وہ واحد ذات ہے جو آپ کا انتظار کرتی ہے۔آپ کی ہزار نافرمانیوں کے باوجود وہ آپ کی نہیں چھوڑتا۔۔اپ آج اپنے کسی دوست کا میسج نظر انداز کر کے دیکھیں۔۔کل وہی دوست آپ کو مغرور مطلبی اور نا جانے کیا کیا کہے گا جانتے ہیں کیوں؟ کیوں

کے انسان انتظار نہیں کرتا اس کے نزدیک دوسروں کی زندگی ایک سائیڈ کہانی ہے جس میں اس کو کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ لیکن اللہ نے آپ کو آپ کی کہانی کا اہم کردار بنایا ہے۔ وہ کردار جسے اپنی یہ زندگی جینی ہے اور اپنی اس زندگی سے آخرت کے لئے سامان اکھٹا کرنا ہے۔ اپ جانتے ہیں وہ سامان کون سا ہے؟

اچھے اعمال جو آپ کو جہنم سے نجات کا باعث بنیں۔۔ زندگی میں جو گزر گیا اسے بھول جائیں۔۔ ابھی سوچیں آخرت کا سوچیں آپ زندہ ہیں اللہ نے اپ کو موقع دیا ہے اس کو ضائع نہ کریں خود کو ضائع مت کریں یقین رکھیں وہ اللہ بہت رحیم ہے وہ آپ کو معاف کر دے گا بس جائیں اور مانگیں اس سے اگر آپ کو دعا کا طریقہ نہیں آتا پھر بھی جائیں اور اس کے سامنے ہاتھ پھیلا دیں اس کو بتائیں کے اس کے علاوہ آپ کا کوئی نہیں اور وہ یقیناً اٹھے ہاتھ خالی نہیں لوٹاتا۔۔"

اسٹیج آہستہ آہستہ خالی ہو رہا تھا لوگ اٹھ اٹھ کر باہر کی جانب بڑھ رہے تھے وہ دل میں سکوت محسوس کرتا خاموشی سے ہاتھوں کی لکیروں میں نہ جانے کیا تلاش رہا تھا ۔دنیا کا شور بھی اس کے اندر کا چھایا سکوت نہیں توڑ پا رہا تھا۔

"حاد"۔۔اپنے کندھے پر دباؤ محسوس کرتا وہ چونک اٹھا۔سامنے وہی شفقت سے بھرپور مسکراہٹ سجائے کھڑے تھے۔۔

"آپ نے کہا اللہ بہت رحیم ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں بلکل اللہ بہت رحیم ہیں"۔۔وہ ان کے سامنے کھڑا استسفار کر رہا تھا۔۔

"کیا وہ سب کی سنتا ہے؟۔۔"

"بلکل۔اللہ سب کا ہے گناہ گاروں کا بھی مومنوں کا بھی۔۔"

"پر مجھے زندگی میں کچھ بھی نہیں ملا"۔۔لہجے میں عجیب سی اداسی تھی۔بچپن کی محرومی سے لے کر جوانی کی محبّت سب ادھوری تھی۔۔

"کیا تمہے کبھی کچھ نہیں ملا"؟۔۔انہوں نے تصدیق چاہی۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں کچھ نہیں ملا"۔۔وہ اپنی بات پر بضد تھا۔۔

"تو بتاؤ حادیہ ہوا جس میں تم سانس لیتے ہو یہ کس کی دین ہے۔یہ آنکھیں جن سے تم دنیا کی خوبصورتی قید کرتے ہو یہ کس دین ہے۔یہ ہاتھ جن سے تم لکھتے ہو۔۔یہ پاؤں جن سے تم کروفر سے چلتے ہو یہ قد کاٹھ یہ رنگت۔۔یہ سب کس کی دین ہیں یہ زبان جس سے تم ہزاروں کھانوں کا ذائقہ محسوس کرتے ہو۔۔یہ دل جو سینے میں دھڑکتا ہے یہ سب کس کی دین ہیں؟۔۔۔سر اٹھا کر اللہ سے شکوہ کرنے سے پہلے ایک بار سر جھکا کر اللہ کی نعمتوں کو دیکھ لینا زندگی آسان لگنے لگے گی۔۔"

۔۔اس کا کندھے تھپتھپاتے وہ ہال سے باہر کی جانب بڑھ گے۔پیچھے وہ اپنی جگہ ساکت سا کھڑا اپنی زندگی کو شمار کرنے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

**

"یوسف گھر میں ہے کیا؟۔۔"

پورچ میں یوسف کی گاڑی دیکھتے ریحانہ شاہ نے بٹلر سے سوال کیا جو خود عجیب کشمکش کا شکار دکھائی دے رہا تھا۔۔

"جی بڑی بی بی وہ اپنے کمرے میں ہیں۔۔"

دھیرے سے جواب دیتے وہ مسلسل مبین شاہ کی جانب دیکھ رہا تھا جو اس کی بے چینی محسوس کرتے اس کی جانب متوجہ ہوئے۔۔

"کیا ہوا خیریت ہے؟۔۔"

www.novelsclubb.com

"یوسف بابا اپنے ساتھ کسی لڑکی کو لے کر آئے ہیں۔۔" بتاتے ہوئے وہ خود بھی عجیب کشمکش کا شکار تھا۔یوسف کا کردار سب کے سامنے تھا اس کی تربیت بہترین

طریقے سے کی گئی تھی ایسے میں رات اندھیرے ایک لڑکی کو گھر لانا تمام ملازمین کو حیرت میں مبتلا کر گیا۔۔

"کیا وہ زالے کو گھر لے آیا ہے؟"۔۔خود کلامی کرتے انہوں نے ایک نظر سیڑھیاں چڑھتی ریحانہ کو دیکھا اور گہرا سانس بھرتے ان کے پیچھے ہو لیے۔۔

**

کمرے میں قدم رکھتے ان کی پہلی نظر بیڈ پر دنیا مافیا سے بے خبر وجود پر پڑی جس کے سیاہ پرکشش بال پورے تکیے کے اطراف پر بکھرے ہوئے تھے۔یوسف پیٹھ موڑے اس کے سرد ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لئے حدت بخش رہا تھا۔سامنے پڑے وجود سے اس کی اتنی نزدیکی ریحانہ شاہ کو انجانے خدشات میں گیرے ہوے تھا

۔کون تھی یہ لڑکی؟جس کی موجودگی ان کے بیٹے کے کمرے میں کسی مثبت بات کی طرف اشارہ نہ تھی۔پیچھے کھڑے مبین شاہ نے پتھر کی مورت بنی ریحانہ کو دیکھا جو خاموشی سے سامنے بیٹھے بیٹے کا جائزہ لے رہیں تھی جو ہر شے سے بے خبر سامنے موجود لڑکی کی جانب متوجہ تھا۔۔

"یوسف"۔۔مبین شاہ کی پکار پر اس نے پلٹ کر ان کی جانب دیکھا۔دروازے کے پاس ایستادہ ریحانہ شاہ اسے سوالی نظروں سے دیکھ رہیں تھی۔بہت سوال تھے جو انھے بے چین کیے ہوئے تھے۔زالے کا ہاتھ بیڈ پر رکھتے اس پر لحاف برابر کرتے وہ دھیرے دھیرے چلتا اپنے امی بابا کے سامنے آن کھڑا ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

"یہ لڑکی کون ہے یوسف؟"۔۔اپنے اندر اٹھتے خدشات کی نفی کرتی وہ دھڑکتے دل سے یوسف کی جانب متوجہ تھیں۔۔ریحانہ شاہ کے سوال پر اس نے ایک نظر اپنے بابا کو دیکھا جو آنکھ کے اشارے سے اسے سچ بتانے کا اشارہ کر رہے تھے۔سچائی سے پردہ اٹھانے کا وقت آگیا تھا۔۔

"یہ لڑکی میری بیوی ہے امی"۔۔لفظ بیوی پر ساتوں آسمان اپنے سر پر گرتے محسوس ہوئے چکراتے سر کو بامشکل سنبھالتے وہ ڈھے سی گئیں۔۔

www.novelsclubb.com

**

"امی آپ کا بی پی بہت ہائی ہے؟"۔۔متفکر سی مشین کو دیکھتی جہاں بی پی ایک سو ستر دکھائی دے رہا تھا۔۔

"مجھ سے کیا پوچھتی ہو پوچھو اپنے اس بھائی سے جس نے آدھی رات کو ماں کے دل کو ایسا صدمہ لگایا ہے"

۔۔سر کو کپڑے سے بندھے وہ صدمے سے بے حال تھیں۔اپنے لاڈلے بیٹے کی شادی کے کتنی خواب سجائے تھے انہوں نے اور اچانک سے یہ کیسی آندھی آئی تھی جس کی شدت سارے خواب چکنا چور کر گئی۔۔ مہمل نے حیرت سے یوسف کو دیکھا جو خاموشی سے سر جھکائے اپنی امی کی لعن طن سن رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"امی کیا ہوا ہے آپ کو؟"۔۔زالے کے وجود سے ان جان سیف کمرے سے باہر نکلتے فوراً ریحانہ شاہ کی جانب لپکا جو سر پکڑے دھائیاں دے رہیں تھی۔۔

"ہاں۔۔اؤ تم بھی اؤ۔۔دیکھ لیجئے گا مبین ایک دن یہ بھی اپنی بیوی لے آئے گا ۔۔ماں کی تو کوئی اہمیت نہیں ہے ان کی نظر میں۔۔ مبین شاہ کو دیکھ کر کہتی وہ دوبارہ سر پکڑ کر بیٹھ گئیں۔جب کے یوسف سر ہاتھوں میں دبائے خاموشی اور ندامت سے ماں کو دیکھ رہا تھا۔وہ یہ سب ایسے نہیں چاہتا تھا بس حالات اس کے اختیار سے باہر نکل چکے تھے

۔۔

"اچھا بس کرو ریحانہ طبیعت خراب نہیں کرو۔۔جو ہونا تھا ہو گیا اب اٹھو جو بات ہو گی صبح ہو گی"۔۔بچوں کو کمرے میں جانے کی ھدایت دیتے وہ ریحانہ شاہ کو سہارا دیتے کمرے کی جانب بڑھ گے۔جو مسلسل غصے میں بڑبڑا رہیں تھیں۔۔

**

ہلکی نیلگوں روشنی پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ سر میں اٹھتی ٹیسوں کو نظر انداز کرتی وہ بمشکل آنکھیں کھولتی پورے کمرے میں نظریں دوڑانے لگی انجان کمرے میں اپنی موجودگی عجیب خوف و بے چینی پیدا کر رہی تھی۔ بیڈ پر بیٹھتی وہ دھیرے سے پاؤں دبیز کلین پر رکھتی دھیرے دھیرے دروازے کی جانب بڑھ رہی تھی۔ ذہن مکمل ہوش و حواس میں نہ تھا خود کو بامشکل سنبھلتی وہ دروازے کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔

زالے۔۔ کمرے میں داخل ہوتے ایک ہی جست میں اس تک پہنچتا وہ اسے اپنی اغوش میں سمیٹ چکا تھا۔ اپنے سامنے موجود یوسف کو دیکھتے اس کے تھکے اعصاب یک دم سے پر سکون ہو گے۔ کچھ قبل رونما ہونے والے منظر ذہن کے پردے پر واضح ہو رہے تھے۔۔

"یوسیوسف وو۔۔وہ لوگ آئے تھے او۔۔اور دار دروازہ توڑا۔۔وو۔۔لوگ کون تھے یوسف۔۔"

اس کے کندھے سے سر ہٹاتی وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ سے بامشکل جملہ مکمل کر رہی تھی ہاتھوں اور پیروں میں لرزش واضح تھی۔۔

"ششش!! کچھ نہیں ہوا میں ہوں نہ ڈرو نہیں۔"۔اس کے بال سہلاتے وہ اسے پر سکون کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"ہم کہاں ہیں یوسف یہ کون سی جگہ ہے۔"۔اجنبی جگہ کا ادارک کرتی وہ یوسف کو سوالی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔

"ادھر اؤ"۔۔اس کا ہاتھ پکڑتا وہ اسے اپنے حصار میں لئے صوفے کی جانب بڑھ گیا

۔۔

"میری بات دیھان سے سنو زالے۔۔میں تمہے مزید اکیلے اپارٹمنٹ میں نہیں چھوڑ سکتا تھا اور آج کے واقعے کے بعد تو بلکل نہیں۔۔ہم اس وقت ہمارے گھر بخت ولا میں ہیں۔۔

اس کی پھیلی آنکھوں میں دیکھتا وہ لمحے بھر کو ٹھہرا..

www.novelsclubb.com

اور وہ سب جانتے ہیں کے تم یہاں ہو۔۔"

"کیاوہ مجھے قبول کرلیں گے"۔۔ذہن میں اٹھتے سوال سے مقابل کو فوراً گاہ کیا۔۔

"انھے قبول کرنا پڑے گا کیونکہ یوسف زالے کے بغیر ادھورا ہے"۔۔اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے تسلی دیتے وہ اسے آنے والے وقت کے لئے تیار کر رہا تھا

۔

**

"تمہارا نام کیا ہے؟۔۔"

www.novelsclubb.com

"زالے مراد۔۔"

"گھر میں کون کون ہے؟۔۔"

"کوئی بھی نہیں۔۔والدین کی وفات ہو گئی ہے۔۔" لہجے میں یک دم اداسی امڈ آئی..

"خاندان میں اور کون کون ہے؟"

"تایا،تائی اور ان کی بیٹی۔۔"

www.novelsclubb.com

"یوسف سے پہلی ملاقات کہاں ہوئی تھی۔۔"

"میرے ہوسٹل میں جہاں میں قیام پذیر تھی۔۔"

"اپنے گھر میں کیوں نہیں رہتی تھی؟"

۔۔ایک اور سوال داغا گیا۔۔

"تایا،تائی نے گھر سے نکال دیا تھا"۔۔بیڈ پر براجمان وہ سامنے ٹو سیٹر صوفے پر براجمان ریحانہ شاہ کے سوالوں کے جواب دے رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ع"مر کیا ہے تمہاری؟"۔۔اس کا جائزہ لیتی ایک اور سوال پوچھا۔۔

بیس سال۔۔انگلیاں چٹخاتے وہ گویا ہوئی۔۔ہلکے گلابی رنگ کا سوٹ زیب تن کیے بالوں کی ڈھیلی ڈھالی چٹیا میں قید تھے۔۔بالوں کی کچھ لٹیں لاپروائی سے چہرے کے گرد طواف کر رہیں تھی۔ریحانہ شاہ کو اپنی بہو پہلی ہی نظر میں پسند آئی تھی بس کچھ سوال تھے جن کے جواب ابھی باقی تھے۔۔

"تعلیم کتنی ہے تمہاری؟۔۔"

"یونیورسٹی میں ایڈمشن لیا تھا مگر جاری نہیں رہ سکی۔۔"

www.novelsclubb.com

گہرے نیلے رنگ کے سوٹ زیب تن کیے وہ باوقار انداز میں سوال پر سوال کر رہیں تھی۔دل تو بہو دیکھ کر ہی طمانیت کے احساس سے بھر چکا تھا۔۔

"ھمم۔۔۔اچھاایک بات بتاؤیوسف کے ساتھ کس گھر میں رہناچاہو گی۔یعنی کراچی کے مختلف جگہوں میں ہمارے اچھے فرنشڈ گھر موجود ہیں تمہے جہاں ٹھیک لگے تم وہاں رہ سکتی ہو"۔۔آرام سے گویاوہ کچھ جان لینے کے درپر تھیں

۔۔

"مجھے اکیلے گھر میں ڈر لگتا ہے بہت۔امی باباجب زندہ تھے مجھے کبھی گھر میں اکیلا نہیں چھوڑتے تھے۔اور یوسف۔۔یوسف آپ سب سے بہت محبّت کرتے ہیں اور میں۔۔میں یوسف سے اور جن سے محبّت ہوتی ہے انھے ان کی جنّت سے دور نہیں کیاجاتا۔۔کیاآپ کے گھر میں میرے لئے تھوڑی سی جگہ ہو گی؟"۔۔آنکھ اٹھائے وہ امید سے استسفار کررہی تھی جب کے ریحانہ شاہ کادل آسودگی سے بھر چکا تھا۔انھے ان کی آئیڈیل بہو مل چکی تھی۔۔جوان کے گھر کو جوڑ کر رکھ سکے۔۔

"تم فریش ہو جاؤ پھر ایک ساتھ ناشتہ کرتے ہیں"۔۔دھیرے سے چلتی وہ دروازے تک پہنچیں۔۔زالے امید سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

"میں بخت ولا میں تمہے خوش آمدید کہتی ہوں"۔۔پلٹ کر ایک نظر اسے دیکھتے وہ کمرے سے باہر چلی گئیں جب کے زالے خوشی و آسودگی کے احساس سے بیڈ پر ڈھے سی گئی۔۔

**

"دانیال آپ میرے گھر رشتہ کب لائیں گے۔امی بار بار پوچھ رہیں ہیں آپ کا"۔۔اضطرابی انداز میں کمرے میں چکر کاٹتی وہ فون کے ذریعے دانیال سے محو گفتگو تھی۔۔

"لے آؤں رشتہ ڈارلنگ اتنی جلدی کیا ہے؟۔"۔مقابل کا پر سکون لہجے اسے مزید بے چین کر رہا تھا۔۔

"جلدی؟آپ کو ابھی بھی جلد لگ رہا ہے۔۔دانیال پلیز میرے گھر رشتہ لے کر ائیں میں مزید ایسے نہیں رہ سکتی"۔۔اس کی لہجے میں بے بسی ہی بے بسی تھی۔۔

"اچھا تم جب ملنے اؤ گی پھر ڈسکس کریں گے۔۔ابھی چھوڑو ان باتوں کو"

www.novelsclubb.com

۔۔دانیال کا لہجہ صاف ٹالنے والا تھا۔۔

"نہیں۔۔!اب میں کہیں ملنے نہیں آؤں گی آپ ائیں وہ بھی رشتہ لے کر ۔۔۔"وہ اپنی بات پر باضد تھی۔۔

"اچھا ٹھیک ہے تم چاہتی ہو میں تمہارے گھر آؤں تو تمہے میرا ایک کام کرنا ہو گا" ۔۔شکاری شکار کی تیاری کر رہا تھا۔۔بساط بچھادی گئی تھی انتظار تھا تو بس اگلی چال کا ۔۔

"کیسا کام؟"۔۔ردا کو اپنے گرد عجیب گھٹن بڑھتی محسوس ہو رہی تھی۔۔دل میں عجیب خدشات جنم لے رہے تھے۔۔لیکن وہ اس کے کسی مطالبے کی نفی کرنے کی پوزیشن میں نہ تھی۔۔

"تمہے اپنی دوست مہمل مبین کو میرے پاس لانا ہو گا"۔۔ لفظوں کا زہر اس کے کانوں میں انڈیل دیا گیا تھا۔ ردا کو اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی ۔۔جب کے دوسری جانب حکم دیتے ہی رابطہ منطقہ کر دیا گیا۔۔

**

فائل پر جھکے وہ سر گودھا میں ہونے والے اجلاس کے ہم پوائنٹس پڑھ رہا تھا۔ کوفی سے بھرا مگ ٹیبل پر پڑا پورے کمرے میں اپنی سحر انگیز خوشبو پھیلا رہا تھا۔ ناک کی نتھوں سے ٹکراتی تیز سی خوشبو پر اس نے ناگواری سے سر اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں وہ بلیک ریڈش بالوں کو کندھے پر پھیلائے وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس مسکراہتے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"تم اندر کیسی آئی؟"۔۔یہ افس گھر سے باہر مقیم تھا جہاں دلاور اہم سیاسی شخصیت سے ملاقات کرتا تھا۔ایسے میں لیلیٰ کا اس کمرے میں آنا دلاور کو حیران کر گیا۔۔

"آپ کے آدمیوں میں اتنی طاقت نہیں کے مجھے روک سکیں"۔۔اس کے سامنے کرسی کھینچ کر وہ وہاں ٹک گئی۔۔

"کیوں آئی ہو یہاں؟"۔۔چیئر تھوڑی پیچھے کھسکاتے وہ سرد نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"اس دن آپ سے کچھ خاص بات نہیں ہو سکی سوچا یہاں آکر آپ سے کچھ حال دل بیان کرلوں"۔۔لہجے کی معنی خیزی اور لبوں کی مسکراہٹ مقابل کے غصے کے گراف کو بڑھانے کے لئے کافی تھی۔۔

"اگر تم یہاں کوئی فضول بکواس کرنے آئی ہو تو فورا یہاں سے دفع ہو جاؤ کیوں کے میرا اس وقت تم سے بحث کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔۔"دلاور نے غصے سے کہا۔۔

"رانا عماد اور سرمد آفندی چاہتے ہیں کے میں آپ کو ٹریپ کروں لیکن سچ بتاؤں اس بار دل داغا دے رہا ہے"۔۔اس کے لہجے میں کچھ تھا جسے محسوس کرتا وہ کچھ نرم پڑھ گیا۔۔

"دیکھو لیلیٰ خود کو ان سیاسی چالوں میں مت پھساؤ تم خوبصورت ہو شادی کرو اپنی زندگی کی شروعات کرو۔۔ مجھ سے کسی بھی قسم سے امیدیں وابستہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے"

"اگر آپ جیسا شاندار بندہ شادی کے لئے حامی بھرے تو میں ابھی شادی کرنے کے لئے تیار ہوں اور یقیناً اپکی بیوی کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا آخر کوان کی بھی یہ دوسری شادی ہے"۔۔ تھوڑا آگے ہوتی وہ سامنے پڑا کوفی کا مگ اٹھاتی لبوں سے لگا گئی جب کے دلاور کے سر میں شدید درد کی ٹیسیں اٹھنا شروع ہو گئیں تھی۔اتنا تیز پرفیوم میں یک دم اس کا جی متلانے لگا۔۔اپر سے اس کی بکواس مزید اس کے غصے کی ہوا دے گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"داد۔۔۔!!!۔۔"اس کی دھاڑ پر داد دروازہ دکھیلتا فوراً اندر آیا۔سامنے موجود لیلیٰ کو دیکھتے اس نے ٹھٹک کر دلاور کو دیکھا جو خون آشام نظروں سے لیلیٰ کو دیکھ رہا تھا

۔۔

"میری بیوی کے بارے میں کوئی بکواس نہیں کرنا ورنہ تمہاری زبان گدی سے کھینچ لوں گا۔۔۔اور تم آئندہ اگر یہ عورت مجھے میرے افس میں نظر آئی تو تم خود کو نوکری سے فارغ سمجھنا"۔۔لیلیٰ کو سرد لہجے میں کہتا وہ باقی غصہ داد پر نکال گیا۔۔

"اور یہ مگ اٹھاؤ اور کچرے میں پھینک دو اسے۔میرے افس میں اس کی کوئی جگہ نہیں"۔۔سرد لہجے میں گویا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا افس سے باہر نکل گیا۔۔

**

"کیا سوچا تم نے پھر؟"۔۔گلے میں پہنی چین کو انگلی میں گھماتے وہ فون پر ردا سے پوچھ رہا تھا

۔۔

"مجھے آپ کی شرط منظور ہے لیکن آپ وعدہ کریں آپ پھر رشتہ لائیں گے نا"

۔۔۔اس نے تصدیق چاہتی وہ اس وقت صرف اپنا فائدہ دیکھ رہی تھی اس کے نزدیک اپنی ذات کے سوا کسی کی ذات اہمیت کی حامل نہ تھی۔اس وقت وہ اپنی سب سے بڑی خیر خواہ کو بھی قربان کرنے کو تیار تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"وعدہ رہا ڈارلنگ تم بس میرا کام کردو پھر سب ٹھیک ہو جائے گا"۔۔آنکھوں میں سفاکیت لیے وہ سب کچھ تہس نہس کر دینے کو تیار تھا۔ہر کردار اپنے حصے کی اداکاری کرتا جا رہے تھے۔کہانی لکھی جا چکی تھی انتظار تھا تو بس اختتام کا۔۔۔

**

دروازہ بند ہونے کی آواز پر اس نے آنکھوں پر سے بازو ہٹا کر سامنے کھڑی ہانا کو دیکھا جو کدر کے ڈارک پنک سوٹ پر بال کھولے اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔

"اٹھو چائے پی لو سر کا درد ٹھیک ہو جائے گا۔۔"

سائیڈ ٹیبل پر رکھے مگ کی جانب اشارہ کرتی وہ اس اٹھنے کا کہہ رہی تھی۔۔جب کے دلاور دھیرے سے کھسکتا اس کی بیڈ پر بیٹھنے کی جگہ بنا رہا تھا۔۔

"تم چائے کے شوقین لوگوں کو یہ کیوں لگتا ہے کے ہر مسلے کا حل چائے میں چھپا ہے"۔۔اس کے ہاتھ میں موجود اس کا مگ لیتے وہ ہونٹوں سے لگا گیا جب کے ہانا اسے تیز نظروں سے دیکھتی دوسرے مگ کی جانب ہاتھ بڑھا گئی۔۔

"کیونکے چائے میں کیفین ہوتی ہے جو سر کے درد کو آرام بخشتی ہے۔۔"اپنی طرف سے اس نے اہم معلومات دی۔۔

"پر مجھے لگتا ہے شفا چائے میں نہیں من پسند شخص میں رکھی ہے اگر وہ میسر ہو تو ہر درد کو آرام آجاتا ہے"۔۔ہانا کے ہلکے لائٹ پرفیوم کی خوشبو اس کے ناک کی نتھوں سے ٹکرا رہی تھی وہ آنکھوں کے راستے اسے دل میں جذب کر رہا تھا۔۔

"تمہے سیاست دان نہیں شاعر ہونا چاہیے تھا"۔ نفی میں سر ہلاتے وہ کہہ رہی تھی

۔۔

"تم چاہو تو تمہارے لئے میں شاعر بن سکتا ہوں۔۔"

ہم کو اچھا نہیں لگتا کوئی ہم نام ترا

کوئی تجھ سا ہو تو پھر نام بھی تجھ سا رکھے

www.novelsclubb.com

"فراز احمد میرے جذبوں کی اچھی ترجمانی کرتے ہیں"۔۔اس کی بات سنتی وہ چہرے پر چاہنے والی مسکراہٹ کو دبا گئی۔۔

"تمہارے سر میں درد کیوں تھا؟۔۔"

ویسے ہی بس مصروفیت بہت ہیں۔اس سے نظر چراتے وہ خاموشی سے چائے پینا لگا جب کے ہانا ایک گہری نظر اس کے چہرے پر ڈالتی خاموش ہو گئی۔۔

"مجھے جلسے کے سلسلے میں سرگودھا جانا ہے تم چاہو تو تب تک کراچی چلی جاؤ "۔۔دلاور کی بات پر کچھ سوچتی وہ فوراً انکار کر گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ابھی نہیں بعد میں جاؤں گی۔۔تم کچھ دیر آرام کر لو میں تب تک رات کے کھانے کا انتظام کر لوں"۔۔

"سنو؟۔"۔ہانا نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا۔۔

"تمہارا پرفیوم بہت اچھا ہے۔۔"

ہلکا سا مسکراہتی وہ کمرے کی لائٹ اوف کرتی وہ کچھ سوچتی کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔

**

"آپ نے بلوایا ہانا بی بی؟"۔۔ نظریں جھکے کچن میں داخل ہوتے اس نے ہانا سے سوال کیا جو سلاد کو ترتیب سے کاٹتی پلیٹ پر سجا رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"ہاں داد آؤ مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی"۔۔دوپٹے کو سلیقے سے سر پر سجائے وہ داد کو دیکھ رہی تھی جو نظریں جھکائے ہاتھ باندھے سفید کمیض شلوار میں مبلوس تھا ۔۔

"جی کہیں بی بی۔۔"

"دلاور کے آفس میں آج کون آیا تھا؟"۔۔ہاتھ مسلسل کھیرے کو پلیٹ پر سجانے میں مصروف تھا جب کے دادنے ایک نظر اٹھا کر ہانا کو دیکھا جس کے چہرے پر سنجیدگی واضح تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"لیلیٰ ائی تھی"۔۔چونک کر سر اٹھاتی اس نے حیرت سے داد کو دیکھا۔۔

"لیلیٰ فاروق؟"۔۔تصدیق چاہی۔۔

داد نے اثبات میں سر ہلاتے اس کی تصدیق پر مہر لگادی۔۔

"مجھے ملنا ہے اُس سے"۔۔لمحوں میں فیصلہ کرتی وہ داد کو حکم دے رہی تھی۔داد کے لئے حکم غیر متوقع تھا لیکن وہ سوال کرنے کی جرات نہیں رکھتا تھا۔مودبانہ انداز میں جی بہتر کہتا وہ خاموشی سے کچن سے باہر چلا گیا۔۔

**

www.novelsclubb.com

شاہ ولا کے سامنے گاڑی روکتے وہ بلیک میکسی کے ساتھ بلیک ہائی ہیل پہنے بالوں کو ہلکا سا کرل کیے ریڈ لپسٹک لگائے وہ خوبصورتی کی جیتی جاگتی مثال لگ رہی تھی ۔ٹھنڈی چلتی ہوا کو خاطر میں لائے بغیر مرمریں فرش پر پاؤں رکھتی وہ بالوں کو

جھٹکتی ہیل کی ٹک ٹک سے ولا کے اندر داخل ہوئی۔ پورا ولا روشنیوں میں نہایا ہوا تھا خادمائیں قطار بنائے خاموشی سے ایستادہ تھیں۔ اپنے لیے اتنا خوبصورت استقبال دیکھ کر اس کی آنکھیں چمک اٹھی۔ صبح دلاور کی جانب سے موصول ہوا دعوت نامہ اس کے پورے وجود میں سرور کی لہر ڈورا گیا۔ اس کا جادو دلاور شاہ پر چل گیا تھا یہ چیز اس کے لئے خوشی اور فخر کی بات تھی آخر وہ چیز نہیں تھی نظر انداز کرنے والی ۔۔

"آپ اس طرف آجایئں"۔۔ شاہدہ نے آگے بڑھتے لیلیٰ کو ڈائننگ روم کی طرف اشارہ کیا جسے وہ فقط اثبات میں سر ہلاتی مغرور چال چلتی ڈائننگ روم میں داخل ہوئی جہاں نواع واقسام کے کھانوں کی سحر انگیز خوشبو چاروں سو پھیلی ہوئی تھی ۔پورے ٹیبل پر ایک ستائشی نگاہ ڈوراتی وہ شاہدہ کی جانب متوجہ ہوئی۔۔

"مسٹر دلاور کہاں ہیں؟"۔۔ گردن آکڑاتی وہ شاہدہ سے پوچھ رہی تھی۔

"مسٹر دلاور تو یہاں موجود نہیں لیکن مسز دلاور ضرور موجود ہیں آپ کے استقبال کے لئے"۔۔ نسوانی آواز پر پلٹتی وہ حیرت سے سامنے ریڈ ساڑھی میں مبلوس ہانا کو دیکھ رہی تھی جس کے کالے لمبے بال کمر پر بکھرے تھے۔۔ آنکھوں میں سیاہ کاجل اور ہونٹوں میں بلڈ ریڈ لپسٹک لگائے وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔۔

"مجھے یہاں مسٹر دلاور نے بلوایا ہے"۔۔ٹرانس سی کی کیفیت سے نکلتی وہ گویا ہوئی الجھتی ہوئی نظریں ہانا پر مرکوز تھیں۔۔

"آپ کو مسٹر دلاور نے نہیں مسز دلاور نے انوائٹ کیا ہے مس لیلیٰ"۔۔چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ ٹیبل کی جانب بڑھ گئی۔۔

"آیئے بیٹھیے"۔۔سر براہی کرسی سنبھلتی وہ ایک ادا سے لیلیٰ کو سامنے نشست سنبھلنے کا کہہ رہی تھی جسے چار نہ چار مانتی وہ سامنے ٹک گئی نظروں میں الجھن ہی الجھن تھی۔۔خادمائیں آگے بڑھتی کھانا سرو کرنے لگی۔۔

"آپ خاصی اہم شخصیت ہیں مس لیلیٰ آپ سے ملنے کا خاصا اشتیاق تھا مجھے"۔۔چائنیز رائس سے بھری چمچ منہ میں رکھتی وہ تنقیدی نگاہوں سے اس کا جائزہ لے رہی تھی جب کے لیلیٰ کو اپنے ارد گرد کچھ بھی اچھا محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔

"آپ مجھ سے کیوں ملنا چاہتی تھیں؟۔۔"

"میں دیکھنا چاہتی تھی وہ کون عورت ہے جس نے میرے شوہر کے سر میں درد کر کے رکھا ہے"۔۔ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے ہوئے تھے لیکن آنکھیں برف کی مانند ٹھنڈی اور سرد معلوم ہو رہیں تھی۔لیلیٰ نے فوراً تھوک نگلا۔۔

مگر وہ خود کو کمزور ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی فوراً سے اپنے تاثرات پر قابو پاتی وہ ہانا کے کمزور پہلو پر وار کرنے لگی۔۔

"سنا ہو آپ کی پہلی شادی خاصی ناکام ثابت ہوئی تھی۔بہت رنجیدہ ہوں گی آپ تو "۔۔وہ سامنے بیٹھی عورت کو عام کمزور عورت سمجھ رہی تھی۔۔جو ماضی کی تلخ حقیقتوں سے نظر چراتی اس کے کندھے سے لگی اپنے دل کا دکھ ہلکا کرے گی لیکن

۔۔وہ ہانا جس کی مسکراہٹ پر ذرا برابر بھی فرق نہیں آیا وہ کہنیاں ٹیبل پر رکھے براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔

"ایسا ہی ہے ماضی کا تلخ تجربہ تکلیف دے تھا لیکن اللہ نے مجھے ایسے شخص سے نوازا ہے جو میرے ساتھ کھڑے ہو کر پورے ہجوم کو حیران کر دیتا ہے۔"۔اس کا لہجہ پر سکون محبّت سے بھرپور تھا۔لیلیٰ کو اپنا وجود انگاروں میں لوٹتا محسوس ہوا۔۔

"بہت غرور ہے نہ تمہے اپنے شوہر پر۔۔۔لیکن لمحے بھر کے لئے سوچا اگر وہ تم سے نہیں مجھ سے محبّت کرتا تب کیا کرتی تم"۔۔وہ اپنے اندر کی جلن کو باہر انے سے باز نہ رکھ سکی۔۔

"تو میں اپنے بھائی کی لوڈڈ گن سے تمہارا اور اس کا دونوں کا کام تمام کر دیتی"

۔۔سرد آنکھیں اور ٹھنڈا برف لہجہ مقابل کو ہراساں لڑ دینے کو کافی تھا۔۔

"میں محبّت میں شرکت کی قائل نہیں"۔۔سرد لہجے میں گویا اس نے شاہدہ کو اشارہ کیا جو آگے بڑھتی کسٹرڈ کے چھوٹے باول دونوں کے سامنے رکھنے لگی

۔۔جب کے لیلیٰ خاموش سے لب سیے حالات کا جائزہ لے رہی تھی یہ پہلی بار تھا کے اس کا سامنا ایسی عورت سے ہوا جو اپنے شوہر کو بچانے کے لئے ہر حد پار کرنے کو تیار تھی۔اس کو اچانک اپنے ارد گرد گھٹن کا احساس ہونے لگا۔۔جانے کیوں دل نے چاہا کے اٹھے اور بھاگ جائے۔ہزاروں مردوں کو اپنی انگلی پر ناچنے والی لیلیٰ فاروق حقیقت میں ہانا شاہ سے ڈر گئی تھی۔۔

"اررے۔۔۔تم کھا کیوں نہیں رہی۔۔آرام سے کہو تمہے مارنا ہو گا تو کبھی بھی اپنے گھر اپنے ٹیبل پر نہیں ماروں گی"۔۔آنکھوں کی پتلیاں واضح طور پر پھیلتی ہوئی محسوس ہوئیں۔۔

"مجھے اب چلنا چاہیے $۔۔ جھٹکے سے اپنا کلچ ہاتھ میں پکڑتی وہ دروازے کی جانب بڑھی لیکن سماعتوں میں پڑھنے والے الفاظ اسے روکنے پر مجبور کر گے۔۔

"میں نہیں جانتی ماضی میں تمہارا واسطہ کن عورتوں سے پڑا ہے لیکن میں۔۔میں ہانا ہوں میں کبھی کسی کی چیز پر نظر نہیں رکھتی لیکن اگر کوئی میری چیزوں پر نظر رکھتا ہے تو میں اسے اس کا مقام اچھے سے یاد دلا دیتی ہوں۔۔آئیندہ اگر تم مجھے میرے شوہر کے گرد نظر آئی تو میں تمہے ایسی جگہ غائب کرواؤں گی جہاں تمہارا

کوئی نام و نشان بھی ڈھونڈ نہیں پائے گا"۔۔ہلکا سا پلٹتی اس سے خاموشی سے ہانا کی جانب دیکھا جو پر سکون طریقہ سے سٹرابیری کسٹرڈ سے لطف اندوز ہو رہی تھی ۔۔ہتک کے احساس سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گے۔۔لمبے لمبے ڈگ بھرتی وہ بس یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی اتنی ذلت تو شاید کبھی محسوس نہیں کی تھی اس نے۔۔ ہیل کی آواز پیدا کرتی وہ ڈائننگ روم سے باہر چلی گئی۔۔

۔چمچ کو باؤل میں رکھتی وہ خاموشی سے دروازے کی جانب دیکھ رہی تھی۔وہ ایک عورت تھی اس کے نزدیک کسی کو عورت کو رسوا کرنا جائز نہیں تھا۔لیکن آج لیلیٰ سے بات کرنی ضروری تھی اس کو بتانا ضروری تھا کے اب گھر خالی نہیں جہاں وہ آرام سے حکمرانی کے خواب دیکھ سکے۔۔اب گھر میں عورت موجود ہے جو بظاھر تو مرد کے پیچھے کھڑی ہوتی ہے لیکن وہی عورت پیچھے سے دائیں بائیں سے مرد کی مدد

کر رہی ہوتی ہے وہ عورت کسی بھی روپ میں ہو سکتی وہ وہ ماں ہوتی ہے بیوی ہوتی ہے یا بہن ہوتی ہے۔۔

لیلیٰ کے چیپٹر کو بند کرتی وہ آرام کی غرض سے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔

**

بالوں کو کیچر میں قید کرتی اس نے چونک کر ائینے میں ابھرتے ہوئے عکس کو دیکھا جہاں وہ کالے رنگ کی کمیض شلوار میں ملبوس دروازے کے فریم پر ایستادہ مسکراہتے ہوے اسے دیکھ رہا تھا۔آنکھوں کی چمک اور لبوں پر مچلتی مسکراہٹ ہی نیرالی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"تم تو سر گودھا گے تھے نہ؟۔"۔ جھٹکے سے پلٹتی وہ حیرانگی سے پوچھ رہی تھی۔۔

"جانا تھا مگر گیا نہیں"۔۔لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ اس کے سامنے آن کھڑا ہوا۔۔

"کیوں؟۔۔"

"مجھے میرے آدمی نے ایک خاص خبر دی تھی کے ہمارے گھر میں ایک خاص مہمان آنے والے ہیں بس ان سے ملاقات کے لئے رک گیا لیکن افسوس ان سے مل نہیں سکا"۔۔لبوں کا کونے دباتے وہ سامنے مٹھی کو بھینچے ہانا کو دیکھا جو "داد غدار" بڑبڑا رہی تھی.. جس کو سنتے زندگی سے بھرپور قہقہ کمرے میں گھونجا۔۔

www.novelsclubb.com

"زہر لگ رہے ہو اس وقت مجھے۔۔"

"لیکن مجھے تو تم ہر وقت شہد کی طرح میٹھی لگتی ہو"۔۔چھیڑنے والے انداز میں کہتا وہ ایک قدم بڑھاتا اس کے پیچھے آن کھڑا ہوا۔۔آئینے میں دونوں کا عکس خوبصورت اور مکمل دکھائی دے رہا تھا۔۔

"کیا میں یقین کر لوں کے ہانا کے دل کے گرد جمی برف کی دیواریں پگھل چکی ہیں" ۔۔ایک گہرا سانس لیتی وہ پلٹ کر اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔پلکیں لرزنے لگی تھیں دل کی دھڑکن پر سکون تھی ہلکی تیز چلتی وہ طمانیت کا احساس دے رہی تھی

۔۔

www.novelsclubb.com

Let's make our home together

(آؤ مل کر اپنا گھر بنائیں)۔۔۔

اس کے بڑھے ہاتھ کو دیکھتی وہ پلکیں اٹھائے براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی جہاں محبّت اور احساس موجود تھا اور گھر تو پھر محبّت اور احساس سے بنتے ہیں پتھر یا دیواروں سے نہیں۔۔دھیرے سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیتی وہ اپنے دل کے دروازے اس کے لیے کھول چکی تھی۔۔

**

کچھ دن بعد۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک دوسرے کی جانب دیکھتے وہ پھر سامنے کی جانب متوجہ ہوگے جہاں بلیک فریم کے نظر کے چشمے لگائے..کالے بالوں کو پونی میں قید کیے بلیک پینٹ کے ساتھ

بلیک شرٹ اور اس کے اپر بلیک ہی جیکٹ پہنے وہ ڈیٹا وائر کو لیپ ٹاپ سے کنیکٹ کر رہا تھا۔اپنا کام مکمل کرتا وہ دونوں کی جانب متوجہ ہوا۔۔

"مجھے آپ سے کچھ باتیں کرنی ہیں جہاں کہیں بھی کوئی بات غلط ہو آپ مجھے وہیں پر ٹوک سکتی ہیں"۔۔ہانا کے سامنے کرسی رکھتے وہ باتوں کا سلسلہ شروع کرنے لگا تھا۔۔

"دلاور شاہ صاحب تو مجھے اچھے سے جانتے ہیں لیکن آپ کی معلومات کے لئے بتاتا چلوں کے ایک میں ڈیٹکٹیو انسٹیٹیوٹ کا ممبر ہوں میرا اصل نام کوئی نہیں جانتا لیکن سب مجھے "زی" کے نام سے جانتے ہیں۔۔اپ کا کیس میرے لئے زندگی کا ایک پیچیدہ کیس تھا جس پر کہی ماہ دن و رات محنت سے کام کرتا رہا ہوں۔۔۔"

"آپ کا نام ہانا عبداللہ شاہ ہے۔آپ نے ابتدائی تعلیم گوٹھ کراچی سے حاصل کی ۔سترہ سال کی عمر میں آپ کے والد نے اپنے دوست کے بیٹے سے آپ کی شادی کروادی۔شادی میں ناکامی کی وجہ آپ کے شوہر کا اپنی سابقہ محبوبہ سے دوبارہ روابط بحال کرنا تھا۔اٹھارہ سال کی عمر میں آپ کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جو اس کا باپ ہسپتال سے اپنے ساتھ لے گیا۔آپ کو آپ کے گھر والوں نے یہی بتایا کے بچے کی ڈیتھ ہو گئی ہے لیکن وہ بچہ زندہ ہے۔۔یہ سچ ہے نہ؟"۔۔لیپ ٹاپ کی سکرین میں ایک گراف کی صورت میں ساری باتیں درج تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

"جی یہ سب سچ ہے"۔۔ہانا نے آہستگی سے کہا۔

ریوولونگ چیئر پر برجمان دلاور خاموشی سے دونوں کے مابین گفتگو سن رہا تھا۔۔

دل کا دھڑکن زور پکڑ چکی تھی۔ کیا اس کا بیٹا اسے ملنے والا تھا کیا وہ اپنے بیٹے کو دیکھنے لگی تھی یا پھر وہ ہمیشہ کے لئے خالی ہاتھ رہنے والی تھی۔ ہزاروں امیدیں اور خدشات بیک وقت دل و دماغ میں جنم لے رہے تھے۔ لپ ٹاپ کی سکرین روشن ہو گئی تھی سامنے ایک خاتون وائٹ لیب کوٹ پہنے پریشن دکھائی دے رہیں تھی ۔دلاور اور ہانا نے بیک وقت سر اٹھا کر سامنے بیٹھے زی کو دیکھا جو ٹانگ پر ٹانگ جمائے مسکراہتے ہوئے دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"اس ساری کہانی کی اصل مجرم یہ رہیں "ڈاکٹر زوبیہ"۔۔

کچھ گھنٹے پہلے:۔

کمرے میں قدم رکھتے اس کی پہلی نظر سامنے بیٹھے آدمی پر پڑی جو آرام سے ٹانگ جھلاتے پورے کمرے کا جائزہ لے رہا تھا۔۔

"آپ شاید جانتے نہیں یہ ایک گائناکالوجسٹ کا روم ہے اور میں صرف عورتوں کے مسائل پر قائم کرتی ہوں۔. کوٹ کو کرسی پر لٹکاتی وہ مسکراہتے ہوئے گویا ہوئی۔اس کو مقابل کا کمرے میں انے محض ایک غلط فہمی لگی تھی۔

"میں سب اچھے سے جانتا ہوں مسز زوبیہ لیکن میں آپ سے کچھ ضروری بات کرنے آیا ہوں"۔۔ہاتھوں کو ٹیبل پر رکھتے وہ بے لچک لہجے میں گویا ہوا۔۔

"کیسی باتیں اور آپ ہیں کون؟ نکلے میرے کلینک سے باہر"۔۔اس کی بات سنتی وہ خاصی پریشن ہو گئی تھی۔۔

"آرام سے ڈاکٹر زوبیہ آپ نہیں چاہیں گی کے آپ کے کلینک میں کسی قسم کا بھی مسئلہ پیدا ہو۔اس لیے میرے سوالوں کا سچ سچ جواب دیں تا کے میرا اور آپ کا دونوں کا ٹائم بچ سکے"۔۔جیب سے گن نکالتے وہ سامنے ٹیبل پر رکھ چکا تھا ڈاکٹر زوبیہ نے ہراساں نظروں سے سامنے پڑی گن کو دیکھا آنکھوں کی پتلیاں واضح طور پر پھیلتی نظر آرہیں تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

"تو شروع کرتے ہیں۔۔ڈاکٹر زوبیہ سعدیہ آفندی کون ہیں اور ان سے آپ کا کیا تعلق ہے؟۔۔"

"آپ کون ہیں اور مجھ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں؟۔۔"

"دیکھیں ڈاکٹر مجھے پتا ہے آپ کے بچے اس وقت آپ کا گھر میں انتظار کر رہے ہیں اور مجھے یقیناً انھے اپ سے جدا کرتے ہوئے دکھ ہو گا اس لئے میرے ساتھ تعاون کریں تا کے مجھے گن استعمال کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہو"۔۔ مسز زوبیہ کو آنکھوں کے سامنے بچوں کے مسکراہتے چہرے صاف دکھائی دے رہے تھے ۔۔زی کے کوٹ میں کیمرہ پین ہر منظر اپنے اندر قید کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"تو بتائیں پھر؟"۔۔اس نے دوبارہ سوال دوہرایا۔۔

"سعدیہ پاکستان کے مشور سیاست دان سرمد آفندی کی بیوی تھی۔سعدیہ میری کالج فرینڈ تھی۔"

"۱۲ مارچ ۱۹۹۹ کو سعدیہ آفندی کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا اس وقت ان کے شوہر قتل کے کیس میں ملوث ہونے کی وجہ سے جیل میں تھے رائٹ؟"۔۔اس نے تصدیق چاہی۔۔

"جی یہی سچ ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

"اگر ایسا ہی ہے تو اس رپورٹ میں کیوں لکھا ہے کے سعدیہ آفندی نے 8 اکتوبر ۱۹۹۸ کو اسی کلینک میں اپنا ابورشن کروایا تھا"۔۔اندرونی جیب سے ایک خاکی

کاغذ نکالتے وہ سامنے رکھ چکا تھا۔ڈاکٹر زوبیہ نے فورا تھوک نگلا۔۔یہ کیسی مصیبت اچانک اس کے گلے آن پڑی تھی۔۔ذہن میں کوئی کہانی بُننے اس کی نظر زی کے ہاتھوں پر گئی تو مسلسل گن کو ٹیبل پر گول انداز میں گھمارہے تھے۔خوف سے اس کی رنگت زرد ہو گئی تھی۔۔اسے سامنے بیٹھے شخص سے کوئی اچھی امید محسوس نہیں ہو رہی تھی۔چار ناچار اس نے سچ بولنے کا فیصلہ کر لیا۔۔

"جی یہ سچ ہے سعدیہ نے اپنا ابورشن کروالیا تھا۔"

"تو کیا سائنس نے اتنی ترقی کر لی ہے کے ایک عورت ابورشن کے چھ ماہ بعد ہی ایک صحت مند بچے کی جنم دے سکتی ہے ڈاکٹر زوبیہ؟"۔۔تمسخرانہ انداز میں کہتے وہ مقابل کے ہوش اڑا چکا تھا۔انگلیاں چٹخاتے وہ خاصی نروس دکھائی دے رہی

تھی اگر کسی علم ہو جائے کے ماضی میں اس نے کیا کیا ہے تو اس کا لائسنس کینسل ہو سکتا ہے۔۔

"میں آپ کو سب کچھ سچ سچ بتاؤں گی بس آپ وعدہ کریں آپ کسی کو کچھ نہیں بتائیں گے"۔۔ایسے حالات میں بھی اسے محض اپنے نفع نقصان کی پروا تھی۔۔

آپ اس حالت میں نہیں ہیں کے کوئی شرط "رکھ سکیں بہتر ہے میرا اور اپنا وقت ضائع نہ کریں"۔۔ہاتھ گن کو گھمانے میں مصروف تھے۔۔

www.novelsclubb.com

"سعدیہ شروع سے ہی اپنے ایک یونیورسٹی فلو زبیر شاہ کی پسند کرتی تھی۔دونوں ایک دوسرے سے بہت محبّت کرتے تھے لیکن زبیر کے والد نے غیر ذات میں

شادی سے صاف انکار کر دیا اور زبیر کو جائیداد سے عاق کر دینے کی دھمکی بھی دے ڈالی۔زبیر کو مجبوراً اپنے والد کی پسند کی گئی لڑکی سے شادی کرنی پڑی۔سعدیہ اپنی خالہ کے ساتھ رہتی تھی جنہوں نے اس کی شادی اپنے کسی دور کے رشتے دار سرمد آفندی سے کروادی۔۔

۔جس وقت سعدیہ کے شوہر کو اپنی ماں اور بھائی کے قتل کے جرم میں جیل ہوئی اس وقت سعدیہ امید سے تھی۔شوہر کے جیل جاتے ہی اس نے ابورشن کروالیا اور زبیر سے رابطے بحال کر لیے۔زبیر اور سعدیہ ایک دوسرے سے مزید دوری برداشت نہیں کر سکتے تھے۔زبیر نے اتنے وقت میں اپنا بزنس اچھا خاصا پھیلا لیا تھا اسے اب مزید اپنے والد کی سپورٹ کی ضرورت نہیں تھی۔دونوں نے ہر چیز کو پیچھے چھوڑ دینے کا فیصلہ کر لیا تھا مگر۔۔مگر سرمد کو جیل میں کسی طرح پتا چل گیا تھا کے سعدیہ کا کسی کے ساتھ افیئر ہے اس نے فون کے ذریعے سعدیہ پر یہ واضح کر دیا

تھا کے وہ صرف اور صرف اپنی اولاد کی وجہ سے اب تک سعدیہ کو چھوڑے ہوا ہے ایک بار یہ اولاد اس کی گود میں آجائے وہ سعدیہ کے وجود کی صفا ہستی سے مٹادے گا ۔۔

وہ نہیں جانتا تھا کے جس اولاد کے لئے وہ اب تک چپ ہے وہ اولاد کو اس کی ماں کب کا ختم کر دیا ہے۔

سرمد جیل میں ہونے کے باوجود بہت پر سوخ تھا اس کے آدمی چاروں جانب پھیلے ہوے تھے۔ سعدیہ نے خود کو گھر میں قید کر لیا وہ نہیں چاہتی تھی کے سرمد کو کسی بھی بات کا علم ہو۔ ۱۲ مارچ کو جب وہ میرے کلینک ائی اس نے فون پر سرمد سے بات کی تھی جس میں اس نے صاف لفظوں میں سرمد کو دھمکی دی کے اگر وہ اسے

اور زبیر کو جانے نہیں دے گا تو وہ اس کے بچے کو مار دے گی۔ میرے لئے یہ بات بہت حیران کن تھی جو بچہ ہے ہی نہیں اس کو مارنے کی دھمکی کیوں دے رہی تھی وہ لیکن میری پریشانی میں اضافہ اس وقت ہوا جب زبیر اپنے ساتھ ایک دن کا بچہ لے آیا۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں تھا کے میں اس سے پوچھ سکتی کے یہ بچہ کس کا ہے اور کہاں سے آیا؟.. سعدیہ اس وقت بہت بری حالت میں ہی وہ جانتی تھی اگر وہ سرمد کے ہاتھ لگ گے تو وہ ان دونوں کا بہت برا حال کرے گا۔ وقت بہت کم تھا مجھے مجبوراً برتھ سرٹیفکیٹ پر بچے کے والدین کے خانے میں سرمد اور سعدیہ کا نام لکھنا پڑا۔

www.novelsclubb.com

سعدیہ اور زبیر وہاں سے چلے گے۔ لیکن اسی دن روڈ ایکسیڈنٹ میں دونوں جان کی بازی ہار گے میں جانتی ہوں یہ ایکسیڈنٹ نہیں قتل تھا بدلہ تھا سرمد آفندی کا۔ بچے

کو اگلے دن سرمد آفندی کا آدمی اپنے ساتھ لے گیا یوں وہ بچہ سرمد آفندی کے بیٹے کی حثیت سے حاد آفندی کی زندگی جینے لگا۔۔"

ویڈیو بند ہی چکی تھی. روشن سکرین پر بلیک پینٹ اور بلیک ٹرٹل ہائی نیک کے اپر بلیک لونگ کوٹ زیب تن کیے وہ حاد آفندی کی تصویر جگمگا رہی تھی۔زی نے کام سوچ سے بہت بہتر کیا تھا داد نے توصیفی نگاہوں سے اسے دیکھا۔دلاور نے گردن موڑ کر خاموش ساکت بیٹھی ہانا کو دیکھا۔اس کی گلابی رنگت زرد ہو گئی تھی ۔آنکھیں خشک اور ویران تھیں۔یہ کیسی حقیقت تھی جو اس کا سب کچھ ویران کر گئی۔

www.novelsclubb.com

**

آج وہ پھر ان کے سامنے بیٹھا تھا وائٹ پینٹ کو اپر وائٹ شرٹ جس کے اپر بلیو جینس کی جیکٹ زیب تن کی گئی تھی خاموش اور الجھا الجھا دکھائی دے رہا تھا۔ کچھ دن پہلے اٹینڈ کیے گے ویبینار میں اسے اپنی ذات عجیب انداز میں الجھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی سب کہتے ہیں اللہ بہت رحیم ہے لیکن کیوں ہر جگہ الجھن ہی الجھن تھی۔۔ کوفی میکر سے کوفی بناتے وہ دو مگ لئے حاد کی جانب بڑھے جو سائیڈ ٹیبل کے ساتھ موجود صوفے پر براجمان تھا یہ منظر کراچی میں مقیم ہوٹل کا ہے جہاں وہ دونوں قیام پذیر تھے۔ ایک مگ اس کی جانب بڑھاتے وہ اس کے سامنے کرسی رکھ کر بیٹھ گے دونوں کے درمیان چھوٹا سا لکڑی کا ٹیبل موجود تھا جہاں پر بھاپ اڑاتے مگ پڑے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

"کہو حاد کیا چیز ہے جو تمہے پریشن کرتی ہے" ان کے چہرے پر ہمیشہ چاہی مسکراہٹ اب بھی قائم تھی۔۔

"آپ کہتے ہیں اللہ بہت رحیم ہے وہ سب کو معاف کر دیتے ہیں لیکن مجھے لگتا ہے اللہ مجھے کبھی معاف نہیں کریں گے"۔۔ عجیب بچوں جیسی ضد تھی وہ جان پوچھ کر اللہ کی رحمتوں سے نظریں چرا رہا تھا۔۔

"اور تمہے کیوں لگتا ہے کے تمہارا رب تمہے معاف نہیں کرے گا؟۔۔"۔۔

"کیونکے میں بہت گناہگار انسان ہوں۔ زندگی میں کبھی نماز نہیں پڑھی۔ بچپن میں قرآن پڑھا تھا جواب یاد بھی نہیں۔۔ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا تو ہر برائی میں ملوث ہو گیا۔۔ شراب سے لے کر جوئے تک ہر برائی کے ساتھ جڑا رہا۔ لیکن دنیا کی یہ رونقیں بھی میرا دل آباد نہیں کر سکیں مجھے اپنے اندر ایک عجیب سا سکوت محسوس

ہوتا ہے لگتا ہے جیسے اندر ایک کھنڈر ہے جو اپنے اندر ہزاروں جذبوں کو دفن کیے ہوئے ہے"۔۔وہ سمجھتے ہوئے سر ہلا رہے تھے۔۔۔۔

"اللہ ﷻ کے دو بہت اہم صفاتی نام ہیں الرَّحمٰنُ اور الرَّحِیمُ۔۔ان دونوں کا مطلب رحم کرنے والا یعنی بار بار رحم کرنے والا۔وہ تمہارا میرا ہم سب کا رب ہے۔اس نے ہمیں پیدا کیا ہے وہ ہمارے ساتھ ازل سے ہے تب سے جب ہم اس دنیا میں ائے بھی نہیں تھے۔وہ ہمارا رب ہے وہ جانتا ہے ہم کمزور ہیں وہ جانتا ہے ہم سے گناہ ہوتے ہیں لیکن وہ ہمیں دھتکارتا نہیں۔وہ عام انسانوں کی طرح ہمیں رسوا نہیں کرتا وہ ہمیں تھام لیتا ہے۔لوگ ہمیں نہیں تھامتے وہ ہمیں سہارا نہیں دیتے۔لوگ تو ہمیں رسوا کرتے ہیں نیچا دکھاتے ہیں۔اللہ ﷻ کی رحمت کبھی اپنے بندے پر ختم نہیں ہوتی۔۔وہ دم سادھے انھے سن رہا تھا اللہ ﷻ کا ذکر دل میں چاہے سکوت کو دور کر رہا

تھا دل میں اچانک سے ایک سکون اترتا محسوس ہو رہا تھا۔۔اس کو خاموش دیکھتے انہوں نے بات کا سلسلہ جاری رکھا۔۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھ سے دعائیں کرتا رہے گا اور مجھ سے اپنی امیدیں اور توقعات وابستہ رکھے گا میں تجھے بخشتا رہوں گا، چاہے تیرے گناہ کسی بھی درجے پر پہنچے ہئے ہوں، مجھے کسی بات کی پرواہ وڈر نہیں ہے، اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کو چھونے لگیں پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرنے لگے تو میں تجھے بخش دوں گا اور مجھے کسی بات کی پرواہ نہ ہو گی۔اے آدم کے بیٹے! اگر تو زمین برابر بھی گناہ کر بیٹھے اور پھر مجھ سے (مغفرت طلب کرنے کے لیے) ملے لیکن میرے ساتھ کسی طرح کا شرک نہ کیا ہو تو میں تیرے پاس اس کے برابر مغفرت لے کر آؤں گا (اور تجھے بخش دوں گا)۔۔۔

تم اللہ سے ہی امیدیں وابستہ کرو جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے نہ تو صرف اسی سے مانگو وہ دے رہا ہے اور وہی دیتا رہے گا۔ خود کو شرک سے بچاؤ۔۔ شرک کا مطلب غیر اللہ کو پکارنا ان میں وہ سب لوگ شامل ہیں جن سے ہم دنیا میں اتنی امیدیں وابستہ کر لیتے ہیں کے آخر میں بکھرنا پڑتا ہے اس لئے صرف اس سے مانگو اس سے محبّت کرو اس کی اطاعت کرو وہ رب ہے وہ بہت رحیم ہے۔۔۔ اللہ تو اپنے بندوں پر اس کی ماؤں سے زیادہ مہربان ہے۔ تم زندہ ہو سانس لے رہے ہو ابھی وقت ہے حاد لوٹ آؤ۔۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہمارا انتظار کرتے ہیں بس ہم دنیا کی رونقوں میں کھو کر اللہ سے دور ہو جاتے ہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

بھاپ اڑاتا کوفی کا مگ پڑے پڑے ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ لکڑی کے ٹیبل پر سطر کھینچتے اس نے سر اٹھا کر انھے دیکھا۔ آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہیں تھیں۔۔ایک گہرا سانس بھرتا وہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"کہاں جا رہے ہو حاد؟"۔۔ان کے سوال پر اس نے پلٹ کر انھے دیکھا۔۔

"میں اللہ کی رحمت کو تلاشنے جا رہا ہوں دعا کیجئے گا وہ رب مجھے جلد تھام لے میں مزید بکھرنا نہیں چاہتا"۔۔پلک جھپکتے وہ آنسوؤں کو اندر دھکیلتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

www.novelsclubb.com

**

ریلنگ پر ہاتھ رکھے وہ سر جھکائے کھڑی تھی۔آنسو تواتر سے آنکھوں سے بہتے تھوڑی کو بگو رہے تھے۔دل کا درد بڑھتا ہی جا رہا تھا۔یہ کیسا انکشاف تھا جو اس کی روح کو زخمی کر گیا۔بالکنی میں قدم رکھتے وہ دھیرے دھیرے چلتا اس کے پیچھے آن کھڑا ہوا۔اس کے گرد حصار کھینچتے وہ اسے چپ نہیں کروا رہا تھا وہ اسے رونے دینا چاہتا تھا وہ اس کے دل کے بھوج کو ہلکا کر رہا تھا۔

"مجھے جب سے پتا چلا ہے نہ کے وہ زندہ ہے میں۔۔میں ہر رات اللہّ کے حضور یہ دعا کرتی تھی کے اے اللہّ! میرے بیٹے کی حفاظت کرنا اسے ہر برائی سے محفوظ رکھنا اور آج۔۔آج مجھے پتا چلا ہے کے وہ۔۔وہ سرمد آفندی کے بیٹے کی حیثیت سے اتنے سال زندگی گزارتا رہا ہے وہ تو جانتا بھی نہیں کے اس کی ماں کب سے اس کی راہ دیکھ رہی ہے اسے تو کچھ پتا نہیں۔۔کہتے کہتے وہ شدّت سے رو دی۔اس کے

آنسو مقابل کے ہاتھ کو بگھو رہے تھے۔یہ آنسو ہاتھ کے ساتھ اسے دل پر بھی گرتے محسوس ہو رہے تھے۔۔

"تم بہت بہادر ہو ہانا ایسے مت رو۔۔"

"میں بہادر نہیں ہوں۔۔ بلکل بہادر نہیں ہوں"۔۔۔آنسوؤں کی شدت اب سسکیوں میں بدل چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہم کراچی جائیں گے۔ہم حاد کو بتائیں گے کے وہ ہانا کا بیٹا۔سب ٹھیک ہو جائے گا تم بھروسہ رکھو.. جس اللہّ نے تمھے اس کے وجود کا علم دیا وہی اللہّ تمھے اسے سے ملوائے گا۔۔"

اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے وہ پرامید لہجے میں گویا ہوا۔۔

"اگر اس نے مجھے ماں ماننے سے انکار کر دیا تو پھر؟"۔۔اس کے دل کو آن گنت خدشات نے گھیرا ہوا تھا۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا میں ہوں نہ میں سب سنبھال لوں گا"۔۔انگھوٹے سے اس کی گال پر پھسلتے آنسو کو صاف کرتے وہ پرامید تھا۔۔

www.novelsclubb.com

**

کچن میں کھڑی وہ خاموشی سے ریحانہ شاہ کو دیکھ رہی تھی جو مہارت سے کٹنگ بورڈ پر سبزیاں رکھے انھے کاٹنے میں مصروف تھیں۔لوگوں کے لیے یہ گھر بخت ولا

کے نام سے مشہور تھا لیکن زالے کے لئے یہ گھر خوشیوں کا ٹھکانہ تھا۔ جہاں اسے ہر رشتہ ملا۔ باپ کی صورت میں مبین شاہ مہمل کی صورت میں ایک بہن اور سیف کی صورت میں ایک چھوٹا بھائی جن کے ساتھ مل کر وہ پورا دن شرارتوں میں مصروف رہتی تھی۔ اللہ نے اسے اس کے صبر کی صورت میں کتنا خوبصورت انعام عطاء کیا تھا۔ ریحانہ شاہ جو زالے کو پہلی نظر میں ایک سخت گیر ساس معلوم ہوئیں تھی لیکن گزرتے وقت نے اس پر یہ راز عیاں کیا کے ریحانہ شاہ اس کے لئے ایک ماں کی طرح ہیں جو غلطی پر ڈانٹ تو دیتی ہیں لیکن کوشش پر شاباشی بھی دیا کرتی ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

"میں آپ کی کچھ مدد کرواؤں امی؟"۔۔اپنا یوں فارغ کھڑا ہونا اسے فضول معلوم نہیں۔

۔

"ہاں تم ایک کرو آٹا گوندو"۔۔مصروف سے انداز میں گویا انہوں نے ایک نظر زالے کو دیکھا جو انگلیاں چٹخاتے کچھ نروس دکھائی دے رہی تھی۔۔

"کیا ہوا؟۔۔"

"مجھے آٹا گوندنا نہیں اتا"۔۔اس نے اپنی مشکل بتائی۔۔

"کوئی بات نہیں یوسف سے کہو وہ گوندے گا۔۔"

www.novelsclubb.com

"یوسف سے؟"۔۔اس لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔۔

"پولیس کی ٹریننگ کے دوران یوسف اپنے سارے کام خود کرتا تھا اسے آٹا گوندنے کے ساتھ ساتھ ہانڈی پکانا صفائی ستھرائی سب کام بہت اچھے سے اتے ہیں ۔۔"

"یوسف"۔۔زالے کو جواب دیتے انہوں نے ساتھ ہی یوسف کو آواز دی جو اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔

"واہ آج تو کچن میں بڑی رونق لگی ہے"۔۔زالے کو دیکھتے وہ ریحانہ شاہ کے سامنے جھکا جو اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی اسے کام کا حکم دے رہیں تھی۔۔

"اچھا کیا آج تم جلدی گھر آگے جلدی سے زالے کو آٹا گوندو میں تب تک تمہارے بابا سے رات کا مینوڈسکس کرلوں"۔۔یوسف نے حیرت سے ماں کا حکم سنتے ساتھ کھڑی زالے کو دیکھا جو مسکراہٹ چھپاتی پانی کا بھرا جگ شیلف پر رکھ رہی تھی۔۔

"کیا جادو کیا ہے تم نے میری امی پر"۔۔ابرو اچکتے وہ استسفار کر رہا تھا۔۔

"میں نے کوئی جادو نہیں کیا امی پر۔"۔احتجاجاً کہتی وہ اسے بہت پیاری لگی۔۔

www.novelsclubb.com

"امی پر نہیں کیا پر امی کے بیٹے پر تو کیا ہے نا"۔۔براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھتے وہ گویا ہوا جب کے ہونٹوں پر کھلتی مسکراہٹ دیکھتی وہ خود بھی مسکرا دی۔۔

"ایسا کچھ نہیں مجھ پر الزام لگانے کی ضرورت نہیں"۔۔مصنوعی خفگی سے گویا ہوئی۔۔

"یار یہ تم لوگوں نے مجھے کس کام پر لگا دیا ہے۔"۔بلیک شرٹ کی سلیوس فولڈ کرتے اس نے تاسف سے سامنے رکھے آٹے کو دیکھا۔۔

"بیوی کی مدد کرنا سنّت ہے اس لئے زیادہ باتیں نہیں کریں اور ہاتھ چلائیں اس بہانے آپ بھی کچھ ثواب کما لیں گے۔۔"

www.novelsclubb.com

"میں صدقے جاؤں۔۔میری بیوی کو کتنی فکر ہے میری"۔۔ابرو اچکاتے داد دینے کے انداز میں کہا گیا۔۔جب کے زالے آنکھیں گھماتی یوسف کے مہارت سے چلتے ہاتھ دیکھ رہی تھی جو اسے ساتھ ساتھ گائیڈ بھی کرتا جا رہا تھا۔۔

**

آج وہ بہت دن بعد گھر آیا تھا۔بلیک کلر کی بی ایم ڈبلیو کو لان کے ساتھ پارک کرتے وہ سفید ماربل سے بنی روش پر قدم رکھتا اندر کی جانب بڑھا ارادہ شاور لے کر کچھ دیر آرام کرنے کا تھا۔

www.novelsclubb.com

"چھوٹے سائیں"۔۔کسی انجانی پکار پر اس نے پلٹ کا دیکھا جہاں سامنے ایک پندرہ سولہ سال کا لڑکا ہاتھ باندھے خاموشی سے کھڑا تھا۔

"چھوٹے سائیں بڑے سائیں آپ کو اسٹڈی روم میں بلا رہے ہیں"۔۔حاد نے حیرت سے سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھا جو پہلے کبھی بھی آفندی ولا میں دکھائی نہیں دیا تھا۔۔

"تم کون ہو پہلے تو کبھی تمہے نہیں دیکھا؟"

۔۔

"چھوٹے سائیں میں نے ایک ہفتے پہلے یہاں کام شروع کیا ہے"۔۔وہی سر جھکائے مودبانہ انداز۔۔

www.novelsclubb.com

"تم بہت چھوٹے ہو ابھی اپنی تعلیم پر توجہ دو"۔۔اس نے دکھ سے سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھا جو پڑھائی کی عمر میں یہاں کام کر رہا تھا۔یہ حاد آفندی کے دل کی نرمی تھی جو شاید اللہ کے نزدیک بہت محبوب تھی۔

"میری ماں بہت بیمار ہے۔چھوٹے سائیں اس کی بس ایک خوائش ہے جو مجھے پوری کرنی ہے"۔۔حاد نے تعجب سے مقابل کا پر سرار لہجے سنا کچھ تھا جو اسے کھٹک رہا تھا لیکن ملازم سرمد آفندی کا بلاوا لے کر حاضر ہو گیا۔۔ایک نظر اسے لڑکے کو دیکھتے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اسٹڈی روم کی جانب بڑھ گیا۔۔

**

www.novelsclubb.com

آپ نے بلوایا تھا مجھے"۔۔اسٹڈی روم میں سرمد آفندی کے سامنے بیٹھے وہ انھے دیکھ رہا تھا جو کچھ تھکے تھکے خاموشی سے اسی کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔

"حاد کہاں تھے اتنے دنوں سے کیا بابا کی یاد نہیں آتی"۔۔ان کے تھکے تھکے لہجے محسوس کرتا وہ چونک کر انھے دیکھنے لگا۔۔

"آپ سچ سننا چاہتے ہیں یا جھوٹ"۔۔اس کے سرد لہجے پر وہ ہلکا سا مسکرائے..

"جھوٹ بھی تمہارا سرد لہجے چھپا نہیں سکتا"۔۔زخمی سی مسکراہٹ ان کے چہرے کا احاطہ کر گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتا ہوں میں کبھی ایک اچھا باپ نہیں بن سکا۔تمہاری پیدائش سے سالگرہ تک ہر ایک دن جب جب تمہے میری ضرورت تھی میں موجود نہیں تھا۔میں

چاہوں بھی تو اب ان سب چیزوں کا ازالہ نہیں کر سکتا"۔۔وہ کرسی کی پشت سے سر ٹکا گے آنکھوں میں آج عجیب سی اداسی چاہی ہوئی تھی۔۔

"بابا آپ ٹھیک ہیں؟"۔۔آج ایک مدت بعد اس نے انہیں بابا کہہ کر پکارا تھا۔ان کے لہجے کی اداسی اسے نرم پڑنے پر مجبور کر گئی۔۔

"میں نے اپنی زندگی میں کوئی رشتہ اچھے سے نہیں نبھایا۔نہ اچھا بیٹا بن سکا نہ اچھا بھائی نہ اچھا شوہر اور نہ ہی اچھا باپ"

www.novelsclubb.com

"۔میرے لیے زندگی صرف دولت اور شہرت کے گرد گھومتی تھی اور آج سب حاصل ہو جانے کے باوجود میں خالی ہاتھ ہوں۔میں نے اپنی زندگی میں دو ہی

عورتوں سے بہت محبّت کی تھی اور دونوں کو ہی اپنے ان ہاتھوں سے موت کے گھاٹ اتار دیا"۔۔آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے حاد خاموشی سے انھے دیکھ رہا تھا وہ تو غصہ کرتے سازش کرتے ہی نظر آتے تھے پھر آج یہ۔۔یہ اتنا ٹوٹا لہجہ یہ آنکھیں کیوں اپنے اپنے اندر کے درد کو بیان کر رہیں تھی۔۔

"بابا"۔۔اس نے دھیرے سے پکارا لیکن وہ سن کہاں رہے تھے وہ تو بس اچانک ہر چیز کہ دینا چاہتے تھے۔۔

"مجھے اپنی ماں کی وہ بے یقین آنکھیں نہیں بھولتی جب میں نے ان کی آنکھوں کے سامنے اپنے بھائی کے سینے میں خنجر اتارا تھا۔۔وہ تکلیف وہ درد ان کا دل کھا گیا

۔۔میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی جنت گنوادی"۔۔آنسوؤں کو پیچھے دھکیلتے اس نے سامنے بیٹھے حاد کو دیکھا جو خاموشی سے باپ کو دیکھ رہا تھا۔۔

"محبت کے معملے میں ہم دونوں ہی بدنصیب ہیں۔میں نے اپنی جنت اپنے ہاتھوں سے گنوادی اور تمہاری جنّت نے تمھے اپنانے سے انکار کر دیا"۔۔وہ دم سادھے خاموشی سے باپ کو دیکھ رہا تھا آنسوؤں کے گولے گلے میں اٹکتے محسوس ہوئے ۔۔سر جھکائے وہ خاموشی سے باپ کی سن رہا تھا وہ جانتا تھا اس کی ماں نے اس کے بدلے اپنی آزادی چاہی تھی اس کے باپ نے اس کی ماں کو خود مروایا تھا لیکن ان سب چیزوں میں حاد آفندی کا وجود بری طرح نظر انداز کیا گیا کاش اس کے والدین اس سے محبّت کرتے اس کی فکر کرتے وہ جب گھر دیر سے اتا تو اس کی ماں آنکھوں میں فکر لیے اس کی راہ تکتی اس کے بابا دیر سے انے پر اسے غصے سے جھڑکتے لیکن ہر امید ہر خواب پر ایک لفظ بھاری تھا۔۔کاش!

ہاتھوں سے آنکھیں رگڑتے وہ نشست سے کھڑے ہو گے۔دھیرے سے چلتے وہ خاموش بیٹھے حاد کو کندھے سے پکڑتے کھڑا کرتے مسکراہتے ہوئے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

"تم میرے بیٹے ہو حاد میں تم سے بہت محبّت کرتا ہوں۔اور میں چاہتا ہوں تم مجھے معاف کر دو'۔۔اسے اپنے گلے لگاتے وہ ارزدگی سے گویا ہوئے۔۔جب کے حاد خاموشی سے ان کے کندھے پر سر رکھتا ان کے گرد اپنا حصار مضبوط کر چکا تھا ۔۔دونوں کی آنکھیں نم تھیں آج عرصے بعد وہ دونوں ایک دوسرے سے بلگیر ہوے تھے۔۔

"اب شادی کرلو یار۔۔اس گھر میں ایک عورت کے وجود کی بہت ضرورت ہے" ۔۔بابا کی بات پر اس نے سر جھٹکا۔۔

"اگر وہ مان نہیں رہی تو بتاؤ گھر سے اٹھوا لیتے ہیں"۔سرمد آفندی اپنے ازلی انداز میں لوٹ اے۔۔

"بابا پلیز۔۔آپ ان معملات سے دور رہیں۔۔"لہجہ سرد تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"اچھا بھی ٹھیک ہے"۔۔دونوں ہاتھ کھڑے کرتے وہ کچھ بھی کہنے یا کرنے سے باز آگے۔۔

"مجھے جانا ہے بابا۔۔آج مجھے پروفیسر عاطف نے اپنے آفس بلوایا ہے۔۔"

"ٹھیک ہے تم جاؤ۔۔مجھے بھی میٹنگ کے لئے شہر سے باہر جانا ہے۔۔جب تم فری ہو جاؤ تو گھر آ جانا میں بھی سارے کام ختم کر کے جلد واپس آنے کی کوشش کروں گا۔۔پھر دونوں باپ بیٹا ساتھ کھانا کھائیں گے"۔۔اس کا گال تپتھپاتے وہ محبّت سے گویا ہوئے۔۔حاد سر ہلاتے ایک آخری نظر ان پر ڈالتا اسٹڈی روم سے باہر چلا گیا۔۔

"میرا پیارا بیٹا۔۔"۔۔یہ آخری الفاظ ان کے منہ سے ادا ہوئے

**

"ہیلو"۔۔فون کی بیل پر اس نے پین روک کر سامنے موبائل پر چمکتے نام کو دیکھا ۔۔آخری ملاقات کے بعد ردا کی کال مہمل کے لئے حیرانگی کا باعث تھی۔۔پین کو سائیڈ پر رکھتی اس نے یس کا آئیکن کلک کرتی موبائل کو کان سے لگا دیا۔۔

"کہاں ہو مہمل؟"۔۔دوسری جانب سے سوال کیا گیا۔۔

"لائبریری میں ہوں"۔۔نارمل انداز میں جواب دیتی وہ دوبارہ اسائنمنٹ کے اہم پوائنٹس پر نظر دوہرانے لگی۔۔ردا کے الفاظ وہ اب تک بھولی نہیں تھی لیکن اپنے لہجے میں ناراضگی کا عنصر لائے بغیر وہ نارمل ہی بات کر رہی تھی۔۔۔

"مجھے ملنا ہے تم سے مہمل؟۔۔"

"وجہ جان سکتی ہوں میں رداز وہیب"۔۔لہجہ کسی بھی لچک سے پاک تھا۔۔

"مجھے معاف کردو مہمل۔۔اس دن جو کچھ بھی کہا۔۔میں بہت شرمندہ ہوں ۔۔پلیز مجھے معاف کردو۔۔مجھ سے مل لو ایک بار۔۔پلیز"۔۔آواز میں آنسوؤں کی آمیزش شامل تھی۔۔مہمل کا دل فورا نرم پڑ گیا۔۔

"اچھا ٹھیک ہے میں آتی ہوں تم رو نہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

"تھنک یو۔۔بس تم جلدی سے گراؤنڈ فلور کی فرسٹ کلاس میں آجاؤ"۔۔فون رکھتی اس نے پلکوں پر اٹکا وہ ایک آنسو انگلیوں کی پوروں پر چن لیا۔۔

"مجھے معاف کر دینا مہمل لیکن اس وقت میرے لئے سب سے زیادہ اہم دانیال سے شادی ہے اور وہ تمہے قربان کیے بغیر ممکن نہیں۔۔"

**

"تم میرے بہت برائٹ سٹوڈنٹ ہو حاد۔۔میں نہیں چاہتا کے تم یونیورسٹی پولیٹکس کی وجہ سے اپنی تعلیم کو نظرانداز کرو"۔۔وہ اس وقت اپنے آئی ٹی پروفیسر سر عاطف کے آفس میں موجود تھا جہاں وہ اسے ہر قسم کی سیاسی سرگرمیوں سودور رہنے کی تائید کر رہے تھے۔۔

"آپ فکر نہیں کریں مجھے سیاست میں ویسے بھی کوئی دلچسپی نہیں۔۔میں صرف بابا کی وجہ سے الیکشن میں کھڑا ہوا تھا اب بھی سارے کام باقی لڑکے ہی کرتے ہیں اور میرا ارادہ بھی یہی ہے کے استعفیٰ دے کر ساری ذمہ داری ان لڑکوں کے حوالے کر دوں جو سچ میں یہ سب ڈیزرو کرتے ہیں"۔۔بلیو جینس کے ساتھ وائٹ وول کی فل سلیوس شرٹ زیب تن کیے بکھرے بال اور ہلکی بڑھی داڑھی کے ساتھ خوبصورت مگر کچھ اداس اداس دکھائی دے رہا تھا۔۔

"حاد۔۔اس سال یونیورسٹی ایکسچینج کے پروگرام کے تحت میں تمہے نام زد کرنا چاہتا ہوں"۔۔سر کی بات پر چھن سے دو بھوری آنکھیں اس کے دماغ کے پردوں پر واضح ہوئیں۔۔کیا اب زندگی اسے دیکھنے کا بھی حق چھین لینا چاہتی تھی۔۔

"نہیں۔۔میں نہیں جانا چاہتا"۔۔وہ فورا انکار کر گیا۔۔

"یہ تمہاری زندگی کا بہترین موقع ہے بیٹا اس کو مت گنواؤ." سر عاطف بضد تھے ۔یہ اس کی زندگی کی کا بہترین موقع تھا وہ جانتے تھے حاد آئی ٹی میں اپنا نام بنا سکتا ہے وہ ان کے بیچ کا ہونہار سٹوڈنٹ تھا اور وہ پر امید تھے کے حاد ہی اس سال کا گولڈ میڈلسٹ ہو گا۔۔

"یہ پروگرام صرف چھ ماہ کا ہے تم گھر جاؤ اس کے بارے میں سوچو پھر مجھے تحمل سے جواب دینا۔"۔سر عاطف کی بات پر اس نے ہلکے سے سر اثبات میں ہلایا ۔۔دل میں ارادہ پختہ تھا۔۔وہ کبھی جانا نہیں چاہتا۔۔لیکن قسمت کے فیصلوں سے سب انجان تھے۔۔

**

بیسمیں ٹ کی سیڑھیاں اترتی وہ کلاس کے اندر داخل ہوئی۔۔ نظریں گھماتی وہ ہر جگہ ردا کو تلاش کر رہی تھی۔ جس جگہ لڑکے لڑکیوں کا ایک ہجوم ہوتا تھا آج وہاں اکادو کا سٹوڈنٹ بھی موجود نہیں تھے۔ حیرت سے ارد گرد دیکھتی اس نے اپنے پیچھے آہٹ محسوس کی۔اس کے پلٹنے سے پہلے ہی ایک بھاری چیز اس کے سر پر آن لگی۔۔ چکراتے سر سے بامشکل پلٹتی اس نے شاکی نظروں سے سامنے کھڑی ردا کو دیکھا جو سپاٹ انداز لیے اسی کی جانب متوجہ تھا۔۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا رہا تھا۔ سر پر اٹھتے درد کی تاب نہ لاتی وہ وہیں اپنے ہوش و حواس سے بیگانی ہو گئی۔۔

**

www.novelsclubb.com

لاک اپ میں قدم رکھتے اس کی پہلی نظر کرسی پر بندھی زبیدہ بائی پر پڑی جس کے ہاتھ پیچھے کی جانب کرسی سے بندھے ہوئے تھے اور وہ مسلسل خود کی چھوڑوانے کی

کوشش کر رہی تھی دھیرے دھیرے چلتا وہ لوہے کی کرسی کھینچتے اس کے سامنے ٹک گیا۔۔

"کیسی ہو زبیدہ بائی؟ تمہے کیا لگا تم میری عزت پر حملہ کر کے یہاں سے فرار ہو جاؤ گی؟"۔۔جیب سے سگریٹ نکالتے وہ آگ کا شولا جلاتا سگریٹ کو منہ میں دبا گیا ۔۔جب کے زبیدہ بائی اسے مسلسل خونخوار نظروں سے گھور رہی تھی۔

۔

"چھوڑ دے مجھے افسر ورنہ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ورنہ کیا؟"۔۔گہرا کش لیتے وہ سرد نگاہوں سے سامنے بندھے وجود کو دیکھ رہا تھا

۔۔

"تمہے کیا لگا تم میری بیوی پر حملہ کرواؤ گی اسے داڑاؤ گی دھمکاؤ گی اور میں تمہے آسانی سے چھوڑ دوں گا؟"۔۔بہت غلط اندازہ لگایا تم نے۔۔سر کو دائیں بائیں کرتے وہ تاسف سے گویا ہوا۔۔

"مجھے چھوڑ دو افسر ورنہ تم بہت پچھتاؤ گے۔"۔اس کے ہاتھ مسلسل خود کو کھلوانے میں مصروف تھے۔۔

"جس وقت مجھے تمہاری کال موصول ہوئی اس لمحے مجھے لگا جیسے دل کی دھڑکن یک دم سے بہت سست ہو گئی ہو ارد گرد آکسیجن گزرتے لمحے کے ساتھ کم ہوتا محسوس ہو رہا تھا دل چاہ رہا تھا بس اڑ کر جاؤں اور اسے چھپالوں ہر تکلیف ہر درد سے

۔بہت مشکل ہوتا ہے کسی محبوب انسان کو تکلیف میں دیکھنا"۔۔اس کی باتوں کو سرے سے نظرانداز کے وہ غیر مرئی نقطے کو گھور رہا تھا۔۔اس کے لہجے کی ٹھنڈک مقابل کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑا گئی۔۔

"میری بات سنو یوسف شاہ۔۔مجھے چھوڑ دو تم نہیں جانتے میری پہنچ کہاں تک ہے اگر کسی کو بھنک بھی پڑی نا کے میں یہاں قید ہوں۔۔وہ لوگ تمہارے اس جیل کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے"۔۔لہجے میں غرور و تفاخر واضح تھا۔۔

"تم نے بہت معصوم جانوں کے ساتھ کھیلا ہے زبیدہ بائی۔کتنی ہی مجبور اور بے سہارا لڑکیوں کو جسم فروشی پر مجبور کیا۔ان کی نسوانیت کی دھجیاں بکھیری۔۔کتنے ہی لاوارث بچوں کو کوڑے کی نظر کر دیا۔۔تم زندہ رہنے کے قابل نہیں ہو

۔۔بلکل نہیں ہو۔"۔سگریٹ کو پاؤں تلے مسلتے وہ سرد لہجے میں گویا ہوا جب کے زبیدہ بائی اب بھی پر سکون دکھائی دے رہی تھی۔۔

"تمہے کیا لگتا ہے تم مجھے یہاں قید کر کے رکھو گے اور کسی کو پتا نہیں چلے گا۔۔صبح کا سورج میرے لئے رہائی کا پروانہ ہو گا"۔۔لبوں پر جلا دینے والی مسکراہٹ تھی۔۔

"سچ کہا صبح کا سورج سچ میں تمہاری رہائی کا پروانہ ہے مگر۔۔اس جیل سے نہیں بلکے اس دنیا ہے"۔۔وہ پل میں مقابل کی مسکراہٹ چھین گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"تمہے کیا لگتا ہے میں نہیں جانتا کے تمہارے پیچھے دم ہلاتے کتے تمہے چھوڑوانے کی پوری کوشش کریں گے۔تمہارا کیس کورٹ میں بھی چلے گا سال دو سال ہتا کے

دس سال کیس چلنے کا بعد تمہے باعزت طریقے سے بَری کر دیا جائے گا۔۔ مگر"۔۔وہ لمحے بھر کو ٹھہرا آنکھوں میں عجیب سرد مہری چھپی تھی۔۔

"مگر میں یوسف شاہ ہوں زبیدہ بائی میں اپنے ملک کے کرپٹ مافیا سے بہت اچھے سے واقف ہوں۔ تمہارے پاس بہت سے راز موجود ہیں اور یہ لوگ تمہے محض اپنے رازوں کی حفاظت کے لئے بچاتے رہیں گے لیکن۔۔اگر تم زندہ نہ رہو تو ان سب کے راز بھی تمہارے ساتھ دفن ہو جائیں گے"۔۔لہجے آخر میں ہلکا سا مسکراتا تھا۔۔زبیدہ بائی اس کے باتوں کی جال میں پھنستی جا رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"می۔۔میں اگر تمہے سب کچھ بتا دوں کیا تم پھر بھی میری جان نہیں بخشو گے"۔۔اس کے سوال پر لبوں کے کونے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔

"تم مجھے کیا بتاؤ گی زبیدہ بائی وہ۔۔جو میں پہلے سے جانتا ہوں۔۔کوئی بھی راز یوسف شاہ سے چھپا ہوا نہیں"۔۔کرسی سے کھڑے ہوتے وہ دروازے کے قریب کھڑا ہو گیا۔۔نظریں ہنوز زبیدہ کے جانب تھیں۔۔

"اب کیا ہونے والا ہے۔۔؟"۔۔ارد گرد کے اثرات مجھے معلوم نہیں ہو رہے تھے ۔۔

"وہی جو بہت پہلے ہو جانا چاہیے تھا"۔۔گردن کو ہلکا سا دائیں سمت موڑتے اس نے کسی کو اندر آنے کا عندیہ دیا۔۔زبیدہ کی نظریں دروازے کی سمت تھیں جہاں کالے لباس میں ملبوس چہرہ ڈھانپے ایک شخص موجود تھا۔۔زبیدہ کی نظریں اس

کی چہرے سے ہوتے اس کے ہاتھوں تک گئیں جہاں وہ سفید رنگ کی رسی ہاتھوں میں پکڑے یوسف کے ایک اشارے کا منتظر تھا۔۔

"یوسف شاہ نہیں"۔۔۔ہونٹھوں کو حرکت دیتی وہ یوسف کو دیکھنے لگی جو اسی کی جانب متوجہ تھا۔۔

"بچپن سے سنتا تھا کے عورت عورت کی سب سے بڑی دشمن ہوتی ہے آج دیکھ بھی لیا۔ تم جیسی عورتیں جو دوسری عورت کی مجبوری کا فائدہ اٹھاتی ہیں در حقیقت عورت کہلانے کے لائق ہی نہیں۔۔آج میں زمین کو تمہارے بوجھ سے آزاد کرتا ہوں کیونکے یوسف شاہ کی عدالت میں تم جیسی عورت کے لئے کوئی معافی نہیں ۔۔الوداع زبیدہ بائی۔۔الوداع۔۔"

آنکھ کااشارے دیتے وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔۔ایک آنسوز بیدہ بائی کی آنکھوں سے گرتااس کے رخسار کو نم کر گیا۔۔ہر کردار اپنے انجام کو جارہے تھے۔۔

**

دسمبر کی آخری دن چل رہے تھے۔۔چاروں جانب ٹھنڈی ہواؤں کاراج تھا ۔یونیورسٹی کے بیسمہیں ٹ میں موجود کمرے میں بندھی وہ ہوش و خروش سے بے گانی تھی۔چہرے پر پڑتا یک ٹھنڈا پانی اس ک حواس کو جھنجلا گیا۔۔جھٹکے سے آنکھیں کھولتی وہ وہ اپنے دکھتے سر کی سنمبھالنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن یہ کیا اس کے ہاتھ تو چہرے تک پہنچ ہی نہیں رہے تھے۔۔آنکھوں کو زور سے بند کر کے دوبارہ کھولتی اس نے ہاتھ کی زور جھٹکا دیا جس سے کمر پر کرسی سے بندھے ہاتھوں پر ٹیسس اٹھنے لگی۔۔سر کو نیچے جھکائے وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔

"تم اتنی خوبصورت تو نہیں جو وہ تمہارے پیچھے دیوانہ بنا پھرتا ہے"۔۔مردانہ آواز میں جھکا سر اٹھاتی اس نے حیرت سے سامنے کھڑے دانیال حمید کو دیکھا۔۔

ک"یسا لگا مجھے سامنے دیکھ کر مہمل مبین؟۔"۔بلیک پینٹ پر بلیک رنگ کا اپر پہنے وہ مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔۔

"مجھے یہاں کیوں لائے میں تو ردا"۔۔ذہن پر زور ڈالتی وہ حواس کھونے سے پہلے کے لمحے یاد کرنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

"زیادہ ذہن پر زور مت ڈالو تمہے یہاں تمہاری چہیتی دوست ہی لائی ہے۔"۔ تمسخر انداز میں گویا ہوا وہ اسے حیرت و دکھ میں مبتلا کر گیا۔۔اس کی دوست اس کی رداایسا کیسے کر سکتی تھی۔۔۔بے یقینی سے آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے۔۔

"اررے یہ آنسو کیوں مہمل مبین؟"۔۔اتنی جلدی ہار مان گئی؟۔ابھی تو بہت کچھ باقی ہے۔۔

"میرے ساتھ یہ سب کیوں کر رہے ہو؟ کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا؟"۔۔وہ بار بار ہاتھوں کو جھٹکا دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم پوچھتی ہو کیا بگاڑا ہے؟ تم نے مجھ سے میرا سب سے اچھا دوست چھین لیا مہمل مبین۔۔ تم نے مجھ سے میرا یار چھین لیا وہ چھین لیا جو میرے سکھ دکھ کا ساتھی تھا۔"۔

وہ غصے سے اس کے چہرے پر پھنکارہ۔۔ مہمل نے ڈر سے آنکھیں بند کر لیں جسے دیکھتے وہ سفاکیت سے ہنسا۔۔

"ارے ڈرو نہیں میں تمہارا ساتھ ایسا کچھ نہیں کروں گا کیونکے تم میرے ٹائپ کی نہیں ہو مگر"۔۔لبوں پر دھن بجاتے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"مگر میں تم ہم سب کی زندگیوں سے بہت دور بھیج دوں گا"۔۔ہاتھ پیچھے کرتے اس نے کرسی کے پیچھے راڈ نکالا جسے دیکھتے ہی مہمل کی آنکھیں پھیلیں۔۔

"نہیں نہیں"۔۔اسے کی دل کی دھڑکن تیز ہوتی جارہی تھی۔۔وہ دھیرے دھیرے چلتااس کے سامنے آن کھڑا ہوا۔۔

"مجھے تم سے بہت نفرت ہے مہمل مبین۔تمہاری وجہ سے حاد کا ہاتھ اٹھا تھا مجھ پر ،تمہاری وجہ سے اس سے دوستی ٹوٹی تھی اب وقت آگیا ہے تمہے گڈ بائے کہنے کا اور ہمیشہ کے لئے حاد کی زندگی سے جانے کا"۔۔راڈ کو ہوا میں اپر کرتے اس نے گھما کر وہ راڈ اس کے سر پر مار دیا۔۔خون تیزی سے اس کے سر سے بہتا جارہا تھا۔۔لال رنگ کے سکارف کا رنگ خون سے مزید گہرا ہو رہا تھا۔آنکھوں سے آنسو جاری تھے اس نے آخری بار دانیال کو کمرے سے باہر بھاگتے دیکھا۔۔

**

آئی سی یو کے دروازے پر نظریں ٹکائے وہ بکھرے بال اور کھولے گریبان لیے نم آنکھوں سے اندر موجود راہداری کو دیکھ رہا تھا جہاں ابھی مہمل مبین کو لے جایا گیا تھا۔۔

ہاتھ کی مٹھی کھولتے وہ اپنے کپکپاتے ہاتھوں پر پڑی جن میں لرزش واضح تھی۔یہ لرزش یہ ڈر و خوف کس لئے تھا؟کیونکے محبوب ترین شخص تکلیف میں تھا۔اس سے شادی تو دل کے تہاں خانوں میں چھپی ایک چھوٹی سے خوائش تھی لیکن اس کی زندگی اور خوشیاں تو ایک اولین خوائش تھی۔پھر وہ آج اتنی تکلیف میں کیوں تھی ۔۔دل چاہا کے جائے اور اسے جھنجھوڑ دے اس سے کہے اٹھو مہمل مبین حاد آفندی نے ابھی جینا ہے۔

www.novelsclubb.com

"ڈاکٹر میری بہن مہمل کیسی ہے کہاں ہے وہ؟

بتائیں ڈاکٹر میری بیٹی کیسی ہے وہ ٹھیک ہے نا؟"۔۔دوانجان مردانہ آوازوں پر اس نے پلٹ کر دیکھا جہاں یوسف اور مبین شاہ بے چینی سے مہمل کے بابت دریافت کر رہے تھے۔۔یونیورسٹی انتظامیہ کی جانب سے انھے یہ مہمل کے بابت اطلاع دی گئی تھی۔۔سر عاطف کے کمرے سے باہر نکلتے حاد نے بیسمیں ٹ کی آخری کلاس میں جمع ہوتے رش کو تعجب سے دیکھا۔لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ کمرے میں داخل ہوا جہاں ایک ٹیچر مہمل کے سر سے خون روکنے کی کوشش کر رہیں تھیں ۔سٹوڈنٹس ارد گرد جما حیرت وتاسف سے مہمل کو دیکھ رہے تھے جس کا پورا چہرہ خون سے بھر گیا تھا۔دروازے پر ایستاذہ حاد کو اپنی پوری دنیا گھومتی ہوئی محسوس ہوئی۔گھومتے سر اور لڑکھڑاتے قدموں سے بامشکل وہ ٹیچرز کے ہمراہ مہمل کو ہسپتال لے کر آیا۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ کی بیٹی کے سر پر بھاری چیز سے وار کیا گیا ہے۔ابھی ان کا ٹریٹمنٹ چل رہا ہے آپ لوگ دعا کریں"۔۔ڈاکٹر پیش ورنہ انداز میں کہتے آگے بڑھ گے۔۔ مبین شاہ مہمل کی حالت سنتے ڈھے سے گے۔یوسف انھے فورا سہارا دیتا بینچ پر بٹھا گیا۔ان کی معصوم بیٹی جس کو آج تک کسی نے پھولوں سے چھری سے نہیں مارا تھا اس کے سر پر اتنا گہرا زخم کون لگا سکتا ہے۔آنکھیں نم ہوتی جا رہیں تھیں۔۔دل میں بس اس کی سلامتی کو دعا تھی۔۔

"تمہارا شکریہ تم نے مہمل کو ہسپتال پہنچایا تم اب واپس جا سکتے ہو۔۔" حاد کے قریب کھڑے ہوتے یوسف گویا ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں۔۔۔! جب تک مہمل ٹھیک نہیں ہو جاتی میں کہیں نہیں جاؤں گا"۔۔اس کے لہجے میں کچھ تھا جو یوسف کو چونکنے پر مجبور کر گیا۔چہرے کی نرمی فوراً غائب ہو گئی۔وہ اب تنے ہوے نقوش لیے مقابل کو دیکھنے لگا۔ذہن کا کوئی کونہ مسلسل اسے اسے احساس دلا رہا تھا کے اس نے مقابل کھڑے لڑکے کی کہیں دیکھا ہے مگر کہاں؟۔۔

"میں نے کہا تم جا سکتے ہو؟۔۔"اس نے دوبارہ اپنے الفاظ دوہرائے۔۔

"اور میں نے بھی کہا ہے کے جب تک مہمل مبین کو ہوش نہیں آتا میں کہیں نہیں جاؤں گا"۔۔نظریں ہنوز دروازے کے اپر لگی سرخ بتی پر تھی جو اندر ہونے والے آپریشن کی نشاندہی کر رہی تھی۔۔

"تم لگتے کیا ہو مہمل کے اور کس حثیت سے یہاں موجود ہو؟"۔۔حاد کا رخ اپنے جانب موڑتے وہ غصے سے چیخا۔۔دماغ تو سامنے کھڑے لڑکے کی بہادری میں جھنجلا گیا۔۔جب کے مقابل اب بھی خالی خالی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"میں بس مہمل مبین کا ایک خیر خواہوں میرا اس سے کوئی تعلق نہیں"۔۔اس کے لبوں پر ایک اداس سے مسکراہٹ چاہی تھی جیسے سب کچھ پا کر بھی وہ خالی ہاتھ ہو۔۔

www.novelsclubb.com

"یوسف۔۔۔!چپ کر جاؤ یہاں تماشا کرنے کی ضرورت نہیں ہے"۔۔مبین شاہ کی تنبیہ لہجے پر یوسف نے بامشکل اپنے اندر اٹھتے اشتعال پر قابو پایا ورنہ دل تو چاہا

تھا اٹھا کر اس لڑکے کی باہر پھینک دے۔۔ ہسپتال سے ملحقہ مسجد میں مغرب کی اذان شروع ہو گئی تھی۔ لوگ اپنے دنیوی کاموں کو آہستہ آہستہ ترک کرتے مسجد کا رخ کرنے لگے۔ مہمل مبین کی سانسیں مدھم و تیز ہوتی جا رہی تھی۔ تین مرد مہمل مبین کی صحت کے لئے دعا گو تھے۔ ایک میں باپ کی شفقت تھی دوسرا بھائی کے روپ میں فکر مند تھا اور تیسرا کچھ نہ ہو کر بھی بہت کچھ تھا۔۔

**

اس نے جب مسجد میں قدم رکھا تو بیشتر لوگ نماز پڑھ کر نکل رہے تھے اکا دکا لوگ ہاتھوں کو اللہ ؐ کی بارگاہ میں اٹھائے راز و نیاز میں مصروف تھے۔ یہ ایک خوبصورت صاف ستھرا کمرہ تھا جہاں سرخ و سبز رنگ کی دبیز کلین بچائی گئی تھی۔ دھیرے دھیرے چلتا وہ بیچ میں آن کھڑا ہوا چال میں شکستگی واضح تھی جیسے وہ سب کچھ ہار کر آیا ہو۔ دل و دماغ میں اس وقت بس اللہ ؐ لفظ گھونج رہا تھا۔۔ اس کا لفظ گھونج رہا تھا جو سارے جہانوں کا مالک ہے۔ وہ جو ہر چیز پر قادر ہے۔ جس کے لئے کچھ بھی نہ ممکن

نہیں۔وہ کن فرماتا ہے اور ہر چیز تخلیق پا لیتی ہے۔وہ رب تو وہ ذات ہے جو اپنے بندے کو دھتکارتا نہیں۔۔ نفرت نہیں کرتا۔۔ناراضگی کی صورت میں بھی رزق نہیں چھینتا۔۔دنیا کا کوئی پیمانہ اس کی محبّت کی گہرائی ناپ نہیں سکتا کیونکے وہ الودود ہے یعنی بہت محبّت کرنے والا۔۔۔سجدے کی جگہ کو دیکھتا وہ بے ساختہ سجدے کے لئے جھک گیا۔وضو نہیں کیا تھا نماز کا طریقہ بھی نہیں آتا تھا بس یاد تھا تو اتنا کے وہ رب بہت مہربان ہے وہ ندامت کے ایک آنسو سے راضی ہو جاتا ہے۔۔آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی مانند بہ رہے تھے اسے پروا نہیں تھی کے اتے جاتے لوگ اسے حیرت سے دیکھ رہے ہیں۔اسے بس اب اللہ کی رحمت کی چاھوں میں چھپنا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"اللہ مجھے معاف کر دے مالک۔۔میں تیرا وہ بندہ ہوں جس نے پوری زندگی تیری نافرمانی میں گزار دی۔نہ نماز پڑھی اور قرآن پڑھا۔۔لوگوں سے بدسلوکی کی ۔۔لوگوں کے دل توڑے۔میں بلکل اچھا نہیں ہوں اللہ لیکن سب کہتے ہیں آپ

بہت رحیم ہو آپ معاف کر دیتے ہو۔۔پلیز اللہ مجھے معاف کر دو میں آج تک آپ کی رحمت کو سمجھ نہیں سکا۔اللہ میں۔۔میں بہت اکیلا ہوں میرا کوئی نہیں ہے اس دنیا میں۔۔میرے دل میں بہت درد ہے اللہ میرا کوئی نہیں۔۔میں نے اس دنیا میں صرف ایک عورت سے محبّت کی ہے۔۔روتے روتے اس نے ایک ہچکی لی۔۔

میں نے اس دنیا میں بس ایک عورت سے محبّت کی ہے اللہ۔وہ اس وقت بہت تکلیف میں ہے۔اللہ جی آپ اسے ٹھیک کر دیں پلیز۔میں جانتا ہوں میرا دل کہتا ہے یہ صرف آپ ہی کر سکتے ہیں۔اللہ میری زندگی کی اولین خوائش تو اس کی زندگی اور خوشیاں ہیں۔اسے زندگی دے دے میرے مالک اسے زندگی دے دے ۔۔سجدے میں سر رکھے وہ بچوں کی طرح رو رہا تھا۔اس کی آواز اب ہلکی ہوتی جا رہی تھی۔اس نے جان لیا تھا کے زندگی کے ہر باب میں اللہ کا ہونا ضروری ہے ورنہ انسان اندھیروں کی بستی میں بھٹک جاتا ہے۔۔"

کچھ قدم کی دوری پر بیٹھے شخص کے تسبی کے دانے ساکت ہو گے۔انہوں نے حیرت سے سامنے روتے لڑکے کو دیکھا جو اللہ سے ان کی بیٹی کی زندگی مانگ رہا تھا ۔۔اس کی محبّت کی تپش ان کے دل کو عجیب انداز میں گھیر رہی تھی۔دل کی حالت عجیب ہو گئی تھی۔۔

**

"یوسف مہمل کہاں ہے کیسی ہے وہ؟"۔۔سر ہاتھوں میں گرائے وہ ہسپتال کے کوریڈور میں آئی سی یو کے سامنے بیٹھا مسلسل دعاؤں کا ورد کر رہا تھا۔اس کی چھوٹی معصوم بہن آج کیسے درد و تکلیف سے گزر رہی تھی اس کا اندازہ کوئی بھی نہیں لگا سکتا تھا اپر سے اس لڑکے کی موجودگی اس کے ذہن میں بہت سے سوالوں کو جنم دے رہی تھی۔دلاور کی آواز پر اس نے جھٹکے سے جھکا سر اٹھایا جہاں دلاور اور ہانا بھاگتے ہوے اس کی جانب آ رہے تھے۔۔

"آپ لوگ یہاں؟۔۔"یوسف نے حیرت سے پوچھا۔۔

"ہاں۔۔ہم دونوں نے آج کراچی آنا تھا۔ائیر پورٹ پہنچے تو ریحانہ بھابی کی کال آ گئی بہت رو رہیں تھیں۔ان سے تو ٹھیک سے بات بھی نہیں پا رہی تھی پھر زالے سے بات ہوئی تو پتا چلا مہمل یہاں ہسپتال میں ہے۔ہم بس فورا یہاں آئے ہیں تم بتاؤ وہ کیسی ہے؟"۔۔ایک ہی سانس میں ہانا سب کچھ بتاتی فکر مندی سے پوچھنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

"اندر علاج چل رہا ہے اس کا۔۔"

"کیاہواہے اسے کس نے کیاہے کچھ پتاچلا؟"۔۔کالے رنگ کی کمیض شلوار میں مبلوس جس کی سلیوس کہنیوں تک فولڈ کی گئیں تھی۔ہلکے بکھرے بال لیے دلاور بھانجی کے لئے بہت پریشن دکھائی دے رہاتھا۔۔

"ڈاکٹر بتارہے ہیں کسی بھاری چیز سے اس کے سر پر وار کیا گیاہے۔خون بہت زیاہ ہو گیاہے ابھی علاج چل رہاہے اپ سب دعا کریں"۔۔

یوسف کی چہرے کی رنگت زرد ہو گئی تھی کچھ ہی گھنٹوں میں اس کے چہرے کی شادابی مانند پڑ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

ہاناوہیں بینچ پر بیٹھتی دعائیں کرنے لگی۔دلاور نے ایک نظر یوسف پر ڈالی جس کی آنکھیں ضبط سے سرخ تھیں۔کندھے سے اسے اپنے جانب موڑتے وہ اسے اپنے گلے لگا گیا۔۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا یوسف..بی بریومائے بوائے"..دلاور کے کندھے پر سر رکھتے وہ ضبط سے آنکھیں موند گیا۔سب کے دلوں کی حالت یکجا تھی۔

دلاور کے کندھے سے سر اٹھاتے اس نے اشتعال سے سامنے کا منظر دیکھا جہاں مبین شاہ سے چار قدم کی دوری پر وہ لڑکا دوبارہ آئی سی یو کی جانب بڑھ رہا تھا۔حاد کو دوبارہ دیکھنا اس کے غصے کے گراف کو بڑھانے کے لئے کافی تھی۔

۔

"تم پھر آگے تمہے سمجھ نہیں آتی میری بات ایک بار؟"۔۔غصے سے وہ حاد کی جانب بڑھا جواب اپنی جگہ جامد کھڑا تھا۔دلاور اور ہانا نے بیک وقت پلٹ کر شاکی نظروں سے سامنے کھڑے حاد کی دیکھا۔۔

"میں آپ سے کہ چکا ہوں جب تک اس کو ہوش نہیں آتا میں کہیں نہیں جاؤں گا" ۔۔وہ اپنی بات پر ڈٹا ہوا تھا۔۔

"تیری تو"۔۔غصے سے اسے جپٹھتے اس نے ہاتھ کا مکا بنا کر اس کے منہ پے دے مارا۔۔دلاور مبین اور ہانا اپنی جگہ ساکت و جامد سارا تماشا دیکھ رہے تھے۔۔ہانا کو اپنا دماغ مفلوج محسوس ہو رہا تھا۔۔

ہلکا سا اپنی جگہ سے لڑکھڑاتا وہ ضبط سے اپنی مٹھی بھینچ گیا۔وہ اپنے غصے کی نتیجے میں مزید تماشا نہیں چاہتا تھا۔

"اچھے سے جانتا ہوں میں تم جیسے لڑکوں کو۔ایسی اوچھی حرکتوں سے معصوم لڑکیوں کو اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کرتے ہو۔۔ان کی عزت کو داؤ پر لگاتے ہو"۔۔مقابل کے کولر کو اپنی ہاتھوں میں دباتے وہ اس کے چہرے پر پھنکارہ ..

سبز گہری آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہیں تھی۔دنیا کی نظر میں اس کی محبّت کی کیا وقعت و حیثیت تھی جو ہر کوئی اس کی رسوا کرتا جا رہا تھا۔۔۔

"محبّت کرتا ہوں میں مہمل مبین سے اور جن سے محبت ہوتی ہے ان کی عزت کو داؤ پر نہیں لگایا جاتا"۔۔اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ نڈر انداز میں گویا ہوا جب کے یوسف کے ضبط کا پیمانہ یہیں اختتام پذیر ہو گیا جھٹکے سے پینٹ کی پیچھلی جیب سے گن نکالتے وہ اس کے سر پر تان گیا۔۔مقابل کے تاثرات سپاٹ تھے جیسے اسے گن سے فرق ہی نہ پڑا ہو۔۔

"محبّت کا جو بھوت تمہارے سر پر چڑھا ہے نا لڑکے اسے منٹوں میں اتار دوں گا میں"۔۔لوڈڈ گن اس کے سر کا نشانے لیے وہ ٹرگر دبانے کے در پر تھا۔یہ بات ہی نا قابل قبول تھی کے ایک لڑکا اس کے منہ پر اس کی بہن سے محبّت کی بات کر رہا تھا ۔سوچ سوچ کر دماغ کی نسیں پھٹتی معلوم ہو رہی تھیں۔۔

"تمہارا وہ حال کروں گا میں لڑکے آیندہ میری بہن کا نام بھی اپنی زبان سے نہیں لو گے۔"۔حاداب بھی بے خوف انداز سے اسے دیکھ رہا تھا۔ٹر گر پر رکھے ہاتھ پر ہلکی گرفت محسوس کرتے اس نے چونک سر ساتھ کھڑی ہانا کو دیکھا جو آنکھوں میں آنسو لیے یوسف کو دیکھ کر نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔یوسف ہی حیرت سے ہانا کو دیکھا وہ کیوں اس لڑکے کو بچا رہی تھی۔۔یوسف کے گن پکڑے ہاتھ کو نیچے کرتی وہ پلٹ کر حاد کو دیکھنے لگی جو حیران نظروں سے کالے اور نیلے امتزاج کے سوٹ پر کالی بڑی چادر سے خود کو ڈھانپے آنکھوں میں آنسو لیے اسے دیکھ رہی تھی۔

"میرا بے۔۔بیٹا میر۔۔ی جا۔۔جان۔۔میرا بیٹا۔"۔انگلیوں کی پوروں سے اس کے چہرے کے نقش چھوتے وہ اسے حفظ کر رہی تھی۔آنکھوں سے آنسو گالوں پر پھسلتے اسے کے رخسار نم کر رہے تھے۔اس کے چہرے کو دیکھتی وہ بے اختیار اس

کے سینے سے جا لگی۔یوسف اور مبین شاہ حیرت کی تصویر بنے جامد و ساکت کھڑے تھے۔

حاد سر نیچے کرتے شا کی نظروں سے سینے سے لگی عورت کو دیکھ رہا تھا۔کون تھی یہ عورت؟جو اسے اپنا بیٹا کہہ رہی تھی۔ہانا کی گرفت اس کی کمر کو گرد بہت سخت تھی جیسے اس کے دوبارہ کھو جانے کا خدشہ دل میں ہو۔

اس کی خوشبو میں گہرا سانس بھرتی وہ سر اٹھا کر اسے دیکھ رہی تھی کمر پر گرفت اب بھی سخت تھی۔

www.novelsclubb.com

"میری جان میرا شہزادہ۔۔تمہاری ماں نے تمہے بہت یاد کیا ہے۔کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرا جس میں تمہاری ماں کے دل میں تمہارا خیال نہ گزرا ہو"۔۔حاد کا دل عجیب احساسات سے گھیرنے لگا۔

"میں اپکا بیٹا نہیں ہوں میں حاد آفندی ہوں اپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی "۔۔نرمی سے کہتے وہ اس کے ہاتھ اپنی کمر سے ہٹا رہا تھا۔۔

"نہیں نہیں۔۔تم میرے ہی بیٹے ہو۔تم جب پیدا ہوے تھے نا اس وقت تم کھو گے تھے۔تمہاری ماں نے ہر دعا میں تمہاری زندگی و سلامتی مانگی ہے۔۔تم میرے بیٹے ہو میری جان"۔۔آگے بڑھتی وہ کبھی اس کی پیشانی اور کبھی اس کی آنکھیں چومتی۔۔وہ اسے اپنے ہونے کا احساس دلا رہی تھی۔۔

یوسف اور مبین نے فوراپلٹ کر دلاور کو دیکھا جو اثبات میں سر ہلاتا ان کے شک کو یقین میں بدل گیا۔۔

دو قدم دور ہوتے اس نے ایک نظر ہانا کو دیکھا جو اسی کی جانب متوجہ تھی۔آئی سی یو کی سرخ بتی دیکھتا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کوریڈور سے باہر نکل گیا۔۔

"میرا بیٹا"۔۔تڑپتی ہوئی ہانا فوراً اس کی جانب بڑھی لیکن دلاور اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"دلاورووو۔۔وہ میرا بیٹا۔۔"

"اسے کچھ وقت دو ہانا سب ٹھیک ہو جائے گا۔"۔روتی ہوئی ہانا کی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے وہ نرمی سے گویا ہوا۔۔

آئی سی یو میں تڑپتی مہمل اور ہسپتال کے بینچ پر روتا حاد دونوں ہی تکلیف میں مبتلا تھے۔اور اللہ نے اپنی کتاب میں دو جگہ فرمایا ہے کے بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔مشکل کے ساتھ ساتھ آسانیاں بھی روح زمین پر اتاری گئیں تھیں ۔ہر انسان اپنے حصے کی مشکل و آسانی پاتا جا رہا تھا کہیں صبر تھا تو کہیں شکوہ ہر انسان اپنی زندگی کا کردار نبھاتا جا رہا تھا۔۔

**

www.novelsclubb.com

طویل تکلیف دے انتظار کے بعد ڈاکٹر نے مہمل کی حالت خطرے سے باہر بتائی تھی۔سب کے تھکے ہوئے اعصاب یکدم سے پر سکون ہو گے. دلاور نے یوسف کو

مبین بھائی اور ہانا کو گھر لے جانے کی تائید کی جس کو سنتے ہی ہانا نے انکار کر دیا۔ ابھی اس کی مہمل کو اس کی ضرورت تھی اس کے بیٹے کو اس کی ضرورت تھی لیکن دلاور کے اسرار پر مجبوراً یوسف کو ہانا اور مبین شاہ کو گھر لے جانا پڑا۔ مقصد دونوں کا کچھ دیر آرام اور ریحانہ شاہ کی طبیعت تھی جو زالے کے لئے سنبھالنا مشکل ہو رہی تھی۔

اس وقت ہسپتال میں صرف دلاور تھا جو بھانجی کے زرد چہرے کو دیکھتا نئے سرے سے تکلیف میں مبتلا ہو جاتا۔۔ مہمل اس کی بہن کی اکلوتی بیٹی تھی۔ گھر بھر میں لاڈلی۔ مبین بھائی کی ناراضگی کے دوران بھی وہ ہر ماہ ماموں سے ملنے آیا کرتی تھی ۔اتنی دیر سے ضبط کا مظاہرہ کرتے دلاور کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں۔ ذہن کے پردوں پر آج وہ وہ بھورے بالوں کی دو پونیاں بنانے والی مہمل گھوم رہی تھی ۔یقین نہیں اتا تھا کے ان کی مہمل اتنی جلدی بڑی ہو گئی جو آج کوئی اس کی جان کا

دشمن بن گیا تھا۔دل میں اس شخص کو نیست و نابود کرنے کا پکا ارادے کرتے وہ فون پر داد سے محو گفتگو ہو گیا۔۔

**

دبے پاؤں کمرے میں قدم رکھتے وہ سٹول کھینچ کر اس سے کچھ فاصلے پر ٹک گیا۔نم سوجی آنکھوں سے وہ ہاتھوں کی لکیریں دیکھ رہا تھا۔لوگ کہتے ہیں نا کے قسمت کے فیصلے ہاتھوں کی لکیروں میں پوشیدہ ہوتے ہیں پھر یہ کیسی لکیریں تھیں جو اس کی زندگی کی دھرم بھرم کر گئی۔۔

پوری زندگی جس لمس جس رشتے کو تڑپا آج وہ باہیں پھیلائے اس کے سامنے کھڑا ہے۔زندگی میں جس ایک عورت سے محبّت کی آج وہ اس کے سامنے ہوش و

خروش سے بے گانی پڑی ہے۔قسمت کے فیصلے حقیقت میں بہت عجیب ہوتے ہیں ہم جس لمحے کو اختتام سمجھتے ہیں وہ لمحہ ہی نئی پرواز کا پہلا قدم ہوتا ہے۔۔

"مجھے نہیں پتا مجھے تم سے محبّت کب ہوئی۔شاید اس وقت جب تمہے پہلی بار دیکھا یا شاید اس وقت جب تمہاری آواز میری سماعتوں تک پہنچی۔۔میرے لیے زندگی کے معنی ہمیشہ سے مختلف تھے مجھے لگتا تھا کے مجھے کسی سے کوئی دلی وابستگی نہیں ہے۔مجھے فرق نہیں پڑتا کون آرہا ہے کون جارہا ہے اور حقیقت میں ایسا ہی تھا۔۔ زندگی میں بہت لوگ آئے اور چلے گے اور مجھے کبھی اس بات کی پروا نہیں ہوئی ۔اس کے گلے میں آنسو اٹک رہے تھے اس نے ایک نظر سامنے بیڈ پر پڑی مہمل کو دیکھا جس کے پورے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔

لیکن جب تم میری زندگی میں آئی مجھے تمہے کھونے سے ڈر لگنے لگا۔میں تمھے چھپ چھپ کر دیکھنے لگا لیکن کبھی نظر بھر کر نہیں دیکھا باخدا۔۔مجھے اپنی ناپاکی اور تمہاری پاکیزگی سے خوف محسوس ہوتا تھا۔میرے لیے تمہاری مثال اس چاند کی مانند ہے جو انسان کی دسترس سے بہت دور ہوتا ہے لیکن انسان اپنا سب کچھ لوٹا کر بھی اس کو چھونے کی خوائش رکھتا ہے۔وہ اپنی بات پر خود ہی دھیرے سے ہنس دیا ۔۔

لوگ کہتے ہیں محبّت میں سب کچھ جائز ہوتا ہے لیکن مجھے اس بات سے ہمیشہ بہت اختلاف رہا جانتی ہو کیوں؟۔۔اس نے ایک نظر اسے دیکھا جیسے کہ رہا ہو بولو مہمل کہو حاد۔۔مجھے نہیں پتا تم بتاؤ۔۔

میری نظر میں محبّت چار چیزوں کا مجموعہ ہے۔احساس،عزت,ذمہ داری اور توجہ ۔احساس اس لیے کے کسی اور کا درد تم اپنے سینے میں محسوس کرو۔عزت اس لیے کے محبوب کو آنکھ بھر کر بھی نہ دیکھا جائے کہیں اس کی عزت پر کوئی آنچ نہ آجائے ۔ذمہ داری اس لیے کے تم اس کی ذات سے بے خبر نہ رہو۔تم جانو وہ تمہاری ہے تم اس سے محبّت کرتے ہو۔اور آخر میں توجہ جس کے مطلب کے لوگوں کے ہجوم میں بھی وہ ایک شخص تمہاری نظروں کا مرکز ہو۔۔

مجھے میرے دوست کہ کرتے تھے کے اگر تم میری محبّت کو اہمیت نہیں دیتی تو میں تمہے زبردستی اپنا بنالوں لیکن محبّت میں جبر تو نہیں ہوتا نا اور جہاں ضد اور جبر آجائے وہاں محبّت نہیں ہوتی۔۔

اگر تم اس وقت ہوش میں ہوتی تو شاید میں کبھی تم سے یہ سب نہ کہ سکتا۔ تم اپنے بابا کی ایک اچھی بیٹی ہو وہ بیٹی جو عزت پر داغ نہیں انے دیتی۔ تمہارے ہر عمل نے ہمیشہ میرے جذبوں کی حوصلہ شکنی کی ہے مگر میرے لیے دنیا کی کوئی بھی عورت تم جیسی نہیں ہو سکتی جہاں تم ہو وہاں کوئی نہیں۔ میں تمہارا بغیر ہنس تو سکتا ہوں مگر خوش نہیں رہ سکتا۔ میرے لئے خوشی کا جذبہ تم سے منسلک ہے۔۔

میں اپنا اللہ سے تمہارے ساتھ کی دعا کروں گا اور بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے" ۔۔اس کے لہجے میں پختگی تھی ایک عجیب سا سکون اور یقین تھا۔

www.novelsclubb.com

کندھے پر ہاتھ کا دباؤ محسوس کرتے اس نے پلٹ کر دیکھا جہاں دلاور شاہ اپنی بھر پور وجاہت کے ساتھ اس کے سامنے ایستادہ تھا۔۔

**

ہسپتال کینٹین میں کوفی کپ اپنے سامنے رکھے وہ ایک دوسرے پر نظریں گاڑے بیٹھے تھے۔دلاور نے حاد کی پیدائش سے اب تک کے تمام حالات وواقعات اسے من وعن بیان کر دیے تھے۔دلاور اب بس اسے دیکھ رہا تھا جو کچھ دیر قبل اس کی بھانجی سے اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا۔شکر تھا کے یوسف اس وقت یہاں موجود نہیں تھا ورنہ اس کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا۔۔

"تمہاری ماں تم سے بہت محبّت کرتی ہے۔میں جانتا ہوں سب کچھ اتنی جلدی اکسپٹ کرنا تمہارے لیے مشکل ہے۔ایک لمحے میں سب کچھ بدل جانا آسان نہیں ہوتا۔۔"

"سرمد آفندی کے ساتھ تم نے اپنی زندگی کے اتنے سال گزارے ہیں ایک بیٹے کی حثیت سے تمہے اس سے محبّت بھی ہو گی۔۔میں یہ نہیں کہوں گا کے تم اپنی پرانی زندگی کو چھوڑ دو لیکن۔۔اپنی اس زندگی میں اپنی ماں کو جگہ دو۔۔اس نے زندگی میں بہت تکلیفیں اٹھائی ہیں زبیر کی بے وفائی سے لے کر تمہاری جدائی ہر چیز اسے اندر سے توڑ چکی ہے۔باہر سے مظبوط دیکھنے والی ہانا اندر سے بہت توڑ پھوڑ کا شکار ہے"۔وہ لمحے بھر کو ٹھہرا۔۔

حاداب بھی خاموشی سے کوفی کے کپ کو دیکھ رہا تھا۔۔کچھ تھا ہی نہیں کہنے کو وہ جانتا تھا اس کی ماں سعدیہ نے اس کے بدلے اپنی آزادی مانگی تھی لیکن یہ سچائی جو آج پتا چلی وہ اس کی سوچ سے بہت بڑی تھی۔۔

"ہانا تم سے محبّت کرتی ہے اور میں ہانا سے۔ حالات چاہے جیسے بھی ہوں دنیا کی کوئی بھی محبّت ماں کی ممتا کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔۔"

"شاہ جی۔۔۔!" داد کی پکار پر دونوں نے چونک کر اسے دیکھا۔ جس کے چہرے کی ہوائیں اڑی ہوئیں تھیں۔۔

"کیا ہوا؟۔۔" حاد بھی اسی کی جانب متوجہ تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"کسی نے سرمد آفندی کا قتل کر دیا ہے."

**

ڈیفنس میں موجود اس کے فلیٹ کا دروازہ کھولتی وہ اندر آئی جہاں وہ لیونگ روم سے ملحقہ کچن میں کوفّی بنانے میں مصروف تھا۔آہٹ محسوس کرتے اس نے پلٹ کر سامنے دیکھا جہاں وہ بلیک جینس پر ڈارک بلیو شرٹ کے اپر بلیک جیکٹ پہنے روئی روئی آنکھوں سمیت اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔

"ردا تم یہاں؟"۔۔دانیال کے لئے اس کی آمد غیر متوقع تھی۔۔

"میں بہت پریشن ہوں دانیال"۔۔وہ عجیب اضطرابی کیفیت کا شکار تھی۔۔

"بے بی وہاٹ ہاپپند؟ کیوں پریشن ہو"۔۔؟وہ لہجے میں فکر لیے اس کے قریب آیا

۔۔

"ہم نے مہمل کے ساتھ اچھا نہیں کیا"۔۔

"پلیز گرل فضول مت سوچو وہ ٹھیک ہو گی اب اتنے بھی کچھ نہیں ہوا"۔۔اس کا گال تھپتھپاتے وہ اسے نارمل کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"تم دو دنوں سے میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے"۔۔ردا نے دانیال سے پوچھا جو وائٹ پینٹ پر لائٹ براؤن شرٹ زیب تن کیے جاذب نظر آ رہا تھا۔۔

"بس پیکنگ میں مصروف تھا یار۔۔"

"پیکنگ مطلب؟"۔۔اس نے اچنبھے سے مقابل کو دیکھا۔۔

"میں لندن جا رہا ہوں موم ڈیڈ کے پاس"۔۔آرام سے کہتے وہ اس کے سارا چین لوٹ گیا۔۔

"لندن مگر کیوں کیسے"۔۔۔اس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کچھ۔۔اچانک لندن جانے کا فیصلہ حیران کن تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"بس اب یہاں رہنے کا کوئی جواز نہیں بنتا وہاں جاؤں گا موم ڈیڈ کے ساتھ بزنس دیکھوں گا"۔۔وہ اب آرام سے صوفے پر موجود بیگ میں چیزیں ڈال رہا تھا جب کے ردا اضطرابی کیفیت کا شکار تھی۔۔

"مگر دانیال ایسے اچانک کیوں؟تم نے تو میرے گھر آنا تھا نا میرا رشتہ مانگنے"۔۔۔ ردا کو اپنے ہاتھوں پاؤں ٹھنڈے پڑتے محسوس ہو رہے تھے۔۔فلیٹ میں دانیال حمید کا قہقہ گھونجا اور وہ ہنستے ہوئے وہیں صوفے پر ٹک گیا جب کے ردا کو اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں محسوس ہونے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

"سریسلی تمہے لگا میں تم سے شادی کروں گا وہ صرف ایک مزاق تھا ڈارلنگ"۔۔وہ اب بھی ہنس رہا تھا جب کے ردا اپنی جگہ جم سی گئی۔۔کیا وہ سب کچھ محض ایک مذاق تھا۔۔سب کچھ۔۔

"تمہے ایسا کیوں لگا ردا کے میں تم سے شادی کروں گا مرد چاہے جتنا ہی کمینہ کیوں نا ہو بیوی اسے پاک پاکیزہ ہی چاہیے ہوتی ہے۔۔"

"پھر وہ سب کیا ہے جو ہمارے درمیان تھا۔"۔اس کو اپنا وجود اس وقت ارزاں معلوم ہو رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"وہ صرف ٹائم پاس تھا تمہارے لیے بھی اور میرے لیے بھی"۔۔وہ پر سکون انداز لیے اس کا چہرے پر اترتے رنگوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

"تم نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا دانیال۔۔میں تمھے جان سے مار دوں گی" ۔۔کولر سے پکڑتی وہ غصے و نفرت سے اس کے چہرے پر پھنکاری۔۔۔

"میں نے تمہارا کچھ نہیں چھینا۔۔تم نے خود اپنا سب کچھ میرے حوالے کیا تھا"۔۔اس نے غصے سے اپنے کولر سے اس کے ہاتھ جھٹکے۔۔

www.novelsclubb.com

"تم انسان کے روپ میں ابلیس ہو دانیال حمید"۔۔بے بسی کے مارے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہونے لگے..

"فرشتہ تو تم بھی نہیں ہو ردا زوہیب"۔۔ تمسخر اس کی آنکھوں میں واضح تھا۔۔

"تم نے میرا سب کچھ چھین لیا میں اپنے ماں باپ کو کیا منہ دکھاؤں گی"۔۔اپنے پیروں پر کھڑا ہونے محال ہو گیا تھا لرزتے قدموں سے وہ وہیں صوفے پر ڈھے گئی ۔۔دانیال نے اس کی باتوں پر آنکھیں گھمائیں۔۔

"یہ فکر تب کہاں تھی جب میرے ساتھ گھنٹوں گھنٹوں کراچی کے بڑے ریسٹورنٹس میں اکیلے کھانا کھاتی تھی۔یہ فکر تب کہاں تھی؟جب میرے ہمراہ بڑے بڑے شاپنگ مالز میں شاپنگ کرتی تھی یہ فکر تب کہاں تھی ردا زوہیب ؟جب اپنے ماں باپ سے جھوٹ بول کر تم میرے ایک اشارے پر مجھ سے اکیلے

ملنے آتی تھی۔۔تب تمہے ماں باپ کی عزت کی پرواکیوں نہ ہوئی۔۔تم جیسی لڑکیاں اپنی بربادی کی ذمہ دار خود ہوتی ہیں۔تم لڑکیاں برباد کیوں ہوتی ہو جانتی ہو؟کیوں کے تم لوگ مرد کو معصوم سمجھ کر اس پر بھروسہ کرتی ہو لیکن جانتی ہو مرد معصوم نہیں ہوتا وہ موقع پرست ہوتا ہے اسے جہاں جس وقت شکار کا موقع ملتا ہے وہ اس وقت شکار کرتا ہے"۔۔وہ اب پرسکون سا کپڑے بیگ میں ڈالتا زپ بند کر رہا تھا

۔۔

"میں نے تمہارے لیے مہمل کو چیٹ کیا صرف تمہارے لیے اپنی اتنی اچھی دوست کو نقصان پہنچایا"۔۔۔وہ اسے قائل کرنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی

۔۔

"تم نے میرے لیے کچھ نہیں کیا تم اس کے ساتھ تھی اس کے اونچے سٹیٹس کی وجہ سے تھی۔تمہے نہ اس سے پہلے کوئی اپنائیت تھی اور نہ آج ہے تم ایک مطلب پرست لڑکی کی رداز وہیب"۔۔وہ اسے ائیناد یکھار ہا تھا۔۔جس کا عکس بہت بد صورت تھا۔۔

"تم نے جو بھی کیا ہے مہمل کے ساتھ دیکھنا تم پکڑے جاؤ گے"۔۔اس کی دھمکی پر وہ ہلکا سا ہنسا۔۔وہ اپنے ساتھ اسے بھی برباد کرنا چاہتی تھی۔۔

"میں نے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچایا وہ زندہ ہے ٹھیک ہے سانس لے رہی ہے ۔اور میرے لیے یہی بات سکون بخش ہے کے مہمل مبین اور حاد آفندی کبھی ایک نہیں ہو سکتے۔حاد کی ہار ہی میری زندگی کی سب سے بڑی جیت ہے"۔۔وہ بہت

مسرور دکھائی دے رہا تھا سرمد آفندی اور دلاور شاہ کے مابین تنازعات سے وہ اچھے سے واقف تھا ایسے میں دونوں خاندانو میں رشتہ طے ہونا نہ ممکن تھا۔۔

"میرے ساتھ ایسا مت کرو دانیال میں برباد ہو جاؤں گی"۔۔میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔اس کی گہری سانس بھرتے اسے پلٹ کر دیکھا۔۔

"ردا تم بھی جانتی ہو اور میں بھی نہ تم مجھ سے پیار کرتی ہو اور نہ میں تم سے۔۔تمہے میرے اونچے سٹیٹس اور پیسے سے پیار تھا اور یہ سب کچھ تمہے کسی اور سے بھی مل جائے گا۔۔ناؤ جسٹ گو میری رات کی فلائٹ ہے"۔۔مجھے اب کچھ دیر آرام کرنا ہے۔۔ردا سے گویا وہ کمرے کی جانب بڑھ گیا پیچھے ردا خالی ہاتھ اپنے سن ہوتے وجود کو گھسیٹتی فلیٹ سے باہر نکل گئی۔۔دانیال حمید بڑی خوبصورتی سے خود کو ہر

الزام سے بری الزمہ قرار دے چکا تھا۔ردازوہیب کو لگتا تھا اس نے اپنا سب کچھ آج ہار دیا لیکن اس نے اپنا سب کچھ اس لمحے ہارا تھا جس لمحے اس نے ایک نامحرم کے لیے آپنے والدین کی آنکھوں میں دھول جھونکی تھی۔یہ نفس کی جنگ تھی جہاں جس لمحے شیطان آپ کو کمزور دیکھتا ہے وہ اس لمحے اس پہلو پر وار کر دیتا ہے ۔اپنے بزورگوں سے ہمیشہ سنتے تھے کے لڑکی کی عزت نازک کانچ سی ہوتی جس میں ہلکی سی دراڑ اس کی ساری خوبصورتی کو ماند کر دیتی ہے۔۔اور حقیقت میں ایسا ہی ہے۔۔

**

وہ کس طرح گھر آیا کون چھوڑ کر گیا اسے کچھ یاد نہیں تھا۔یاد تھا تو بس اتنا کے جس آدمی نے اسے پالا جس آدمی کو اس نے اپنا باپ سمجھا وہ آج بے رحمی سے قتل کر دیا گیا۔

پورے گھر میں ایک قہر برپا تھا پولیس ہر کونے میں پھیلی ہوئی تھی۔ میڈیا کس بھی طرح گھر میں گھس کر ہر خبر اپنے چینلز پر نشر کرنا چاہتی تھی۔۔

وہ گرتا پھرتا بامشکل سڑھیاں چڑھتا کمرے میں داخل ہوا جہاں بیڈ پر سرمد آفندی کی لاش موجود تھی سینے سے پیٹ تک خون پھیلا ہوا تھا جہاں خنجر سے کہیں بار وار کیا گیا تھا۔

"بابا۔"۔اس کے ہونٹوں نے ہلکی سی جنبش دی وہ دھیرے دھیرے چلتا بیڈ کے قریب آگیا۔۔وہ آنکھیں جو دنیا کی فاتح کرنا چاہتی تھیں وہ آج بند تھیں۔وہ ہاتھ جو کسی کو ذک پہنچاتے ہوے ذرا بھی نہیں کانپتے تھے آج وہ بے سدھ پڑے تھے۔وہ پاؤں جن سے وہ کروفر سے چلا کرتے تھے آج وہ ساکت تھے۔ گھٹنوں کے بل

زمین پر بیٹھتے وہ یک ٹک انھے دیکھنے لگا۔ارد گرد کے شور و غل کچھ بھی اس کی سماعتوں تک نہیں پہنچ رہی تھی۔

"باباوہ عورت کہتی ہے کے میں آپ کا بیٹا نہیں ہوں"۔وہ انگلی کی پروں سے ان کی بند پلکوں کو چھو رہا تھا۔۔

"اتنے عرصے سے ہم دونوں ہی ایک دوسرے کے لئے سب کچھ تھے۔میں بچپن سے آپ سے بہت محبّت کرتا تھا بابا۔ہر بچے کی طرح میرے آئیڈیل بھی محض آپ تھے. جس دن آپ نے مجھے گلے لگایا تھا اس دن مجھے لگا جیسے دنیا بھر کا سکون کسی نے میرے مقدر میں ڈال دیا ہو۔اٹھیں باباحاد کو آپ کی ضرورت ہے۔ہر گناہ ہر زیادتی کے باوجود حاد اپنے بابا سے بہت پیار کرتا ہے۔اٹھیں نا بابا ابھی ہم نے

مل کر اللہ کو راضی کرنا ہے۔آپ نے میرا رشتہ لے کر جانا ہے مہمل کو اس گھر میں لانا ہے۔ابھی تو بہت کچھ کرنا ہے بابا پلیز مجھے اس وقت اکیلا مت چھوڑیں۔۔بابا اٹھیں نا"۔۔آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک سیلاب رواں تھا۔سرمد آفندی کے کندھے پر سر ٹکاتے وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔۔ارد گرد کھڑے پولیس افسر با مشکل اس کو پکڑتے باہر لے جانے لگے۔سرمد آفندی کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے لے جایا جا چکا تھا۔سارے ملازمین سہمے ہوے کھڑے تھے۔آفندی ولا حاد آفندی کی دردناک چیخوں سے لرزتا جا رہا تھا۔۔

**

"مہمل اب بلکل ٹھیک ہے امی۔۔آپ پریشن نہ ہوں"۔ریحانہ شاہ کا ہاتھ ہونٹوں سے لگاتے وہ گویا ہوا۔۔

"مجھے اس کے پاس لے جاؤ یوسف۔۔"اپنے کمرے میں بیڈ کی پائینتی سے ٹیک لگائے وہ خاصی نڈھال دکھائی دے رہیں تھیں آنکھیں رونے کے باعث سرخ تھیں۔زالے کچن میں گھر والوں کے لیے کھانا بنا رہی تھی جب کے مبین شاہ ہانا کے ہمراہ اسٹڈی روم میں موجود تھے۔۔

"میری جان میری امی ہماری مہمل ٹھیک ہے۔۔ماموں ہیں اس کے پاس ہیں ۔آپ فکر نہیں کریں آپ کی طبیت خراب ہو جائے گی۔ صبح جیسے ہی اسے ہوش ائے گا میں اسے اپنے ساتھ واپس لے کر آؤں گا آپ روئیں نہیں"۔۔ماں کے ماتھے پر بوسہ دیتے وہ ان پر کمبل ٹھیک کرنے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ آرام کریں امی۔۔آپ کو آرام کی ضرورت ہے"۔۔آخری بار سر پر بوسہ دیتے وہ لائٹ اوف کرتا کمرے سے باہر نکل آیا۔۔

"ہاں کہو سعد کیا اپڈیٹ ہے؟"۔۔موبائل کو کان سے لگائے وہ انسپکٹر سعد سے محو گفتگو تھا۔۔

"سر ایک خبر ہے۔۔"

"ہاں کہو۔۔"

www.novelsclubb.com

"کسی نے سرمد آفندی کا قتل کر دیا ہے۔میڈیا کے ساتھ ساتھ کمشنر صاحب بذات خود سرمد ولا میں موجود ہیں"۔۔یوسف نے حیرت سے انسپکٹر سعد کی بات سنی

۔سرمد آفندی کا قتل؟وہ سرمد آفندی جس کے خلاف بہت کیس تھے وہ جس کی جرائم کی فہرست طویل تھی وہ جسے جیل میں ڈالنا یوسف کی ضد تھی آج اچانک اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔کون سوچ سکتا تھا کے دنیا کی ہر آسائش و دولت بھی انسان کو موت سے بچا نہیں سکتی۔حقیقت میں انسان بڑے خسارے میں ہے۔۔

"یوسف"۔۔اپنے نام کی پکار پر یوسف نے پلٹ کر دیکھا جہاں ہلکے سبز سوٹ میں بالوں کو جوڑے میں قید کیے وہ سینڈوچ کی پلیٹ پکڑے کھڑی تھی۔۔اسے دیکھتے ہی یوسف کو اپنے تھکے اعصاب پر سکون ہوتے محسوس ہو رہے تھے حقیقت میں محبوب شخص میں بڑی شفا ہوتی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

"کچھ کھاتو لیں آپ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔"۔یوسف خاموشی سے اسے آنکھوں سے دل تک جذب کر رہا تھا۔ہاتھ بڑھا ایک سینڈوچ اٹھاتے اس نے ایک بائیٹ لی۔۔

"یہ آدھا میں نے کھایا آدھا زالے کھائی گی۔گھر میں سب کا خیال رکھنا زالے "۔۔وہ بہت امید سے گویا ہوا زالے کو یک دم اپنے دل پر بھاری بھوج محسوس ہونے لگا لیکن یہ وقت خود کو اور سب کو سنبھلنے کا تھا۔۔

"زالے سب کا خیال رکھے گی بس یوسف کو زالے کے لیے اپنا خیال رکھنا ہو گا "۔۔اچانک سے گھر کے بدلتے حالات ہر چیز کے توازن کو خراب کر چکے تھا.ایسے

میں سب کو ہمت سے کام لینا تھا۔یوسف اثبات میں سر ہلاتے محبّت سے اس کی گال تھپتھپاتے اسٹڈی روم کی جانب بڑھ گیا۔۔

**

"مجھ پر صبح سے اتنی حقیقتوں کا انکشاف ہو چکا ہے سمجھ نہیں اتا کس پر بات شروع کروں اور کس پر ختم۔۔ مبین شاہ اور ہانا اس وقت اسٹڈی روم میں تھے۔۔ مبین شاہ کے سامنے بار اجمان ہانا روئی روئی سرخ آنکھوں سے غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"اولاد بہت بڑی آزمائش ہوتی ہے بھائی".. مبین شاہ نے دکھ سے سامنے بیٹھی اپنی لاڈلی چھوٹی بہن کو دیکھا جو ابھی بھی صدموں کی زد میں تھی۔۔

"میں تمہارا دکھ سمجھ سکتا ہوں ہانا اولاد کی تکلیف سینہ چیڑ دیتا ہے۔دل یہ سوچ کر ایک لمحے کو کانپ جاتا ہے اگر مہمل کو کچھ ہو جاتا پھر"۔۔آنکھیں دھندلا گئیں جملہ ادھورا چھوڑ دیا گیا۔۔

"جن کے دل ائینے کی طرف صاف شفاف ہوتے ہیں ان کے کردار داغ دار نہیں ہوا کرتے"۔۔اس کی بات بہت گہری تھی مبین شاہ نے سر ہلانے پر اکتفا کیا۔۔

"بابا"۔۔ہانا اور مبین بیک وقت یوسف کی جانب متوجہ ہوے جو دروازہ دکھیلتا عجلت میں اندر آیا۔۔

"کیا ہوا؟"۔۔ مبین شاہ میں کسی انہونی کا احساس جگا دل بے ساختہ مہمل کی جانب سے فکر مند ہو گیا۔۔

"کسی نے سرمد آفندی کا قتل کر دیا ہے"۔۔ہانا نے شاک کی سی کیفیت میں یوسف کو دیکھا دل سینے میں ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا ذہن میں ابھرتا پہلا خیال اس کے بیٹے کا تھا۔۔حاد آفندی کا۔۔۔

**

ایک ہفتے بعد:

www.novelsclubb.com

دو پولیس افسر اسے بازو سے جکڑے زبردستی ساتھ لیے کمرے میں داخل ہوئے۔لڑکا خاموشی سے ان کے ساتھ چلتا جا رہا تھا نہ کوئی شور تھا نہ کوئی احتجاج

۔۔جھکے سر کو اٹھاتے اس نے سرخ گہری سبز آنکھوں سے سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھا جس کے چہرے پر عجیب سا اطمینان و سکون تھا۔۔ سفید رنگ کی کمیض شلوار میں مبلوس۔۔ کلین شیو چہرے لیے آنکھوں پر پراڈہ کی مہنگی سن گلسس لگائے وہ اپنی ضبط سے سرخ آنکھوں کو چھپائے ہوا تھا۔۔ سرمد آفندی کے قتل کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔ پوسٹ مارٹم کے مطابق ان کی موت کی وجہ تین سے زائد بار خنجر سے پیٹ میں وار کرنا تھا۔ سرمد آفندی کا قاتل پولیس کی حراست میں تھا۔ حادا تنے دنوں سے کمرہ نشین تھا میڈیا سے لے کر ہانا دلاور ہر کسی نے اس سے ملنے کی کوشش کی لیکن نہ اس نے کمرے کا دروازہ کھولا اور نہ اپنے ہونٹوں پر لگے قفل کو توڑا۔۔ مگر آج خود کو تیار کیے وہ ایک فیصلہ کرتا جیل میں اس ملزم کے سامنے موجود تھا سوال جواب کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا نام کیا ہے؟۔۔"

"ابو بکر۔۔"

"کتنے سال کے ہو؟"

"پندرہ سال کا ہوں۔۔"

"کیا تم جانتے ہو تم نے کس کا قتل کیا ہے؟۔"۔

www.novelsclubb.com

"اچھے سے جانتا ہوں"۔۔ابو بکر کا لہجے بہت پر سکون تھا۔

"جان سکتا ہوں کیوں"؟۔۔حاد ٹھہرے ٹھہرے سرد لہجے میں گویا ہوا۔۔

"کیوں کے سرمد آفندی انسان کے روپ میں ایک درندہ تھا جس نے میری معصوم بہن کو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا اور اس کے پالتو کتوں نے اس سے اس کی رہی سہی سانسیں بھی کھینچ لیں"۔۔حاد آفندی اس وقت صدموں کی زد میں تھا آج اس کے باپ کے نام ایک اور جرم لکھا جا چکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا تمہے اپنی سزا سے ڈر نہیں لگتا؟۔۔"

"نہیں۔۔! میں نے اپنی بیمار ماں سے وعدہ کیا تھا جب تک اپنی بہن کے مجرم کو سزا نہیں دے لیتا سکون سے نہیں بیٹھوں گا۔۔اور آج میں بہت پر سکون ہوں مجھے کسی سزا کا کوئی ڈر و خوف نہیں۔۔"

گہری سانس بھرتے اس کو اپنے باپ کے ایک اور گناہ کا علم ہوا تھا۔آنکھوں میں نمی چمکنے لگی تھی لیکن آنکھوں پر لگے چشمے پردہ رکھنے میں کامیاب ہو گے تھے۔۔

کمرے میں کمشنر اور وکیل صاحب ساتھ داخل ہوے دونوں ہی حاد کے فیصلے کا منتظر تھے۔۔

www.novelsclubb.com

انسان اس دنیا میں آتا بھی خالی ہاتھ ہے اور جاتا بھی خالی ہاتھ۔جب انسان کے پاس اقتدار ہوتا ہے تو وہ خود کو زمینی خدا بنالیتا ہے۔اپنے ضمیر کو فراموش کیے وہ لوگوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ دیتا ہے لیکن کاش انسان سمجھ جائے کے وہ کیسے اس عارضی دنیا کے پیچھے ابدی گھر کو تباہ کر رہا ہے"۔۔لمحے کو ٹھہر کر اس نے وکیل صاحب کو اشارہ کیا جو ایک چیک لیے اس کے سامنے کھڑے تھے۔۔

"میں اپنے باپ کا گناہوں کی معافی تم سے نہیں مانگوں گا۔ان کے دیے گے گھاؤ تمہاری روح پر ناسور بن کر اترے ہیں جن کی تلافی ممکن نہیں۔تم ابھی بہت چھوٹے ہو میں چاہتا ہوں تم پڑھو زندگی میں کوئی مقام حاصل کرو اور اپنی ماں کے ساتھ ایک اچھی زندگی گزارو"۔اس نے ایک کروڑ کا چیک اس کی جانب بڑھایا جو اب بس شاک کی کیفیت میں حاد آفندی کو دیکھ رہا تھا۔۔

"اور میری سزا؟"۔۔اس کے ذہن میں فقط یہ ایک سوال ابھرا۔۔

"میں تمہے معاف کرتا ہوں اس امید پر کے تم ایک اچھی زندگی کی شروعات کرو گے ،میں نہیں جانتا میں تم سے دوبارہ کب ملوں گا لیکن میری دعا ہے تم جہاں رہو خوش رہو۔"۔کرسی چھوڑتے وہ اس کا کندھا تھپتپاتے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

**

گلاب کے پھول کو ہاتھ میں لیے وہ انگلیوں کی پروں سے نرمی سے اس کی کلیوں کو چھو رہی تھی۔بہت کوشش کے بعد بھی وہ ذہن سے اس کے جملے جھٹکنے میں ناکام ٹھہری تھی۔ڈاکٹرز اور حاد آفندی کی نظر میں وہ اس وقت اپنے ہوش و حواس سے بیگانی تھی لیکن۔۔لیکن حقیقت میں مہمل مبین حاد آفندی کی آہٹ میں ہی اپنے

حواس بھال کر چکی تھی۔آنکھیں موندے وہ سر پر اٹھتی ٹیسوں کو برداشت کر رہی تھی لیکن مدھم ٹھہرے لفظوں میں بولے گے حاد آفندی کے جملے مہمل مبین کے دل کو اپنی گرفت میں لے رہے تھے وہ چاکر بھی ان جملوں کو بھلا نہیں پا رہی تھی ۔بخت ولا کے لان میں موجود جھولے پر بیٹھی اس کی سوچ کے دھاگے حاد آفندی کے گرد الجھ رہے تھے۔ہانا کے مطابق حاد ان کا بیٹا تھا اور دلاور کی اطلاع کے مطابق سرمد آفندی اب اس دنیا میں نہیں رہے۔پے در پے فاش ہوتے راز اور حادثات یقیناً حاد پر منفی اثرات مرتب کر رہے تھے۔اس کا دل و دماغ لاشعوری طور پر حاد آفندی کے لئے فکر مند ہو رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"میری جان یہاں کیوں بیٹھی ہو ٹھنڈ لگ جائے گی"۔۔ مسکراہتے لہجے میں گویا وہ اس کے ساتھ ٹک گے۔۔

"اندر دل گھبرا رہا تھا تو سوچا تھوڑی دیر باہر بیٹھ جاؤں۔۔"

"پھوپو کہاں ہیں ماموں؟" ہانا کی غیر موجودگی محسوس کرتی وہ دلاور سے سوال کرنے لگی جس کی نظریں مہمل کے چہرے پر کچھ کھوج رہیں تھیں۔۔

"وہ حاد سے ملنے گئی ہے۔۔"

"آپ کو لگتا ہے وہ ان سے ملیں گے؟"۔۔ مہمل کے سوال پر اس نے گہری سانس کھینچی۔۔

www.novelsclubb.com

"معلوم نہیں۔۔ مگر تم بتاؤ حاد آفندی کو کب سے جانتی ہو"۔۔ مہمل سے جھٹکے سے سر اٹھا کر دلاور کو دیکھا۔۔ یہ سوال اس کے لیے غیر متوقع تھا۔۔

"آپ جیسا سوچ رہے ہیں ویسا کچھ نہیں ہے ماموں۔۔ حاد میری یونیورسٹی سینئر ہیں اس سے زیادہ کچھ نہیں"۔۔ پھول کو مٹھی میں دبائے وہ سامنے دیکھنے لگی۔۔

"جب تم ہوسپٹل میں تھی تب وہ تمہارے لیے بہت پریشن تھا شاید۔۔ میں نے زندگی میں پہلی بار کسی کی آنکھوں میں محبّت کی اتنی شدت دیکھی ہے"۔۔ مہمل کا سر جھکا ہوا تھا وہ بس مقابل کو سن رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"حاد تمہاری پھوپو کا بیٹا ہے۔یہ سچائی قبول کرنا تھوڑا مشکل ہے لیکن وقت کے ساتھ ہم سب عادی ہو جائیں گے لیکن تم بتاؤ مہمل حاد تمہے کیسا لگتا ہے؟تمہارے بارے میں اس کے جذبات سے میں آگاہ ہوں اب تم بتاؤ کیا سوچتی ہو اس کے بارے میں"۔۔دلاور نے بغیر کسی لگی پٹی کے ڈائریکٹ بات کا آغاز کیا۔۔

"آپ جیسا سوچ رہے ہیں ویسا کچھ نہیں ہے ماموں۔۔میں نے اس کے کسی جذبے کی کبھی حوصلہ افزائی نہیں کی۔۔"

"محبّت آسمان سے خاص دلوں پر نازل ہوتی ہے۔یہ ایک چھوٹا سا ذرہ ہوتا ہے جو دل کے تہاں خانوں میں دفن ہوتا ہے ہماری توجہ اس کو ایک تناور درخت میں بدل دیتی ہے۔قرآن میں مرد و عورت دونوں کا نظریں جھکانے کا حکم آیا ہے۔انسان کی

نظر کا تعلق سیدھا دل سے ہوتا ہے اور جو اپنی نظروں کی حفاظت نہیں کر پاتے ان کا دل ان کے اختیار سے باہر ہو جاتے ہے۔۔

محبّت حرام حلال جائز ناجائز نہیں ہوتی یہ بس ایک جذبہ ہوتا ہے اور کس سے کس وقت ہوتا ہے یہ اس کے جائز ناجائز کا فیصلہ کرتا ہے"۔۔دلاور اب خاموشی سے مہمل کو دیکھ رہا تھا جو کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔۔

"اگر تمہارے دل میں اس کے لئے کسی بھی قسم کی کوئی فیلنگس ہیں تو تم مجھ سے شئیر کر سکتی ہے۔میں سب کچھ ہینڈل کر لوں گا"۔۔دلاور کی بات پر اس نے شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا۔۔

بیٹیوں کے کندھوں پر ماں باپ کی عزت کا بھاری بھوج ہوتا ہے جس کو اٹھاتے اٹھاتے وہ پوری زندگی گزار دیتی ہیں۔ میں کبھی کچھ ایسا نہیں کر سکتی جو میرے والدین کو لیٹ ڈاؤن کرے۔ میں اپنی خوشیوں کے محل ان کے آنسوؤں پر تعمیر نہیں کے سکتی کیونکے جن بنیادوں پر پانی پڑ جائے وہ کمزور ہو جاتی ہیں۔ میرے بابا نے پوری زندگی لگا کر یہ نام یہ عزت حاصل کیا ہے میں کبھی بھی اپنے کسی عمل سے ان کو تکلیف نہیں دے سکتی میرے نزدیک ان کا ہر فیصلہ ہر چیز سے زیادہ اہم ہے میرے بدلتے جذبوں سے بھی"۔۔ آخری جملے کو دل میں ادا کرتی وہ دلاور کو دیکھنے لگی جو فخر سے اس کے جانب دیکھ رہا تھا۔ دیوار کی اوٹ میں کھڑے مبین شاہ کے دل میں آسودگی چھا گئی وہ فیصلہ کر چکے تھے کے انھے اب کیا کرنا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

**

لان کے سامنے رکتی فورچیونر سے نکلتے وہ تھکے ہارے قدموں سے روش سے گزرتے وہ سرمد ولا میں داخل ہوا۔ جہاں آج عجیب سی اداسی و ویرانیت چاروں سو

پہل ہوئی تھی۔روش کو پار کرتے وہ لیونگ روم میں داخل ہوا جہاں آج وہ پھر موجود تھیں۔کالے کدر کے سوٹ میں جس پر چھوٹے چھوٹے گلابی پھول بنے ہوے تھے اس کے اپر کالی بڑی چادر پہنے وہ اس کی ہی منتظر تھی۔حاد کے وجود پر اضطرابی کیفیت اتری وہ تھکے ہوے اعصاب سے انھے دیکھنے لگا۔۔

"آپ پھر یہاں آ گئیں سمجھ نہیں آتی ایک بار نہیں ملنا آپ سے"۔۔غصے سے چیختا وہ آگے بڑھا جب کے ہانا ایک جست میں اس کے قریب آ گئی۔

"میں ماں ہوں تمہاری حاد اس طرح ماں سے منہ نہیں موڑتے"۔۔آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگا برسوں سے تڑپتی ماں سامنے کھڑی تھی۔

"میں زندگی کے جس موڑ پر ہوں مجھے نہ ماں کی ضرورت ہے نہ باپ کی۔۔مجھے کسی رشتے کی ضرورت نہیں ہے۔میری زندگی سے دور چلی جائیں یہ آپ کے حق میں بہتر ہو گا"۔۔اپنے بازو سے ان کا ہاتھ ہٹاتا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا سڑھیاں چڑھتا کمرے کے جانب بڑھ گیا۔۔

**

کمرے میں قدم رکھتے اس نے بیڈ پر بیٹھتے پاؤں کو شوز کی قید سے آزاد کیا۔گہرا سانس بھرتے وہ دونوں ہاتھوں سے دکھتے کنپٹیوں کو دباتے بیڈ پر ڈھے گیا ۔آنکھیں بند کرتے پورے وجود میں درد کا احساس سرائیت کرتا گیا۔جسم ہلکے ہلکے بخار کی گرفت میں محسوس ہو رہا تھا۔پیشانی میں درد محسوس کرتے اس نے کراہ کر سر کو زور سے تکیے پر پٹخا۔اچانک سے گرم پڑتی پیشانی پر کسی کے ٹھنڈے ہاتھ کا لمس سکون بخش ثابت ہوا۔پلکوں کو وا کرتے اس نے سرخ دکھتی آنکھوں سے

سامنے موجود عورت کی دیکھا جو رشتے میں اس کی ماں تھی۔۔وہ دھیرے دھیرے سے اس کی پیشانی دبا رہی تھی..

"آپ یہاں کیوں ہیں؟"۔۔آواز میں تھکن اتر آئی

۔۔

"اولاد ماں سے چاہے کتنی ہی ناراض کیوں نہ ہو ہمیشہ ماں کے دل میں ہی رہتی ہے"۔۔وہ اب نرمی سے اس کے بال سہلا رہی تھی۔حاد کو پورے وجود میں سکون اترتا محسوس ہو رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھے اب کسی کی ضرورت نہیں ہے$۔۔ناراض بچے کی طرح وہ اپنی ضد پر قائم تھا۔۔

"لیکن مجھے تو اپنے بیٹے کی ضرورت ہے نا"۔۔وہ اب محبّت سے اسے دیکھ رہی تھی

۔۔

"میں ناراض ہوں۔۔"

"میں راضی کرلوں گی اپنے بیٹے کو۔۔"

www.novelsclubb.com

"کسی نے کبھی میرے زخموں پر مرہم نہیں رکھا۔۔"

"تمہاری ماں تمہے اب کوئی زخم لگنے نہیں دے گی۔۔"

"میں نے کبھی اچھا کھانا نہیں کھایا"۔۔ بچپن کی حسرتیں آنکھوں کے پردوں پر واضح ہو رہیں تھیں۔ دنیا کے بہترین شیف بھی ماں کے ہاتھ کے زائقے کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔۔

"میں اپنے ہاتھوں سے کھلاؤں گی اپنے بیٹے کو"۔۔ دونوں کی آنکھیں نم تھیں۔۔

"میں پورا بچپن بہت اکیلا رہا ہوں ماما"۔۔ اپنا سر اس کی گود میں رکھتے وہ اب رونے لگا۔۔ اسے اپنی ماں کی ضرورت تھی۔۔ آنسو توہانا کی آنکھوں سے بھی جاری تھا مگر یہ تشکر کے آنسو تھے ان کا بیٹا بل آخر انھے قبول کر چکا تھا۔۔

"آپ سوچتی ہوں گی نا کے کتنا بے حس لڑکا ہے جس پر ماں کی ممتا کا کوئی اثر نہیں ہوتا لیکن سچ بتاؤں جب آپ کو پہلی بار دیکھا مجھے لگا اگر میں آپ کو چھوں گا آپ غائب ہو جائیں گی۔ہر اس شخص کی طرح جس سے حاد نے زندگی میں محبّت کی ہے"۔۔اس کے آنسو اس کی گود کو بگھو رہے تھے۔۔

"میری جان تمہاری ماں تم سے بہت محبّت کرتی ہے بھول جاؤ جو بیت گیا ہے میرے رب نے تمھیں فرعوں کے گھر میں پروان چڑھایا تمہاری حفاظت کی ہے ۔۔میں اس رب کا جتنا شکر ادا کروں وہ کم ہے"۔۔اس کے سر پر بوسہ دیتی وہ گلگیر لہجے میں گویا ہوئی۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ مجھے کبھی نہیں چھوڑیں گی وعدہ کریں"۔۔اٹھ کر اس کے سامنے بیٹھتے وہ وعدہ لے رہا تھا۔۔

"تم میرے دل ہو میرے بیٹے اور دل کے بغیر کوئی سانس لے پاتا ہے کیا ؟"۔۔اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیے وہ اس سے پکا وعدہ کر رہی تھی۔۔

"ابھی تو میرے بیٹے نے دولہا بھی بننا ہے میری مہمل کا"۔۔شرارت سے کہتی وہ حاد کو دیکھنے لگی جو سر جھٹکتا اس کی بات کی نفی کرنے لگا۔۔مبین شاہ ہانا کو حاد کے جذبات سے اگاہ کر چکے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ کی مہمل کو میرے جذبوں کی کوئی پروا نہیں۔۔"

"جس وقت تم باپ بنو گے نا اس وقت دعا کرو گے کے تمہاری بیٹی مہمل جیسی ہو کیونکے اچھی بیٹیاں باپ کی لاڈلی ہوتی ہیں اور وہ ان کا سر کبھی جھکنے نہیں دیتیں" ۔۔نرمی سے گویا وہ اس کی آنکھیں چھونے لگی۔۔

"تمہاری آنکھیں بلکل تمہاری نانی جیسی ہیں"۔۔ماں کو یاد کرتی وہ آزردہ ہو گئی ۔۔۔حاد خاموشی سے ماں کو تکنے لگا۔۔

"تم اپنا ضروری سامان لے لو ہم بخت ولا چلتے ہیں سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں" ۔۔اس کی بات سنتا وہ سوچ میں پڑ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"میں یہاں ٹھیک ہوں ماما"۔۔وہ احتجاجاً گویا ہوا۔۔

"پر میں یہاں ٹھیک نہیں۔۔ہم کل اسلام آباد چلیں جائیں گے صرف آج رات کی بات ہے۔۔"

مسکراہتے ہوئے اس کا گال تھپتھپاتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔حادیوسف سے سامنے جانے سے جھجھک رہا تھا اس وقت تو بہت ہمت سے مہمل کا نام لیا تھا مگر آپ دل کچھ بے چین ہو رہا تھا۔۔کچھ توقف کے بعد وہ ہانا کی پر امید آنکھوں کو دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

**

"بابا آپ مذاق کر رہے ہیں نا۔۔"

"تمہے میری شکل سے لگ رہاہے کے میں مذاق کر رہاہوں"۔۔سنجیدگی سے بازو سینے پر لپیٹے وہ گویاہوے۔۔

"نہیں نہیں۔۔۔میں اس بات کی ہر گزاجازت نہیں دیتا"۔۔وہ اپنے موقف پر ڈٹا ہوا تھا۔۔

"یہ میرا گھر ہے یہاں تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں"۔۔وہ بھی اپنی بات پر قائم تھے۔۔یوسف نے گڑبڑا کر ان کا گھر والا طعنہ سنا۔۔

www.novelsclubb.com

"جو بھی ہو پر بہن تو میری ہے نا اور میں اس پر اس کا سایہ ہر گز برداشت نہیں کر سکتا"۔۔

"اپنی ان باتوں کو بعد کے لیے رکھو فلحال میں فیصلہ کر چکا ہوں۔وہ یہیں ہمارے ساتھ رہے گا"۔۔ مبین شاہ کی دوٹوک بات پر اس نے بے بسی باپ کو دیکھا۔۔

"بابا۔۔! کیا آپ اس کے خیالات نہیں جانتے" مہمل کے بارے میں۔۔وہ بے چین سا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"میں سب جانتا ہوں یوسف اور جو کر رہا ہوں کچھ سوچ کر ہی کر رہا ہوں"۔۔وہ تحمل سے گویا ہوے۔۔

"آپ چاہے جو بھی سوچیں مجھے پروا نہیں لیکن وہ لڑکا اس گھر میں نہیں آئے گا ۔۔"

"یوسف۔'۔ہانا کی آواز پر اس پلٹ کر دروازے کی جانب دیکھا جہاں وہ آنکھوں میں شکوہ لیے اسے دیکھ رہی تھی۔۔یوسف نے نظریں چراتے پیچھے کھڑے حاد کو دیکھا جو پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے بغیر کسی تاثیر کے اسے ہی دیکھ رہا تھا ۔۔ مہمل اور ریحانہ شاہ دونوں ہی باتوں کی آواز سنتی وہاں آ کھڑی ہوئیں۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا مسئلے ہے تمہے میرے بیٹے سے"۔۔ہانا نے غصے سے یوسف سے پوچھا جو اس کے بیٹے کے خلاف تن کر کھڑا تھا۔۔

"آپ کچھ نہیں جانتی ہانا رہنے دیں ان باتوں کو۔۔"

"مہمل کو پسند کرنا اس کا اتنا بڑا جرم تو نہیں"۔۔ہانا کے لیے یوسف اس کا بھتیجا ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین دوست تھا جو اس کے ہر خوشی غمی میں اس کے ساتھ رہا آج اس کی ناراضگی اس کو تکلیف دے رہی تھی۔۔

"اپنے بیٹے کے ساتھ میری بہن کا نام لینے کی ضرورت نہیں ہے۔آپ نہیں جانتی کے مہمل جس تکلیف سے گزری ہے اس کا ذمہ دار آپ کا بیٹا ہے"۔۔حادنے چونک کر یوسف کی دیکھا وہ کیا کہنا چارہا تھا؟۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟"۔۔ہال میں مبین شاہ کی گھمبھیر آواز گھونجی ۔۔باقی سب خاموش تماشائی بنے کھڑے تھے۔۔

"مہمل کی تکلیف کی وجہ آپ کا یہ بیٹا ہے جانتی ہیں کیوں؟ کیونکے اس کے دوست دانیال حمید نے مہمل کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی"۔۔ مہمل نے سر اٹھا کر یوسف کو دیکھا جو غصے سے حاد کو دیکھ رہا تھا اس نے تو گھر میں کسی کو دانیال کے بارے میں نہیں بتایا اور نہ ہی کسی نے پوچھا تھا تو کیا یوسف پہلے سے سب جانتا تھا ؟۔۔حاد نے مہمل کو دیکھا جو ایک لمحہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی نظریں چرا گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"بتائیں ہانا جس شخص کا دوست ایسا ہے اس کا اپنا کردار کیسا ہو گا؟ ہے کوئی حاد آفندی کے کردار کی گواہی دینے والا"۔۔پورے ہال میں سکتہ چھا گیا۔۔ہر کوئی

خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہا تھا۔حاد کو اپنا آپ اکیلا محسوس ہو رہا تھا کون تھا جو اس کے کردار کی گواہی دیتا؟۔۔۔

"میں حاد آفندی کے کردار کی گواہی دیتی ہوں۔۔"

.....

"میں حاد آفندی کے کردار کی گواہی دیتی ہوں"۔نسوانی آواز پر یوسف نے پلٹ کر دیکھا جہاں سامنے کھڑی زالے نم آنکھوں سے حاد آفندی کی جانب دیکھ رہی تھی۔حاد لمحے کے ہزارویں حصے میں اسے پہچان چکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہی ہو؟"

ھاد آفندی نے اپنے حواس بھال کر کے سب سے پہلا سوال پوچھا۔۔

"میں۔۔می۔۔میں وہ۔۔۔مجھے یہاں زبردستی لائے ہیں یہ لوگ۔۔پلیز میری مدد کریں مجھے یہاں سے جانے دیں۔۔"

سفید رنگ کے میلے کچیلے کپڑوں میں وہ لڑکی گڑگڑاتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔

"کیا تم جانتی ہو یہ کون سی جگہ ہے؟؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں!!۔"۔۔لڑکی نے نفی کی۔۔

"یہ کراچی کا ایک مشور کلب ہے جہاں لائی جانے والی لڑکیوں کا مقدر سیاہ ہو جاتا ہے۔۔۔"

حاد نے ایک نظر ڈالتے سرسراتے لہجے میں کہا۔۔

جب کے وہ لڑکی لفظ "کلب" سن کر ساکت رہ گئی۔۔۔آنکھوں سے آنسو ریلے کی صورت میں بہ رہے تھے وہ زالے جس نے آج تک خود کی حفاظت کی آج وہ ایک بدنام زمانہ جگہ میں موجود تھی۔اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحت مفلوج ہونے لگی ۔۔

www.novelsclubb.com

"رونا بند کرو لڑکی رونے سے اگر مسئلے حل ہوتے تو دنیا کا ہر شخص تمھے ہر وقت روتا ہوا ملتا"۔۔سرد لہجے میں گویا وہ رخ پھرتا کمرے کی کھڑکی میں آن کھڑا ہوا۔پردہ

کھسکاتے اس نے نیچے کی صورتحال کا جائزہ لیا جہاں ہر کوئی مدہوشی کی حالت میں جھومتا اللہ کی قائم کردہ حدود کو طور رہا تھا۔

"اٹھو جلدی کرو ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔"۔زالے سے آنکھوں میں آنسو لیے حیرت سے اس کا غیر متوقع حکم سنا جواب ٹیبل سے اپنا والٹ اور گاڑی کی چابی اٹھا رہا تھا۔

"کیا ہوا گھر نہیں جانا؟"۔۔ابرو اچکتے وہ سوال کر رہا تھا۔لڑکی کے حلیے اور رونے دھونے سے حاد کو اس بات پر یقین ہو گیا تھا کے یہ لڑکی زبردستی یہاں لائی گئی ہے اور اس کی معصوم صورت دیکھتے اسے بے ساختہ اس پر ترس آ رہا تھا۔۔

"گھر؟۔"۔گھر کے بارے میں سوچتے اس کی آنکھیں مزید نمکین پانیوں سے بھرنے لگی۔اس کا تو کوئی گھر نہ تھا تائی امی نے اسے خود گھر سے نکالا تھا اور راستے میں وہ کچھ گنڈوں کے ہاتھوں لگ گئی جو اسے زبردستی یہاں اس جگہ لے آئے..

'مراقبے سے باہر نکل آؤ لڑکی میرے پاس پوری رات نہیں ہے کے میں یہاں بیٹھ کر تمہاری صورت دیکھتا رہوں چلو میرے ساتھ گاڑی میں سوچتے ہیں کے آگے کیا کرنا ہے"۔۔اس کو ساتھ لیے وہ پیچھے کے دروازے کی جانب بڑھا۔اس طرف لوگوں کا ہجوم نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

دھیرے دھیرے سڑھیاں اترتے وہ گاڑی میں بیٹھ گیا۔زالے جھجکتی پریشانی سے انگلیاں چٹختی فرنٹ ڈور کھولتی چپ چاپ اندر بیٹھ گئی۔دل میں ڈر بھی بہت تھا دماغ

میں پہلا خیال ہی یہ آیا تھا اگر اس لڑکے نے مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو فورا دروازہ کھول کر بھاگ جاؤں گی۔دل میں پختہ ارادہ کرتی وہ دروازے کے ساتھ چپک گئی ساتھ ساتھ کن اکھیوں سے حاد کو دیکھنے کا سلسلہ بھی جاری تھا۔۔

خاموشی سے گاڑی چلاتے وہ گاری کو کلب سے دور لے آیا تھا۔سڑک کے کنارے گاڑی روکتے وہ اب زالے کی جانب متوجہ ہوا۔۔

"بتاؤ لڑکی کہاں جانا ہے تمھے"۔۔سرد لہجے میں استسفار کیا۔۔

www.novelsclubb.com

"پتا نہیں"۔۔وہ ہلکا سا منمنائی۔۔

"کیا مطلب ہے نہیں پتا"۔۔حاد کا غصے کا گراف بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔۔

'میرا کوئی گھر نہیں ہے"۔۔لفظ گھر پر مزید آنسو آنکھوں سے امڈ آئے۔۔جسے دیکھتے حاد کو نئے سرے سے اس لڑکی پر غصہ آیا جس کی آنکھوں میں پانی کی ٹینکی محفوظ تھی جس سے ہر وقت پانی باہر کو آتا تھا۔

"لڑکی رونا بند کرو اور میرے سوال کا جواب دو۔میں تمہے اپنے ساتھ گھر لے کر نہیں جا سکتا اس لیے جلدی بتاؤ۔۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے کسی ہوسٹل چھوڑ دیں"۔۔کچھ توقف کے بعد وہ گویا ہوئی۔کالج میں اس کی ایک کلاس فلو تھی جو دوسرے شہر سے یہاں پڑھنے آئی تھی اور کسی پرائیویٹ ہوسٹل میں قیام پذیر تھی۔حاد کے پوچھنے پر اسے پہلا خیال ہوسٹل کا ہی آیا تھا۔۔

"کیا تم وہاں رہ لو گی؟۔۔"حاد نے ایک نظر اس پر ڈالی جو کہیں سے بھی اتنی بہادر نظر نہیں آرہی تھی کے اکیلی رہ سکے۔۔

"رہ لوں گی اور کوئی راستہ جو نہیں ہے۔"۔آنسو صاف کرتے وہ پختہ ارادہ لیے گویا ہوئی۔۔حاد نے خاموشی سے گوگل میپ سے قریبی ہوسٹلز کی معلومات نکالی اور گاری کا رخ ہوسٹل کی جانب موڑ دیا۔۔

ہوسٹل کے سامنے گاڑی روکتے وہ دونوں خاموشی سے ہوسٹل کی عمارت کو دیکھ رہے تھے۔۔

"تمہارا نام کیا؟"۔۔گاڑی کی خاموش فضا میں حاد کی آواز گھونجی۔۔آخر نام پوچھنے کا خیال اسے آ ہی گیا تھا۔۔

"زالے مراد۔۔"

www.novelsclubb.com

"زالے مراد اکیلی عورت کے لیے یہ دنیا بہت مشکل بنادی گئی ہے۔یہاں تم جیسی معصوم لڑکی کے شکار کے لیے ہر گلی محلے میں گیڈر تاک لگائے بیٹھے ہیں۔میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا عورت کی عزت وابرو ہر چیز سے زیادہ اہم ہے اور تمہے اس

کی ہر صورت حفاظت کرنی ہے"۔۔والٹ سے پانچ ہزار کے ان گنت نوٹ نکال کراس نے زالے کے حوالہ کر دیے۔۔

"میں کوئی فرشتہ صفت انسان نہیں ہوں لیکن کبھی بھی کسی عورت کی مجبوری سے فائدہ نہیں اٹھایااور یہی واحد چیز میری زندگی میں سکون کا باعث ہے۔۔"

"آپ کانام کیاہے؟۔۔"حاد نے خاموشی سے ساتھ بیٹھی لڑکی کو دیکھا جسے دیکھتے ہی اس پر ترس آرہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"حاد آفندی۔۔۔"

"شکریہ حاد بھائی ہر چیز کے لیے"۔۔نوٹ کو مٹھی میں دباتے وہ دروازہ کھولتی باہر نکل گئی۔۔حاد نے دور جاتی زالے کو دیکھا جس کو آج وہ ایک دلدل میں گرنے سے بچا چکا تھا۔سر کو سٹیرنگ پر رکھتے وہ تھکن سے آنکھیں موند گیا۔۔

پورے ہال میں خاموشی چاہی تھی۔سب کی نظروں کا مرکز زالے اور حاد تھے جو صوفوں پر اپنے سامنے بیٹھے خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔

"میں نے اپنی ہر دعا میں آپ کو یاد رکھا ہے۔۔میں نے ہمیشہ دعا کی کے میں آپ سے ملوں اور دیکھیں میری دعا قبول ہو گئی"۔۔آنکھوں سے آنسو صاف کرتے وہ مسکراتے ہوے گویا ہوئی۔۔

"آپ کو گواہی چاہیے تھی نہ یوسف۔میں گواہی دیتی ہوں کے حاد آفندی بد کردار نہیں ہے"۔۔یوسف نے زالے کو دیکھا جو بہت خوش تھی شاید وہ آج حاد کا اس پر کیا احسان چکا چکی تھی۔۔حاد خاموشی سے کچھ قبل رونما ہونے والے واقعے کو سوچ رہا تھا۔اس نے مہینوں پہلے ایک لڑکی کی مدد کی تھی بغیر کسی مطلب کے اور اللہ نے آج اسے ایسے مقام پر عزت بخشی تھی جہاں وہ بلکل تنہا تھا۔یہ دنیا گول ہے آپ کا کیا اچھا یا برا عمل دونوں ہی آپ کے پاس واپس لوٹ کر آتا ہے۔ہانا فخر سے مسکراہتی حاد کا ماتھا چوم گئی۔۔مہمل خاموشی سے حاد کو دیکھ رہی تھی بیشک عزت و ذلت اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جب چاہے جس کو چاہے اپنی رحمت سے عام سے خاص کر دیتا ہے۔

www.novelsclubb.com

**

"میں ردا زوہیب ایک وسط درجے کے گھرانے سے تعلق رکھنے والی بڑے خواب دیکھنے والی ایک خوبصورت لڑکی تھی۔بچپن سے میں نے ماں باپ کو ایک ایک پیسہ

جوڑ کر گھر کا خرچہ پورا کرتے دیکھا۔امی کے ہر وقت کے ابو کو طعنے،ابو کو ان کے بھائی کی کامیابی کے قصے سنانا اور ابو کو ناکام ٹھہرانا امی کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ابو ایک پرائیویٹ کنسٹرکشن کمپنی میں مینیجر تھے۔

میں بھی امی کی طرح ہر وقت ابو کے سامنے اسکول کی مہنگی کتابیں اور بیگز کا ذکر کرتی اور انھے ان کی کمتری کا احساس دلایا کرتی جو ابو کو رنجیدہ کرنے کو کافی تھا ۔ہمارے بڑھتے ہوئے اخراجات اور مطالبات کو پورا کرنے کے لیے ابو نے لوگوں سے رشوت لینا شروع کر دی۔چھوٹے موٹے کاموں سے پیسے کی کٹوتی ان کی زندگی کا حصہ بن گیا لیکن یہ سب بھی مجھے اور امی کو پوری طرح سے مطمئن نہ کر سکا۔شاید ناشکرا پن ہمارے جسم میں خون کی طرح گردش کرنے لگ چکا تھا۔۔

وقت گزرا میں یونیورسٹی آگئی ایسے میں اچانک ایک دن میرے تایا تائی کا روڈ ایکسیڈنٹ میں موت ہو گئی۔ یہ واقعی ہم سب کے لیے ایک گولڈن چانس تھا۔ ابو امی نے سارا سامان سمیٹا اور تایا کے گھر شفٹ ہو گے۔

دنیا والوں کی نظر میں ہم بیچاری یتیم لڑکی کو سہارے دے رہے تھے لیکن حقیقت میں ساری جائیداد اپنے نام کرتے اسے ہم نے دودھ سے مکھی کی طرح باہر نکال پھینکا۔ میں بچپن سے ہی بڑے گھروں کی خوائش مند تھی۔ ٹی وی پر دیکھاتے بڑے گھر اور گاڑیاں ہمیشہ مجھے اپنی جانب کھینچتے تھے۔

www.novelsclubb.com

یونیورسٹی میں مہمل سے دوستی کی اصل وجہ اس کا اونچا سٹیٹس اور سٹرونگ بیک گراؤنڈ تھا۔ میری نظر میں دوستی ہمیشہ انہی سے ہونی چاہیے جو آپ کو کسی طرح مالی فائدے پہنچا سکھیں۔

ایسے میں ایک دن میری ملاقات دانیال حمید سے ہوئی۔ حاد آفندی کے ہمراہ وہ خوبصورت و پرکشش لڑکے کی نگاہیں خود پر محسوس کرتے میں اپنے آپ کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کرتی تھی۔ آہستہ آہستہ میں ہر اس جگہ پائی جاتی جہاں دانیال کے ہونے کا امکان ہوتا۔ اس کی بڑی گاڑی جب یونیورسٹی گیٹ پر روکتی تو نا جانے کتنے دلوں کی دھڑکنیں منتشر ہو جاتیں۔

www.novelsclubb.com

کیفیٹیریا میں ایک دن جب میں کوفی کے سپ لے رہی تھی اس دن وہ اچانک سے میرے سامنے کی چیئر سنبھال کر بیٹھ گیا۔ وائٹ کلر کی پینٹ پر بلیک شرٹ پہنے وہ بہت جاذب نظر آرہا تھا۔ میں نے اسے اپنی آنکھوں میں جذب کرنا چاہا۔

ہماری ملاقاتوں کے سلسلے شروع ہوگے۔ کبھی وہ مجھے کسی اچھے ریسٹورنٹ میں کھانا کھلاتا تو کبھی کسی اچھے ڈیزائنر آؤٹ لیٹ سے کپڑے دلواتا۔۔

میری زندگی خوبصورت ہوتی جارہی تھی۔ ہر طرف رنگ ہی رنگ بکھرے معلوم ہوتے تھے۔ اس کی محبّت بھری چند سرگوشیاں مجھے اپنا آپ بھلا دیتیں ۔۔ میرے نزدیک اس کی ہر بات ہر حکم ہر چیز سے بڑھ کر تھا مجھے حلال حرام کی کوئی پروانہ رہی اور یہیں میں خاک ہوتی گئی۔۔

میری امی کو کسی طرح میرے اور دانیال کے بارے میں علم ہو گیا لیکن وہ بہت مطمئن تھیں ان کے نزدیک میرا ایک اچھے بڑے گھر میں شادی ہونا ان کے لیے اور میرے لیے دونوں کے لیے ایک بڑا موقع تھا۔امی میری جانب سے بے پرواہو گئیں اور میں خود کی اپنے ہاتھوں سے ارزاں کرتی اس کے حکم پر نیلام ہوتی گئی۔

اس کے حکم پر اپنی ایک پر خلوص دوست کو نقصان پہنچایا۔مجھے ڈر تھا کہیں وہ مہمل کو مار نہ دے لیکن وہ ایک مائنڈ گیمر تھا وہ ہمیشہ میری سوچ سے بر عکس کام کرتا تھا ۔اس کا مقصد مہمل کو تکلیف دینا تھا کیونکے وہ جانتا تھا حاد اس وقت یونیورسٹی میں موجود ہے اور جب حاد مہمل کو ہسپتال پہنچائے گا اس وقت ہر شخص پر یہ حقیقت آشکار ہو جائے گی کے حاد آفندی مہمل مبین کا دیوانہ ہے۔اس سارے حصے سے وہ بہت آسانی سے بری الذمہ ہو گیا کیونکے اس کا ارادہ کبھی مہمل کی قتل کر کے خود کو

پھسانا نہیں تھا۔۔۔مجھے ہمیشہ مہمل سے ایک حسد محسوس ہوتا تھا وہ کیوں ہر وقت پاکیزگی کی چادر اوڑھے رکھتی لیکن یہ حقیقت تھی کے مہمل مبین نفس کی غلام نہیں تھی اس کو اپنی نظروں کی حفاظت کرنا آتی تھی اور یہی چیز اسے دوسروں سے منفرد بناتی تھی۔۔

اور میں اس کے پیچھے اپنے ہاتھوں سے اپنی واپسی کے راستے بند کرتی گئی۔خود کو اس کے پیروں کی خاک بنادیا لیکن میں برباد کیوں ہوئی؟اس سوال کا جواب بہت آسان ہے کیونکے میں نے اپنے خواب غلط راستے سے پورے کرنے کی کوشش کی ۔میں برباد ہوئی کیونکے میری ماں نے مجھے روکنے ٹوکنے کے بجائے مجھے میری ذات میں گم رہنے دیا اور میں رفتہ رفتہ اس دلدل میں گرتی گئی۔۔

میں چاہتی ہوں میری کہانی ہر وہ لڑکی سنے جو کسی حرام محبت کا حصہ ہے۔میں چاہتی ہوں ہر لڑکی جان لے نہ محرم کے لیے خود کو بے وقعت کرنے والی لڑکیاں اپنے ذات کا غرور کھو دیتی ہیں جیسے رداز وہیب نے کھو دیا۔۔۔"

آنکھوں سے گرتے آنسو ڈائری کے صفوں کو بگھو رہے تھے۔پین کو سائیڈ پر رکھتی وہ اٹھ کر کھڑکی کے سامنے آن کھڑی ہوئی۔آنکھوں سے آنسو مسلسل جاری تھے ۔اس کے نزدیک اس نے دانیال سے سچی محبّت کی تھی لیکن جب حقیقت کا ائینا دیکھا تو اسے اپنا عکس بھیانک دکھائی دینے لگا۔وہ جان گئی تھی دانیال اس سے کبھی شادی نہیں کرے گا وہ اپنے ماں باپ کا سامنا کبھی نہیں کر سکتی کیونکے وہ ایک نافرمان اولاد تھی جو ان کی عزت کا پاس نہیں رکھ پائی۔۔ہاتھ کی مٹھی کھولتے اس کی نظر ہاتھ میں پکڑی شیشی پر گئی جس کے اندر کا سارا محلول ختم ہو چکا تھا ردا زوہیب کے وجود کی طرح۔۔۔

**

ڈائننگ ٹیبل پر نواع واقسام کے کھانے سجائے گے تھے۔ریحانہ شاہ نے سب کی پسند کا خاص خیال رکھا تھا۔ سربراہی کرسی پر مبین شاہ براجمان تھے جن کے دائیں طرف دلاور اور اس کے ساتھ ہانا اور حاد نشست سنبھالے ہوئے تھے۔ سربراہی کرسی کے بائیں جانب ریحانہ شاہ جن کے ساتھ والی کرسی میں یوسف اور زالے جگہ سنبھلے کھانا کھانے میں مصروف تھے۔۔ مہمل کی طبیعت کے خیال سے کھانا اس کے کمرے میں پہنچادیا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اور بتاؤ برخوردار پڑھائی کیسی جارہی ہے؟"۔۔ مبین شاہ نے بات کا آغاز کرتے ہوے حاد سے استسفار کیا۔۔

"تم پڑھتے بھی ہو؟"۔۔یوسف کی حیرت میں ڈوبی آواز سنتے سب نے بیک وقت نظر اٹھا کر یوسف کو دیکھا جو تمسخرانہ انداز میں گویا ہوا۔حاد نے گہرا سانس بھرتے بغیر کسی تاثیر کا یوسف کو دیکھا۔۔

"میں انفارمیشن ٹیکنالوجی میں بی ایس کر رہا ہوں اور اب تک اپنے بیچ کا گولڈ میڈلسٹ ہوں"۔۔حاد کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی جو یوسف کو سراسر طنزیہ لگی۔۔

www.novelsclubb.com

"رئیلی؟ پھر کیا کر لیا تم نے اتنی بڑی ڈگری اور کامیابی کا جب تمہے اتنی تمیز نہیں کے کسی لڑکی کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔"۔ مہمل کے مطلق اس کے خیالات

سے ہر کوئی اگاہ تھا ایسے میں یوسف کے لیے اس کے ساتھ ایک ہی ٹیبل پر بیٹھ کر کھانا زہر نگلنے کے برابر تھا۔۔

"تو آپ نے سی ایس ایس کی ڈگری سے کیا سیکھا؟ عورت کو مجبور کر کے اس سے شادی کرنا".. چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ سجائے وہ یوسف کو اندر تک خاکستر کر چکا تھا۔

۔زالے ہر ہڑ بڑا کر یوسف کو دیکھا جو مٹھی بھینچے کچھ سخت بولنے کو تیار تھے۔۔ہاتھ کی بند مٹھی پر ٹھنڈے ہاتھ کا لمس محسوس کرتے اس نے گردن موڑ کر ساتھ براجمان زالے کو دیکھا جو نرم مسکراہٹ اور آنکھوں میں التجا لیے اسے دیکھ رہی تھی۔

"اررے۔۔ چھوڑو ان باتوں کو کس بحث میں پڑ گے ہو تم دونوں حادیہ ٹرائے کرو تمہے یقیناً اچھے لگے گا"۔ بیکڈ فش کی ڈش اس کے سامنے کرتیں ریحانہ شاہ ٹیبل پر چاہی بدمزگی کو کم کر رہیں تھیں۔ ماکے التجیاء تنظریں دیکھتے وہ چپ ہو گیا۔۔

"الیکشن کی کیا اپڈیٹ ہے؟"۔۔ ڈٹ ڈیسائڈ ہوئی کوئی؟۔۔ فورک کی مدد سے چکن پیس کو منہ میں ڈالتے دلاور نے مبین شاہ کو دیکھا جو اسی کی جانب متوجہ تھے ۔۔ ملک کے حالات اور سرمد آفندی کی موت کے پیش نظر ملک میں الیکشن جلد کروانے کا فیصلہ ہوا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"اس مہینے کی تیس تاریخ"۔۔اس نے مختصر سا جواب دیا۔ہانا کو وہ کافی تھکا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔الیکشن سر پر تھے اپر سے مہمل اور پھر حاد کے مسئلے نے انھے کافی الجھا یا رکھا۔دلاور کا ہر قدم ہانا کے ساتھ کھڑا ہونے اس کے حوصلے کی وجہ تھا۔معاملات اب ہانا کے حق میں بہتر ہوتے جا رہے تھے اب وقت تھا دلاور کے خواب پورا ہونے کا۔۔

"میں نے ملازم سے کہ کر تم سب کے کمرے تیار کروا دیے ہیں تا کے تم لوگ آرام کر سکو"۔۔ریحانہ شاہ نے کہا۔۔

www.novelsclubb.com

"میں رک نہیں سکوں گا آپا۔۔میری فلائٹ ہے کچھ گھنٹوں میں۔۔الیکشن کی وجہ سے مصروفیت بہت بڑھ گئی ہیں"۔ہانا اور حاد جب چاہیں واپس آ سکتے ہیں۔۔ساتھ

بیٹھی ہانا کھانے سے ہاتھ روک کر دلاور کو دیکھ رہی تھی جو ریحانہ شاہ کو جواب دیتے اب ہانا کو دیکھ رہا تھا جو اداس آنکھوں سے اسی کی جانب متوجہ تھی۔۔

**

"سرمد آفندی کے بعد آپ کے کسی حریف میں اتنا دم نہیں کے وہ آپ کے خلاف الیکشن میں کامیابی حاصل کر سکے"۔۔۔فون کان سے لگائے وہ کھڑکی کے سامنے کھڑے داد سے فون میں محو گفتگو تھا۔۔

"سب سے بڑا خطرہ اپنے دشمن کو کمزور سمجھنا ہوتا ہے۔تم یہ بتاؤ تیاریاں کہاں تک پہنچی؟.."

www.novelsclubb.com

س"ب تیار ہے شاہ جی بس آپ کی آمد کا انتظار ہے"۔۔داد کو مزید ہدایت دیتے وہ رابطہ منقطع کر گیا۔دروازہ بند ہونے کی آواز پر دلاور نے پلٹ کر دیکھا جہاں وہ خاموشی سے دروازے کے قریب کھڑی تھی۔۔دھیرے دھیرے چلتے وہ اس کے سامنے آن کھڑا ہوا۔۔

"تم جا رہے ہو؟۔۔لہجے میں اداسی امڈ آئی۔۔

"اگر ضروری نہ ہوتا تو کبھی نہ جاتا۔"۔اس کے چہرے پر سے بال ہٹاتے وہ گویا ہوا

۔۔

www.novelsclubb.com

"تم پہلے بتاتے میں اور حاد دونوں تمہارے ساتھ چلتے"۔۔وہ برا رست اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔

"میں چاہتا ہوں حاد کچھ وقت مبین بھائی کے ساتھ گزارے آخر کو مہمل تک پہنچنے کا راستہ مبین بھائی سے ہی شروع ہوتا ہے۔"۔دلاور کی بات پر وہ بے ساختہ مسکرا دی۔۔

"مگر میں چاہتی تھی ہم دونوں ایک ساتھ اس خوشی کو سلیبریٹ کرتے"۔۔اشارہ حاد کی جانب تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"ابھی ہمیں بہت سی خوشیاں نصیب ہوں گی جنھے ہم ایک ساتھ سلیبریٹ کریں گے"۔۔وہ آگے بڑھتا اسے اپنے حصار میں لیا گیا۔۔اس کے کندھے پر سر ٹکاتے وہ خاموشی سے اسے سننے لگی۔۔اس کا یک دم سے جانا دل کو اداس کر گیا۔۔ محبّت بڑی شان و شوکت سے ہانا عبداللہ کے دل پر براجمان تھی بس الفاظ اس کا ساتھ نہیں دیتے تھے۔۔

"میں اپنی منزل کے بہت قریب ہوں دعا کرنا یہ کامیابی میرا مقدر ہو"۔۔وہ آنکھیں موندے اس کے حصار میں کھڑی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"ہانا عبداللہ کی ہر دعا میں دلاور شاہ ہمیشہ شامل ہوتا ہے"۔۔ مختصر سے الفاظ مگر بھاری مطلب کے ساتھ وہ سیدھا دل پر اتر گے۔۔

**

وہ سیاہ لباس میں ملبوس اپنے وجود کو گھسیٹتے دائیں بائیں راستے کی تلاش میں تھا ۔پاؤں میں بندی زنجیریں اس کے قدموں کو بھاری کرتی جارہیں تھیں۔گلے میں پیاس کی وجہ سے کانٹے چبتے محسوس ہورہے تھے۔آنکھوں سے گرتے آنسو گال سے بہتے تھوڑی کو بگھورہے تھے۔ریگستان کی تپتی دھوپ میں جلتے پاؤں کے ساتھ وہ پانی کی تلاش میں چاروں جانب نظریں دوڑارہا تھا۔

دور دور تک کسی زی روح کا وجود بھی اس ریگستان کا حصہ نہیں تھا۔خود کو گھسیٹتا وہ آگے بڑھا جہاں دور سے ایک گہرا سمندر دکھائی دینے لگا۔گلے میں اٹکتے کانٹے پانی کو دیکھتے مزید چبھنے لگے۔وہ خوشی سے مسکراہتے زنجیروں سے بندھے پاؤں کی

گھسیٹتا پانی کی جانب بڑھ رہا تھا ہر بڑھتا قدم اس کی پیاس کو بڑھاتے جا رہی تھی آنکھوں میں آنسو لیے جب وہ کنارے پر پہنچا۔

اس وقت وہ پانی ایک چمکتی ریت میں تبدیل ہو گیا۔۔منہ کھولے وہ حیران نظروں سے پانی کو ریت میں تبدیل ہوتے دیکھ رہا تھا۔گھٹنوں کے بل ریت پر بیٹھتے وہ زار و قطار رو رہا تھا۔جس پانی کی تلاش میں وہ خود کو گھسیٹتا یہاں تک پہنچا وہ پانی تو دار حقیقت ریت تھی چمکتی ریت۔۔اس دنیا کی طرح۔۔

انسان اس دنیا کو ایک گہرا نیلا سمندر سمجھتا ہے جس کا پانی اس کی پیاس کو بجھا سکتا ہے لیکن در حقیقت یہ دنیا محض ایک چمکتی ریت ہے جو جتنی دور سے خوبصورت دکھائی دیتی ہے قریب سے اتنی ہی چھوٹی اور بے معنی معلوم ہوتی ہے۔۔

آنکھ اٹھاتے اس نے ارد گرد دیکھا جہاں کوئی بھی اس کی مدد کے لیے موجود نہ تھا ۔روشن ہلکا نیلا آسمان میں یکدم سے سیاہ کالی گھٹا چاہنے لگی۔ بادل اپنا رخ بدلتے تیزی سے ایک دوسرے سے بھاگتے جا رہے تھے۔پیشانی پر چمکتا پسینہ، لرزتے ہونٹ وہ بامشکل کھڑا ہوتا دوبارہ سے اپنے وجود کو گھسیٹنے کی سعی کرنے لگا ۔۔بھاری قدموں کی آوازیں اسے اپنے قریب محسوس ہونے لگی وہ بار بار پلٹ کر پیچھے دیکھتا اپنے وجود کو گھسیٹنے لگا۔۔آسمان پر چلتی گھٹا اور صحرا پر بھاری قدموں کی آواز اسے حواس باختہ کر رہی تھی۔اچانک سے رک کر اس نے غور سے دیکھا جہاں سامنے چیونٹیوں کے برابر کی اشیاء اس کے قریب آ رہیں تھیں پیچھے بھاری قدموں کی آواز ہنوز جاری تھی۔ جھنجلاتے ہوئے ذہن کے ساتھ اس نے غور سے دیکھا جہاں دور سے آتی چونٹیاں گھوڑوں میں تبدیل ہو گئی۔۔ہزاروں کی تعداد میں ہر رنگ و نسل کا گھوڑا تیزی سے اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔ جھٹکے سے خود کی

سنبھالتے اس نے قدم پیچھے کی جانب موڑے لیکن یہ کیا۔۔بھاری قدموں کی آواز سماعتوں سے ٹکراتی قریب آتی جارہی تھی رک کر غور دیکھنے سے اسے اپنا سانس روکتا ہوا محسوس ہوا وہاں بھی ہزار کی تعداد میں گھوڑے اس کی سمت آرہے تھے۔فورا سے پیچھے پلٹتے اس نے راہ فرار ڈھونڈنی چاہی لیکن قریب سے قریب تک ہوتے گھوڑے اسے کوئی موقع فرہم نہ کرسکے۔۔بے بسی کے مارے آنسو ابل ابل کر آنکھوں سے بہتے ٹھوڑی کو بگھو رہے تھے۔نظروں کو آسمان کی جانب اٹھاتے اس نے ایک آخری بار مدد چاہی لیکن تیزی سے بڑھتا ہوا گھوڑا سرمد آفندی کے وجود کو کچلتا چلا گیا۔۔

www.novelsclubb.com

نیند میں ہڑبڑا کر اس نے جھٹکے سے سائیڈ ٹیبل پر موجود لیمپ اون کیا جس کی ہلکی نارجی رنگ کی روشنی کمرے میں پھیل گئی۔جنوری کے ٹھنڈے یخ موسم میں بھی اس کے ماتھے پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے نمایاں ہونے لگے۔۔گہرے گہرے

سانس لیتا وہ بیڈ سے کھڑا ہوتا کھڑکی کے پاس آن کھڑا ہوا۔ یہاں سے بخت ولا کا پورا لان دکھائی دے رہا تھا۔ دل کی دھڑکن بہت تیز تھی ٹھنڈی ہوا میں سانس لیتے اس کا پورا جسم کپکپا گیا۔ لان سے نظریں ہٹاتے اس نے آسمان پر چمکتے چاند کو دیکھا جو اکیلا بڑی شان سے اپنی جگہ پر براجمان تھا۔ سرمد آفندی کو ایسی حالت میں اپنے خواب میں دیکھنا اس کی سمجھ سے بالاتر تھا آخر کیوں اس نے ان کو خواب میں دیکھا۔ وہ زنجیریں، چیخیں اور آنسوؤں کا کیا مطلب تھا۔ تھک کر کھڑکی کا پٹ بند کرتے وہ دوبارہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔

موبائل کی بپ پر اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑے موبائل کو اٹھایا جہاں عبدلرحمان صاحب کی جانب سے پیغام بھیجا گیا تھا۔

"مجھے اپنے انسٹیٹیوٹ کے کام کے سلسلے میں واپس لندن جانا پڑ رہا ہے۔دل تو بہت تھا کے تم سے ملاقات ہو جاتی لیکن خیر جو اللہ کو منظور۔میرا انسٹیٹیوٹ اسلامک ریسرچ پر کام کرتا ہے۔ہمارا مقصد نوجوان نسل کو اللہ کے حکم سے دوبارہ سیدھے راستے کی جانب لانا ہے۔میں چاہتا ہوں تم جب بھی لندن اؤ۔۔مجھ سے ضرور ملو ۔تم خاص ہو حاد خود کو کبھی ضائع مت ہونے دینا۔گناہ کا احساس توبہ کی طرف پہلا قدم ہوتا ہے۔شیطان ہر وقت انسان کو مایوسی کی جانب دکھیلتا ہے لیکن یاد رکھنا تمہارے رب کی رحمت اس کے غصے پر غالب ہے۔۔"

موبائل کو سائیڈ پر رکھتے وہ کچھ لمحے کسی غیر مرئی نقطے کو گھورتا رہا۔پھر ایک حتمی فیصلے پر پہنچتے وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

www.novelsclubb.com

ھدایت کا راستہ آسان نہیں ہوتا۔اس کے لیے انسان کو نفس کو مارنا پڑتا ہے اور آزمائش تو ہمیشہ پسندیدہ چیزوں سے ہی شروع ہوتی ہے جیسے حاد کی ہوئی۔وہ کل اپنی ماں سے ملا تھا اور آج۔۔آج اسے سب سے دور ایک انجان ملک و شہر جانا تھا جہاں بسنے والے لوگ اسے اللہ سے قریب کرنے کا وسیلہ تھے۔

دنیا کی زندگی بہت خوبصورت لیکن مختصر ہوتی ہے یہاں کے اعمال دوسرے جہاں میں کام آتے ہیں۔ہمیں جو بھی نیک عمل کرنے ہیں وہ یہں اس دنیا میں کرنے ہیں کیونکے ابھی ہم زندہ ہیں سانس لے رہے ہیں لیکن دوسرے گھر میں صرف فیصلہ سنایا جائے گا اعمال کا فیصلہ۔۔

www.novelsclubb.com

**

"ناراض ہیں آپ؟۔۔"بیڈ پر اس کے ساتھ بیٹھتے وہ اس کے چہرے کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تم سے ناراض ہو سکتا ہوں میں"۔۔اپنے خراب موڈ کو ٹھیک کرتے وہ اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔۔

"ناراض ہونا بھی نہیں چاہیے آخر کی اتنی خوبصورت بیوی ملی ہے وہ بھی مفت میں"۔۔شریر لہجے میں کہتی وہ اسے دیکھنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

"مفت میں تو نہیں۔۔بلکے اچھی خاصی مہنگی پڑی ہو۔۔جب کے اصل میں خوش نصیب ہو تم جو اتنا ہینڈسم شوہر تمھے اتنی آسانی سے مل گیا۔۔"

"جی جی۔۔میں تو منتیں ترلے کیے تھے نا آپ کے"۔۔ناک چڑا کر وہ گویا ہوئی۔۔

"نہیں۔۔لیکن تم دل سے راضی تھی"۔۔وہ مسکراہتے ہوے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"میرا پاس کوئی اور آپشن جو نہیں تھا۔"۔شادی کا پورا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آگیا۔۔ہوسٹل سے بھاگنے سے لے کر یوسف سے نکاح تک کا منظر پوری طرح ذہن میں محفوظ تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے پاس کوئی آپشن ہوتا بھی پھر بھی تم نے میرا ہی بننا تھا کیونکے زالے مراد صرف اور صرف یوسف شاہ کے لیے بنی تھی"۔۔اس کی ناک کو دباتے وہ

مسکراہتے ہوے گویا ہوا۔۔ذہن کافی حد تک پر سکون ہو گیا تھا۔۔زالے نے محبّت سے اسے دیکھا جس کا ذہن بٹھانے میں وہ کافی حد تک کامیاب ہو گئی تھی۔۔

**

"ماما۔"۔کھڑکی سے باہر دیکھتی ہانا نے پلٹ کر دروازے کے پاس ایستادہ حاد کو دیکھا جو خاموشی سے ماں کو دیکھ رہا تھا۔۔

"تم سوئے کیوں نہیں اب تک؟"۔۔وال کلاک کا ہندسہ تین کو پار کرتا اپنی رفتار سے آگے بڑھتا جا رہا تھا۔۔وہ دھیرے دھیرے چلتا ہانا کے سامنے آن کھڑا ہوا جو پوری طرح سے اس کی جانب متوجہ تھی۔۔

"آپ بھی تو نہیں سوئیں"..ہانا کو دیکھتے اس نے سوال کیا۔۔

"دلاور کچھ دیر پہلے ہی روانہ ہوئے ہیں بس اس لیے مجھے نیند نہیں آرہی تھی۔پر تم بتاؤ ٹھیک ہو نا؟"۔۔اس کے بال ماتھے سے ہٹاتے وہ فکر مندی سے گویا ہوئی۔۔

"میں ٹھیک ہوں بس مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی"۔۔اس کی اضطرابی کیفیت کو جانچتے وہ اسے آپنے لیے صوفے کی جانب بڑھی۔۔اپنے سامنے بیٹھے وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔ہانا اس کے اگلے جملے کے انتظار میں تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"میں لندن جانا چاہتا ہوں"۔۔سر جھکائے وہ آہستہ آواز میں گویا ہوا۔۔پورے کمرے میں خاموشی چھا گئی۔۔ہانا کو اپنے دل کی تیز دھڑکن کانوں میں محسوس ہونے لگی وہ بس خاموش نظروں سے اسے تکنے لگی۔۔

"میں جانتا ہوں آپ کی یہ بات تکلیف دے گی لیکن"۔۔وہ کچھ لمحے کو روکا۔۔

"لیکن میں اب اپنی زندگی کا اصل مقصد تلاش کرنا چاہتا ہوں۔میں چاہتا ہوں میں اس کو تلاش کروں جس نے مجھے بنایا اور مجھے میری تمام نافرمانیوں کے باوجود رزق دیا۔میرے پروفیسر سر عاطف مجھے سٹوڈنٹ ایکسچینج پروگرام کے ذریعے مجھے لندن بھیجنا چاہتے ہیں اور میرے استاد شیخ عبدلرحمان صاحب لندن انسٹیٹیوٹ اوف اسلامک اسٹڈیز کے انچارج ہیں میں چاہتا ہوں میں اپنی ڈگری کے ساتھ ساتھ اسلام کی تعلیمات حاصل کروں۔۔"

www.novelsclubb.com

"یہ سب کچھ تو یہاں پر بھی ممکن ہے نا۔"۔وہ اسے بس اپنے پاس روکنے کے لیے قائل کرنا چاہتی تھی۔۔

"آزمائش ہمیشہ پسندیدہ چیزوں سے شروع ہوتی ہے۔میں خود کو دنیا کے کسی مقابلے کا حصہ نہیں بنانا چاہتا۔میں اپنے لیے کسی کی آنکھوں میں ہمدردی یا نفرت نہیں دیکھنا چاہتا۔مجھے جانا ہے وہاں جہاں لوگ مجھے میرے نام سے نہ جانتے ہوں میں حاد ہوں یا ارسلان کسی کو فرق نہیں پڑتا ہو۔میں کچھ بن کر آنا چاہتا ہوں ماما ۔۔"

www.novelsclubb.com

"کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے؟"۔۔وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"جی یہ میرا آخری فیصلہ ہے"۔۔وہ جانتا تھا وہ اسے تکلیف دے رہا ہے۔جس ماں کو اپنے بیٹے سے ملے دو دن نہیں ہوے وہ آج دوبارہ اس سے دور جا رہا تھا۔۔ہانا کی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے لیکن یہ وقت کمزور ہونے کا نہیں تھا۔۔اس کا بیٹا وہی بننا چاہتا تھا جو اس کی ماں کی خوائش تھی۔

"میں تمہارے ہر فیصلے میں تمہارے ساتھ ہوں"۔۔اس نے سر اٹھا کر سامنے موجود اپنی ماں کی دیکھا جو نم آنکھوں اور مسکراہتے لبوں سے اسی کی جانب متوجہ تھی۔۔یہ لمحہ صبر کا تھا ایسے صبر کا جو اللہ کے نزدیک بہت محبوب تھا۔۔

**

www.novelsclubb.com

کراچی ائیر پورٹ اس وقت روشنیوں میں نہایا ہوا تھا۔لوگوں کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری تھا۔کچھ یہاں اپنوں سے بچھڑ رہے تھے تو کہیں پر آج ملن کی شام

اتری تھی۔زندگی عجیب ہوتی ہے کوئی لمحہ کسی کے لیے خوشیوں کی بہار ہوتا ہے تو کہیں وہی لمحہ خزاں کی آمد کا سبب ہوتا ہے۔

بلیک پینٹ پر بلیک شرٹ جس کے اپر بلیک جیکٹ پہنے وہ فلائٹ کے لئے تیار تھا ۔ہانا مبین شاہ اور یوسف تینوں اسے الوداع کہنے کے لیے ائیر پورٹ پر موجود تھے ۔۔

"آپ روئیں نہیں۔۔آپ کا بیٹا آپ سے بہت پیار کرتا ہے اور میں ہمیشہ آپ کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں"۔۔ایڑیوں کے بل اونچا ہوتے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے وہ اس کے سینے سے جا لگی۔۔حادماں کی خوشبو محسوس کرتا پر سکون ہو رہا تھا۔یہ لمحہ

دونوں کے لیے مشکل تھا لیکن یہ اللہ کا وعدہ ہے کے ہر مشکل کے بعد آسانی ہے

۔۔

"اللہ تمہارا حامی و ناصر ہو میرے بیٹے۔۔خدا تمہاری منزلیں آسان کرے ۔۔مبین شاہ سے گلے ملتے وہ خاموشی سے ان کی دعاؤں کو سن رہا تھا"۔۔مبین شاہ سے ملتے وہ یوسف کی جانب بڑھا جو اسی کی جانب متوجہ تھا۔۔دونوں اپنے سامنے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔دلوں میں رنجش نہیں تھی بس سرد تاثرات سے ایک دوسرے کی دیکھتے وہ دل کا حال چھپا گے۔۔

www.novelsclubb.com

"گڈ لک۔۔"یوسف نے ہاتھ آگے بڑھاتے اسے دیکھا جو اس کے ہاتھ کو نظر انداز کرتا ڈائریکٹ اس کے گلے لگ گیا۔یوسف نے حیرت سے خود کو پکڑے لڑکے کی

دیکھا جو اس کی ہانا کی خوشی تھا اس کی زالے کی بچانے کا وسیلہ تھا۔کچھ تردد کے بعد اس نے اپنا ہاتھ اس کی پیٹھ پر رکھ دیا۔۔ہانا نے مسکرہتے ہوئے مبین شاہ کو دیکھا جو اب کافی مطمئن دکھائی دے رہے تھے۔

"ہمارا نام روشن کر کے آنا"۔۔اس کا کندھا تھپتپاتے وہ آگے پیچھے دیکھنے لگا۔حاد نے مسکرا کر سامنے موجود سٹون مین کو دیکھا جو اپنی بہن کی محبّت میں چند دن پہلے اسے مارنے کو تیار تھا اور آج اس سے مجبوراً ہی سہی نارمل طریقے سے بات کر رہا تھا۔۔

فلائٹ کی اناؤنسمنٹ پر حاد نے آخری بار ہانا کی دیکھا جو ضبط سے اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"حاد اپنی زندگی میں دو عورتوں سے بہت محبّت کرتا ہے ایک ہانا عبداللہؑ سے اور دوسری مہمل مبین سے اور وہ ان دونوں کے لیے ضرور واپس آئے گا"۔۔ ہلکی آواز میں سرگوشی کرتے وہ ماں کا ماتھا چومتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔

ہانا نم آنکھوں سے اسے دور جاتا دیکھ رہی تھی۔۔ وہ دور ہوتا نظروں سے اوجھل ہو گیا۔۔

"چلیں؟"۔۔ یوسف کی آواز پر آنکھیں صاف کرتی اسے دیکھنے لگی۔۔

"میں ریسٹ روم سے ہو کر آتی ہوں پھر چلتے ہیں"۔۔ یوسف کو جواب دیتے وہ دائیں طرف چلتی راہداری میں داخل ہوئی۔ دروازہ دا کھیلتی وہ اندر داخل ہوئی۔ نل کھولتے اس نے ایک لمحہ تیزی سے بہتے پانی کو دیکھا اور ہاتھوں میں پانی بھرتی

چہرے پر چھینٹے مارنے لگی۔چادر سے چہرے صاف کرتی اس نے نظریں اٹھا کر سامنے آئینے میں ابھرتے انجان عکس کو دیکھا جس کو دیکھتے ہی اس آنکھوں کی پتلیاں پھیلی مقابل نے اسے سوچنے سمجھنے کا موقع فراہم بغیر اس کے چہرے پر کلوروفارم سے بھرا رومال رکھ دیا۔۔

**

www.novelsclubb.com

سر پر پڑھتے ٹھنڈے پانی نے اس کے حواس بحال کیے سر پر اٹھتے درد کو نظر انداز کرتی اس نے بامشکل آنکھیں کھولنے کی کوشش کی۔وہ دھندلے عکس سمیت

سامنے دیکھنے لگی جہاں دو چہروں کو دیکھتی وہ حیران رہ گئی۔۔کرسی پر بندھا اس کا وجود اب شاکی نظروں سے دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

"حیران مت ہوں ہمیں دیکھ کر مسز شاہ ہم تو آپ سے ملنے کے لیے خاصے پر جوش تھے"۔۔عمادرانا اور اس کے پیچھے کھڑی لیلیٰ کا مسکراہتا لہجہ ہانا پر ہر چیز واضح کر رہا تھا۔۔

"کیا چاہتے ہو اور کیوں لائے ہو مجھے یہاں"۔۔وہ غصے سے چیخی۔سر درد سے پھٹا جا رہا تھا اپر سے اس بیسمہیں ٹ میں اس کا عجیب دل متلا رہا تھا۔۔

"آرام سے آرام سے۔۔ہمارا مقصد تمہے نقصان پہنچانا نہیں۔۔ہمیں صرف تمہارے شوہر دلاور شاہ سے کام ہے اگر وہ ہمارا کام کر دیتا ہے تو تم آزاد ہو"۔۔ہانا نے نفرت سے اس ڈھیٹ عورت کو دیکھا جو اتنا سب ہو جانے کے باوجود دلاور کے پیچھے تھی۔۔

"کیا چاہیے تم لوگوں کو"۔۔ہانا نے پوچھا۔۔

"تمہاری ہار"۔۔عماد رانا خاموشی سے لیلیٰ اور ہانا کے مابین ہونے والی گفتگو سن رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

"خوش فہمی ہے تمہاری۔۔عورت کے پاس زیادہ راستے میسر نہیں ہوتے وہ یا سر جھکا دیتی ہے یا سر کٹا دیتی ہے اور میں ہانا عبداللہؑ شاہ سر کٹا دینے کو سر جھکا دینے پر فوقیت دیتی ہوں"۔۔وہ اب پر سکون سے کرسی پر بیٹھی تھی رسی کھولنے کی کوشش ترک کر دی گئی تھی۔۔

"بہت محبّت کرتا ہے نادلا ور شاہ تم سے"۔۔لیلیٰ کے لہجے میں نفرت ہی نفرت تھی وہ ہانا کا پر سکون انداز سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔

"بلکل۔"۔ہانا اعتماد سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے پسند آیا ہے تمہارا اعتماد لیکن۔۔میں دیکھنا چاہوں گی جب دلاور کو تم اور سیاست میں سے کسی ایک کو چننا ہوا تو وہ کیا فیصلہ کرتا ہے یقیناً اس کا انتخاب سیاست ہو گی۔۔۔"

کمرے کا دروازہ بند ہو گیا تھا ہیل کی ٹک ٹک دور ہوتی جا رہی تھی اس نے بامشکل اپنا چکراتا سر سنبھلا کیا وہ دلاور کو ہانا یا پھر اس کے بچپن کے خواب میں سے کسی ایک کو چننے کے لیے کہیں گے۔کیا آج ہانا ہار جائے گی یا دلاور کا خواب ادھورا رہ جائے گا۔۔

**

www.novelsclubb.com

اپنے جیٹ پر وہ فورا کراچی پہنچا تھا۔وہ جانتا تھا ہانا کو اغوا کرنے والے یقیناً اس کے سیاسی حریف ہیں۔دلاور نے اپنے آدمیوں کو کراچی کے ہر کونے کونے پر تلاشی کا

حکم جاری کر دیا تھا ساتھ ساتھ یہ سب کام میڈیا کی نظر سے بچا کر کیا جا رہا تھا تا کے دشمن کسی صورت بھی چوکنا نہ ہو جائیں۔۔

مبین شاہ اور یوسف بھی ہانا کو ڈھونڈنے میں سر گرم تھے۔ہر کسی کے ہونٹوں پر ہانا کی سلامتی کی دعا تھی۔۔

**

کمرے میں اضطرابی انداز میں مسلسل چکر کاٹتے وہ بار بار موبائل کی جانب دیکھ رہا تھا صبح سے شام ہو گئی تھی ابھی تک ہانا کے بارے میں کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔یقیناً دشمن بہت طاقتور تھا جس نے ہانا کو سب کی نظروں سے دور قید کر رکھا تھا۔بخت ولا کے ہال میں سب مسلسل ہانا کی سلامتی کے لیے دعا گو تھے

۔۔موبائل پر بجتی گھنٹی پر سب کی توجہ دلاور کی جانب مبذول ہوئی جو فورا فون اٹھا چکا تھا۔۔

"ہیلو۔۔"آواز میں بے چینی تھی دل بس ہانا کی سلامتی چاہتا تھا۔۔

"کیسے ہیں شاہ صاحب$۔۔عمادرانا نے مسکراہتے لہجے میں پوچھا ہانا اور لیلیٰ دونوں ہی موبائل کی جانب متوجہ تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھے فون کیوں کیا ہے"۔۔ہانا کو اس کی آواز سے بے چینی صاف محسوس ہو رہی تھی۔۔

آ"پ کی کوئی بہت خاص چیز ہے میرے پاس سوچا آپ کو اطلاع دے دوں "۔۔ مبین شاہ اور یوسف نے بیک وقت دلاور کو دیکھا جس کی پیشانی پر شکنے نمودار ہو رہیں تھیں۔۔

"کیا چاہتے ہو"۔۔وہ جان گیا تھا ہانا عماد رانا کے پاس لیکن کیوں؟۔۔

"یہی بات مجھے آپ کی سب سے زیادہ پسند ہے شاہ صاحب آپ فضول باتوں میں وقت ضائع نہیں کرتے"۔۔اس کے بے ہنگم قہقے پر ہانا نے نفرت سے اس کی جانب دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا چاہتے ہو؟"۔۔دلاور کا لہجے برف کی مانند سرد تھا اس کے لیے اس وات ہانا کی سلامتی سے بڑھ کر کچھ نہ تھا۔۔

"میری جیت اور تمہاری ہار۔"۔عماد رانا کے لہجے میں عجب سے سنجیدگی عود آئی۔۔

"مجھ سے فضول کی باتیں مت کرو رانا اگر میری بیوی کی ایک کھروچ بھی آئی تو میں تمہاری ساری نسلیں اجاڑ دوں گا"۔۔رانا عماد نے تھوک نگلا وہ سرمد آفندی جتنا باہمت نہیں تھا لیکن یہ بازی آخری بازی تھی جسے وہ ہار نہیں سکتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"اگر تم اپنی بیوی کی زندگی چاہتے ہو تو سیاست چھوڑ دو"۔۔دونوں اطراف خاموشی چاہ گئی۔۔آنکھیں میچے وہ دکھتے سر کو سنبھال رہی تھی۔دلاور کے لیے یہ

مشکل فیصلہ تھاوہ بے یقینی سے فون کی سکرین کو دیکھ رہا تھا۔کانوں میں مسلسل اپنی باپ اور ماں کے جملے گھونج رہے تھے "میرا دلاور بڑا ہو کر ایک کامیاب سیاست دان بنے گا پاکستان کا وہ وزیر اعظم جس کا انتظار ہر پاکستانی کو ہے۔"۔۔کبیر شاہ کا حرم شاہ کو دیکھنا ان کے لیے ہر چیز فراموش کر دینا سب کچھ اس کے سامنے تھا۔یہ فیصلہ بہت مشکل تھا لیکن کچھ بھی اس کی بیوی سے بڑھ کر نہیں تھا وہ لمحوں میں فیصلہ لے چکا تھا اس کے لیے ہانا ہر چیز سے زیادہ اہم تھی۔

"مجھے منظور ہے"۔۔مبین شاہ نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا جس کے تاثرات اس کے لہجے کی طرح سرد اور اٹل تھے۔لیلیٰ نے فورا ہانا کو دیکھا جو دکھتے سر کو تھامے بے یقینی سے موبائل کی جانب دیکھ رہی تھی۔لیلیٰ کے چہرے پر کہی رنگ آ کے بکھرے وہ سمجھ گئی تھی یہ بازی وہ لوگ جیت کر بھی ہار گے تھے۔۔

رانا عماد نے خوشی سے جھومتے دلاور کو پریس کانفرنس کر کے سیاست سے کنارہ کشی کرنے کا اعلان کرنے کا کہا جسے دلاور نے بغیر کسی پس و پیش کے قبول کر لیا۔ وہ جانتا تھا اگر اس وقت اس نے کرسی کو چن لیا تو وہ کبھی ہانا کو دیکھ نہیں پائے گا اور اس کی سلامتی ہر چیز سے بڑھ کر تھی۔ ہانا کو چاروں سو صرف صرف خاموشی کا راج محسوس ہو رہا تھا آنکھیں بند ہونے سے پہلے اس کے کانوں میں آخری جملہ لیلیٰ کا گھونجا تھا۔

"تاریخ یہ بات ہمیشہ یاد رکھے گی کے ایک دیوانے نے بیوی کی محبّت میں تخت و تاج سب ٹھکرا دیا۔۔"

www.novelsclubb.com

**

اپنی پیشانی پر لمس محسوس کرتے اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں سامنے کا منظر دھندلا سا تھا آنکھوں جھپکتے اس نے دوبارہ غور کرنے کی کوشش کی جہاں وہ سامنے مسکراہتے ہوئے اسی کی جانب متوجہ تھا۔ماتھے پر سے بال ہٹاتے وہ اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے مسکراہتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔اس کا آنکھ کھولنا دلاور کی جانب دیکھنا اس کے لیے دنیا کی سب سے بڑی خوشی تھی۔

"ہانا آنکھیں کھولو تم ٹھیک ہو نا"۔۔پوری آنکھیں کھولے اب وہ اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔خاموشی سے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھاتی وہ دلاور کے سہارے سے اٹھ بیٹھی. کمر پر تکیہ ٹھیک کرتے وہ فکر سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا جواب خاموشی سے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"ہانا تم ٹھیک ہو نا؟"۔۔اس نے دوبارہ پریشانی سے پکارا۔۔

"تم نے یہ سب کچھ کیوں کیا؟"۔۔دلاور نے غور سے اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں اب آنسو چمک رہے تھے۔۔

"کیا کیا میں نے؟۔۔"

"

"تم نے میرے لیے سیاست کیوں چھوڑ دی دلاور تم نے میرے لیے اپنا خواب کیوں چھوڑ دیا"۔۔آنسو اب پلکوں کی باڑ توڑتے رخسار کو نم کرنے لگے۔۔

www.novelsclubb.com

"تم میرے آنگن میں چمکتا ہوا وہ ستارہ ہو جس کی چمک میں کبھی ماند نہیں پڑنے دے سکتا"۔۔اس کی پیشانی سے پیشانی ٹیکاتے وہ اسے دیکھنے لگا جب کے ہانا نے

کرب سے اس کی جانب دیکھا وہ کیوں اس سے اتنی محبّت کرتا تھا اخر کیوں۔ محض اس کی جان بچانا کے لیے اس نے اپنی سب سے قیمتی چیز اپنا خواب چھوڑ دیا صرف ہانا عبداللہؑ شاہ کے لیے۔۔

"مگر وہ تمہاری خوشی تھی دلاور۔۔"

"میری خوشی تم سے منسلک ہے اور جو خوشی تم نے مجھے آج دی ہے وہ ہر خواب ہر خوشی پر بھاری ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

"کون سی خوشی؟"۔۔وہ اس کی آنکھوں میں جھانک رہی تھی۔۔اسے اس کی بات سرے سے سمجھ نہیں آئی تھی۔۔

"ہم دونوں والدین کے عہدے پر فائز ہونے والے ہیں۔"۔ہانا نے شاک کی سی کیفیت میں اسے دیکھا جس کے چہرے کی خوشی ہی انوکھی تھی۔۔ہانا کی آنکھوں میں بے یقینی پھیل گئی

"کیا ہوا تم خوش نہیں ہو"۔۔اس کو خاموش دیکھتے اس نے پوچھا۔۔ہانا نے اس کی جانب دیکھا وہ کتنا خوش تھا نا وہ اپنے خدشات سے اس کی خوشی خراب نہیں کر سکتی تھی۔ہاں وہ ڈر گئی تھی حاد کے واقعے نے ایسے ڈرا دیا تھا لیکن اب وہ جانتی تھی اس کے ساتھ دلاور شاہ موجود ہے جو اس کے بچوں پر کوئی آنچ نہیں انے دے گا۔۔

"میں خوش ہوں"۔۔وہ دھیرے سے گویا ہوئی دلاور فورا سے ہی ریلکس ہو گیا۔۔

"اللہ کبھی اپنے بندے کی اس کی برداشت سے زیادہ نہیں آزماتے۔بیشک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے جس دل میں کچھ گھنٹے پہلے درد کا ایک گہرا سمندر رہے ابھی وہاں خوشیاں کی بہار منتظر ہے۔۔"

وہ بہت خوش تھا باپ بننے کا احساس انوکھا اور خوبصورت تھا۔۔

"مجھے گھر جانا ہے دلاور۔۔"وہ آہستہ سی گویا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ٹھیک ہے میں ڈاکٹر سے بات کرلوں پھر چلتے ہیں۔۔"

"دلاور"۔۔ہانا نے دلاور کو پکارا جو دروازے کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔

"ابھی کسی کو اس بارے میں کچھ مت بتانا"۔۔ہانا کی بات سنتے اس نے خاموشی سے کمرے کی سفید دیواروں کو دیکھنا شروع کر دیا۔۔

'کیا ہوا۔۔تم نے کس کو بتایا ہے"۔۔ہانا نے چونک کر اس کے تاثرات دیکھے جو بلکل خاموش ایک جگہ پر کھڑا تھا۔۔

"میں نے پورے ہسپتال میں مٹھائی بانٹی ہے"۔۔ہانا نے غصے و بے یقینی کے ملے جلے تاثرات سے اس کی جانب دیکھا جو معصوم تاثرات چہرے پر سجائے اسی کو دیکھ رہا تھا۔کمر سے تکیہ ہٹاتے اس نے دلاور کی جانب پھینکا جو پہلے ہی دروازہ کھولتا باہر کی جانب بھاگ چکا تھا۔۔

"بے ہودہ انسان"۔۔تپتے ہوئے گالوں کو ہاتھ رکھتی وہ شرم سے سرخ ہو گئی۔۔

**

"آج تو میں بہت تھک گئی ہوں امی"۔۔۔شاپنگ بیگز کو صوفے پر رکھتے وہ ریحانہ شاہ کے ساتھ صوفے پر ٹک گئی۔۔

"کیا کیا خریدا؟"۔۔حساب کتاب کی ڈائری کو سائیڈ پر رکھتے وہ زالے کی جانب متوجہ ہوئیں جو ابھی بازار سر واپس آئی تھی۔۔

"یہ دیکھیں یہ میں آپ کے لیے لائی ہوں اور یہ بابا کے لیے"۔۔لائٹ پنک کلر کا سوٹ اور وائٹ کلر کی کمیض شلوار سامنے رکھتے وہ خوشی سے چمکتا چہرہ لیے گویا ہوئی۔۔

"تم نے اپنے لیے بھی کچھ خریدا ہے یا صرف ہمارے لیے ہی خریدتی رہی ہو"

۔۔ریحانہ شاہ مسکراہٹ سجائے گویا ہوئیں۔۔

"جی بلکل خریدا ہے۔۔یہ دیکھیں یہ دو سیم فراک میں نے اپنے اور مہمل کے لیے خریدیں ہیں تاکے ہم ایک ساتھ ٹوننگ کر سکیں۔۔"

ریحانہ شاہ نے محبّت سے اپنی بہو کو دیکھا جو اب سیف اور یوسف کے ایک جیسے کپڑے دیکھا رہی تھی۔وہ خوش و مطمئن تھیں کے ان کی بہو گھر جوڑنے والوں میں سے تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"بڑی بی بی باہر کوئی عورت آئی ہے زالے بی بی سے ملنے۔۔"

"اندر بھیجوا نھے"۔۔۔ملازم کی ہدایت دیتیں وہ زالے کی جانب متوجہ ہوئیں جو خود صورتحال سے حیران پریشن تھی۔کون عورت تھی جو اس سے ملنے آئی تھی ۔۔ نظریں اٹھا کر اس نے ہال کے دروازے کی جانب دیکھا جہاں ایک بوڑھی عورت چہرے کو چادر سے ڈھانپے اس کے سامنے موجود تھی۔۔

"کون ہیں آپ اور مجھ سے کیوں ملنا چاہتی ہیں"..زالے کی نظر ان کے لباس پر پڑی جو جو کافی پرانا تھا اور اپنی رنگت کھو چکا تھا۔اس عورت نے دھیرے سے اپنے چہرے سے پردہ ہٹایا جب کے زالے ساکت سی آنکھیں پھیلائے سامنے کھڑی اپنی تائی سدرہ زوہیب کو دیکھ رہی تھی جن کی ویران آنکھیں اسے اپنی جگہ سے ہلا چکی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

"زا۔۔۔زالے"۔۔۔بامشکل الفاظ ادا کرتی انہوں نے زالے کو پکارا جو فوراان کی کی جانب لپکی۔۔

"تائی آپ یہاں کیسے یہ سب کیا ہوا۔"۔۔ہمیشہ خود کو تیار رکھنے والی سدرہ بیگم آج کس حال میں تھیں۔آنکھوں کی ویرانی اور اس کے گرد ہلکے۔۔ جھڑیوں زدہ جلد جس پر کسی زمانے میں نرالی چمک ہوا کرتی تھی آج سخت اور بے جان ہو گئی تھی ۔ان کی آنکھوں میں آنسو جمع ہو رہے تھے حقیقت کا سامنا کرنا تکلیف دے امر تھا ۔۔

www.novelsclubb.com

"آج تمہے بازار میں دیکھا تو تمہارے پیچھے پیچھے یہاں تک آ گئی۔ برسوں سے جو بوجھ میرے دل میں تھا آج میں ہلکا کرنا چاہتی ہوں۔۔میں تم سے ہر زیادتی کی معافی

مانگتی ہوں مجھے معاف کردو بیٹی معاف کردو"۔۔ہاتھوں کو جوڑے وہ اس کی معافی کی طلبگار تھیں۔۔

"تائی امی کیا ہوا ہے آپ کو اور یہ سب۔۔تایا ابو کہاں ہیں ردا کہاں ہے کیسی ہے ؟"۔۔وہ بے چینی سے بولے جا رہی تھی۔۔

"تمہارے تایا ابو کو فالج کا اٹیک ہوا تھا تب سے وہ بستر کے ہو کے رہ گے ہیں اور ردا "۔۔۔وہ لمحے بھر کو ٹھہری لفظوں کی ادائیگی مشکل ہوتی جا رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"میری ردا اب زندہ نہیں ہے"۔۔وہ بلک بلک کر روتی ساتھ موجود صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئیں جب کے زالے کو اپنا آپ خالی سا محسوس ہو رہا تھا

اس کی کزن ردا اب زندہ نہیں۔۔یہ کیسے ممکن تھا وہ زندگی سے بھرپور لڑکی کیسے زندگی کی بازی ہار گئی۔۔

"یہ سب کیسے ہوا تائی ردا کو کیا ہوا تھا؟"۔۔ان کے ساتھ بیٹھتے وہ ان کے ہاتھوں کو تھامتے ساتھ پوچھنے لگی۔۔

"جو بدنامی کا کنواں میں نے تمہارے لیے کھودا تھا اس میں میری اپنی بیٹی گر گئی "۔۔ردا کی دانیال سے تعلقات سے لے کے اس کی خودکشی تک ساری حقیقت وہ زالے کے گوش گزار کر رہیں تھیں جو منہ پر ہاتھ رکھے ان باتوں کی سن رہی تھی ۔کب سے خاموش کھڑی ریحانہ شاہ کو یک دم سے ان پر ترس انے لگا لیکن مکافات عمل تو ازل سے اٹل ہے بس انسان اس سے نگاہیں چراتا رہتا ہے۔۔

"ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا میں نے تم پر جتنے ظلم کیے ہیں یہ سب اس کو سزا ہے "۔چادر کا پلو سنبھالتے وہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔

"آپ کچھ دیر بیٹھیں تو سہی۔۔آخر میری بہو کے میکے سے پہلی بار کوئی آیا ہے "۔۔سدرہ بیگم نے حسرت سے ریحانہ شاہ کے لہجے کو سنا جس میں زالے کے لیے محبّت و عزت سب کچھ تھا۔۔

کاش میری بیٹی کا نصیب بھی اتنا ہی اچھا ہوتا۔۔دل میں ہوک سے اٹھنے لگی۔دل میں یہ حسرت پروان چڑھنے لگی کاش وہ اپنی بیٹی کی اچھی تربیت کرتی کاش وہ زیادہ کے لالچ میں زالے کو رسوا نہ کرتی لیکن اب۔۔اب تو وقت بیت چکا تھا اب ہاتھ

میں بس یادوں کی راکھ باقی تھی جو مٹھی سے پھسلتی جا رہی تھی۔۔ نفی میں سر ہلاتے وہ دروازے کی جانب بڑھ گئیں۔۔

**

ہاتھ کی مٹھی کھولتے اس نے کاغذ پر لکھے حروف پڑھے جہاں حاد آفندی کا پیغام درج تھا۔۔

"میرا انتظار کرنا مہمل حاد مہمل کے لیے واپس ضرور آئے گا۔۔"

کھڑکی کے پٹ کھولتے اس نے آسمان پر چمکتے ستارے دیکھے جو چاند کے ارد گرد بسیرا کیے ہوئے تھے وہ تھک کر کھڑکی پر سر ٹکاتی حاد کو سوچنے لگی وہ نہیں جانتی تھی اس کے نصیب میں کیا لکھا ہے لیکن وہ جانتی تھی اس کو بنانے والا اس کو کبھی تنہا

نہیں چھوڑے گا۔۔ہر چیز اللہ کے سپرد کرتی وہ سونے کے لیے بیڈ کی جانب بڑھ گئی۔۔

**

کروٹ بدلتے اس نے دائیں جانب ہاتھ رکھا جہاں دلاور موجود نہیں تھا۔آنکھ کھولتے اس نے پورے کمرے میں نظریں دوہرائی جہاں سامنے اسٹڈی روم کی جلتی لائٹ دیکھتی وہ کمرے کی جانب بڑھی جہاں سامنے اس کا بیٹا صوفے پر دراز سامنے ایل ئی ڈی پر ٹام اینڈ جیری دیکھنے میں مصروف تھا۔ایک نرم نگاہ سے اسے دیکھتی وہ اسٹڈی ٹیبل کی جانب متوجہ ہوئی جہاں وہ نزدیک کا چشمہ لگائے اپنے سینے پر عمل کو سلاہے وہ ایک ہاتھ سے کیبورڈ پر انگلیاں چلا رہا تھا جب کے دوسرا ہاتھ عمل کے سر پر تھا۔عمل اور ارسلان ہاناور دلاور کے جڑواں بچے تھے۔جہاں ارسلان شرارتی اور چیز میں آگے تھا وہیں عمل خاموش طب تھی۔دونوں کی اپنے بھائی حاد سے

خاص انسیت تھی۔دلاور اور ہانا دونوں بچوں سے خاص محبّت کرتے تھے لیکن عمل دلاور کے زیادہ قریب تھی۔آج بھی جب بچے نیند نہ آنے کی صورت میں کمرے میں داخل ہوئے تو دلاور اسٹڈی روم میں اہم فائل پڑھنے میں مصروف تھا ارسلان فوراً بھاگتا ہوا صوفے کی جانب بڑھ گیا اور عمل دھیرے دھیرے چلتی اپنے بابا کے سامنے آن کھڑی ہوئی جنہوں نے اسے گود میں اٹھاتے اپنے سینے پر لٹا دیا۔عمل اپنے بابا کی داڑھی سے کھیلتی وہیں اس کے سینے پر سر رکھ کر سو گئی۔۔

"تم کیوں اٹھ گئی؟"۔۔ہانا کو دیکھتے دلاور نے سوال کیا۔۔

www.novelsclubb.com

"تم مجھے خود اٹھا دیتے یہ دونوں تمہے کام نہیں کرنے دیں گے"۔۔عمل سے نظریں ہٹاتے اس نے سامنے دیکھا جہاں ارسلان کارٹون دیکھتے دیکھتے سو گیا تھا۔۔

"تم پورا دن ان کے ساتھ ہی مصروف ہوتی ہو میں نہیں چاہتا تمہاری رات کو نیند خراب ہو"۔۔ہانا نے خاموشی سے اسے دیکھا کیا تھا وہ شخص اتنی محبّت کیوں تھی اسے ہانا عبداللہؑ سے جس کے لیے اس نے اپنی ہر خوشی قربان کر دی۔۔

"اس کو مجھ دے دو"۔۔عمل کو لینے کے لیے اس نے ہاتھ بڑھائے..

"رہنے دو یہ سو گئی ہے میں اس کی بیڈ پر لٹا دوں تم تب تک ارسلان کو اٹھالو "۔۔دونوں کو بیڈ پر سلاتے وہ اب بالکنی میں بیٹھے کوفی کے مگ ہاتھ میں تھامے آسمان میں چمکتے ستارے دیکھنے میں محو تھے۔فجر کی اذان میں کم وقت ہی باقی تھا۔۔

"تمہے مجھ پر کبھی غصہ نہیں آیا"۔۔وہ دلاور کی جانب دیکھتے پوچھ رہی تھی۔۔

"اور مجھ تم پر کیوں غصہ آئے گا؟"۔۔دلاور نے مسکاتے لہجے میں پوچھا۔۔

"تم نے میری وجہ سے اپنی پہلی محبّت کھوئی ہے۔۔"

"میرے لیے میری پہلی اور آخری محبّت صرف تم ہو۔"۔وہ اظہار کے معاملے میں ایسا ہی تھا سچ بولنے والا۔۔بے باک۔۔

www.novelsclubb.com

"لیکن وہ تمہے عزیز تھی"۔۔وہ پھر گویا ہوئی۔۔

"دنیا کی کوئی بھی چیز تم سے زیادہ عزیز نہیں۔۔تم نے میری ذات میرا گھر مکمل کیا ہے تمہاری اہمیت سب سے زیادہ ہے"۔۔اس نے آگے بڑھ کر خاموشی سے اس کے کندھے پر سر رکھ دیا۔یہ محبوب شخص اللہ کی طرف سے اس کے لیے انعام تھا صبر کا انعام۔۔

"آؤ ساتھ تہجد پڑھتے ہیں"۔۔۔ایک نظر بچوں پر ڈالتے اس نے اپنا ہاتھ ہانا کی جانب پھیلایا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔وہ کیسے اس کے دل کی ہر بات جان لیتا تھا کیسے وہ شخص اسے ہر چیز سے زیادہ مقدم رکھ سکتا تھا۔۔کیسے۔۔

**

www.novelsclubb.com

کمرے میں قدم رکھتے اس کی نظر صوفے پر روتی زالے پر پڑی جو مسلسل روتی اسے حواس باختہ کر گئی۔

"زالے میری جان کیا ہوا کیوں رو رہی ہے؟"۔۔لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہ اس کے سر پر کھڑا استسفار کر رہا تھا۔

"سب ختم ہو گیا سب برباد ہو گیا یوسف"۔۔سر کی ہاتھوں میں گراتے وہ زارو قطار روتے بامشکل گویا ہوئی۔۔

"کیا برباد ہو گیا مجھے بتاؤ زالے کیا ہوا؟"۔۔گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھتے وہ فکر مندی سے گویا ہوا۔وہ ابھی پولیس سٹیشن سے واپس آیا تھا۔زالے کو روتا دیکھ کر وہ پریشن ہو گیا تھا۔۔

"سب ختم ہو گیا یوسف"۔۔دوبارہ وہی الفاظ دوہراتے وہ دوبارہ سے رونے لگی ۔۔جب کے یوسف غصّے و جھنجالت کے ملے جلے تاثرات سے زالے کی دیکھنے لگا ۔۔

"ہوا کیا بتاؤ تو سہی۔۔۔"

"آپ کی چڑیل بیٹی نے میری ساری میک اپ کٹس توڑ دی ہیں"۔۔وہ بھی غصے سے چیخی جب کے یوسف کے تھکے اعصاب یک دم سے ڈھیلے ہو گے اور گہرا سانس بھرتے اس نے گردن موڑ کر دائیں جانب دیکھا جہاں ماہا یوسف شاہ دو پونیاں بنائے وائٹ شرٹ کے نیچے گرین پینٹ پہنے باتھروم کے دروازے سے سر نکالے سہم کر ماں کو دیکھ رہی تھی جو تھوڑی دیر پہلے اس کی اچھی خاصی کٹائی لگانے والی

تھی۔۔یوسف نے تاسف سے بیوی کو دیکھا جو ایک فضول چیز کے لیے روئے جا رہی تھی نفی میں سر ہلاتے وہ آگے بڑھا اور ماہا کو اپنی گود میں اٹھالیا۔۔

"بابا ماما نے مارا"۔۔آنکھوں میں زبردستی آنسو لاتے وہ باپ کی ہمدردی سمیٹ رہی تھی۔۔

"میرا پیارا بچہ "۔۔یوسف نے فوراً اس کی سرخ پھولے گال چومے جس پر وہ اپنی ماں کی پسندیدہ ریڈ لپسٹک سے نقش و نگار بناتی رہی تھی۔۔زالے نے خون خوار نظروں سے محبّت کے مظاہرے دیکھے..

www.novelsclubb.com

"میری نظروں سے ہٹادیں اپنی اس چڑیل بیٹی کو۔"۔باپ بیٹی دونوں نے ایک ساتھ غصے سے بھری زالے کی دیکھا۔۔

"چڑیل تو نہ کہو اتنی پیاری بیٹی ہے میری"۔۔یوسف نے محبّت سے اپنی گول مٹول بیٹی کو دیکھا۔۔

"اسی پیاری بیٹی نے میرا سارا میک اپ خراب کر دیا ہے۔کتنے پیارے سے بھیجا تھا حاد بھائی نے"۔۔آنکھیں ایک بار پھر اشک بار ہونے لگیں۔۔

www.novelsclubb.com

"تو اور منگوالینا نا یار"۔۔یوسف نے حل بتایا۔۔

"میں کوئی منگتی نہیں ہوں جو خود منہ پھاڑ کر تحفے مانگتی پھروں"۔۔یوسف نے خجل ہو کر بیوی کو دیکھا جو خاصی ناراض ہو گئی تھی۔۔

"تمہے ویسے بھی ان سب مسنوہی چیزوں کی ہر گز ضرورت نہیں"۔۔یوسف نے معملہ ختم کرنے کی کوشش کی۔۔

"اپنی بیٹی کے کرتوت چھپانے کے لیے مجھے مکھن مت لگائیں"۔۔زالے نے گھور کر ماہا کی دیکھا جو باپ کی گود میں چڑھی چڑانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے ماں کو دیکھ رہی تھی اسے یقین تھا اس کے بابا اسے بچالیں گے۔۔

www.novelsclubb.com

"اچھا تم خفا کیوں ہوتی ہو ہم ابھی چلتے ہیں اور سب کچھ خرید کر لاتے ہیں ٹھیک ہے"۔۔وہ صلح صفائی سے معاملہ ختم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"ٹھیک ہے لیکن یہ چڑیل لڑکی ہمارے ساتھ نہیں جائے گی"۔۔۔زالے نے ناک پھلائی۔۔۔

"میں جاؤں گی"۔۔ماہا نے فوراً اپنی باہیں باپ کے گلے کے گرد باندیں۔۔یوسف اور زالے بے ساختہ ہنستے اسے دیکھنے لگے جو باپ کی دیوانی تھی۔گھر بھر میں شرارتیں کرتی اور رات کو تھک کر دادا دادو کے پاس سوتی۔ مہمل یونیورسٹی سے واپس آتے ساتھ سب سے پہلے اپنی تین سالہ بھتیجی کا پوچھتی جو مہمل کی جان تھی ۔زالے نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوے اپنی بیٹی کو دیکھا جو جان پوچھ کر ماں کی چیزوں کی خراب کرتی تھی لیکن حقیقت میں وہ بخت ولا میں خوشیوں ورونقوں کا وسیلہ تھی۔۔

**

سلام پھرتے اس نے اپنے دونوں ہاتھ اللّٰہ کی بارگاہ میں بلند کیے۔خاموشی سے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھتے اس کے لبوں پر آج تین سال بعد بھی یہی دعا تھی

--

"اے اللّٰہ مہمل مبین کو میرا کر دے۔۔"

میں حاد آفندی زندگی کے تلخ ترین سے گزرا ہوں جہاں کبھی کسی لمحے امید کا کوئی جگنو دیکھائی نہیں دیتا تھا۔میری زندگی کس لمحے بدلی مجھے یہ یاد نہیں۔یاد تھا تو بس اتنا کے میرے درد کی ہر دعا صرف اللّٰہ کے پاس ہے۔میں ایک وقت رات کو سو نہیں پاتا تھا گھنٹہ گھنٹہ گاڑی میں آوارہ پھرنا زندگی کا ایک مشغلہ بن چکا تھا لیکن

اب۔۔اب سب بدل گیا مجھے اللہ نے اپنی ذات کے علاوہ مجھے میری ذات کی پہچان کروائی۔مجھے بتایا کے اس زندگی کا مقصد خود کی ضائع کرنا نہیں مجھے اپنے اپر لاگو ہوتے ہر فرائض کو ادا کرنا ہے۔اتنے عرصے لندن میں رہنا میرے حق میں بہت بہتر ثابت ہوا ہے۔میں سر عبدلرحمان کے ساتھ ان کے انسٹیٹیوٹ کا حصہ ہوں جو میری پہچان ملنے کا ایک وسیلہ تھے۔میں نے اپنی تعلیم مکمل کے کے یہاں ایک مشہور آئی ٹی فرم میں کام شروع کیا جہاں سے ملنے والا تجربہ میرے مستقبل کے لیے بہت ضروری ہے۔

مجھے ماما بار بار واپس انے کی کہتی ہیں لیکن میں پیچھلے تین سال سے ان کی بات ٹالتا آ رہا ہوں لیکن اس کی وجہ میرے بازو پر موجود سانپ کا ٹیٹو تھا جو ہر رات مجھے بے چین کیے رکھتا تھا۔میں نے یہاں ایک قابل ڈاکٹر سے اپنے ٹیٹو کو ریمو کروایا یہ عمل یقیناً تکلیف دے تھا لیکن اب اللہ کی نہ فرمانی میں زندگی نہیں گزارنی۔

www.novelsclubb.com

ارسلان اور عمل سے ہر روز بات ہوتی ہے۔ان سے محبّت وانسیت شاید ایک فطری جذبہ ہو جو مجھے ان دونوں کی جانب کھینچتا ہے۔

دلاور شاہ اچھے انسان ہیں میری ماں سے محبّت کرتے ہیں اور یہی میرے لیے کافی ہے۔۔

آخر میں آتی ہیں مہمل مبین۔مجھے جس کی چاہ تھی میں نے اُس سے اُس کو نہیں مانگا میں نے اللہ ﷻ سے اُس کو مانگا تھا اور میری دعائیں تو بس اللہ ﷻ کے ایک کن کی محتاج ہیں ۔۔

یہ ایک حقیقت ہے کے میری واپسی کی وجہ دو عورتیں ہیں ایک ہانا عبداللہ ﷻ اور دوسری مہمل مبین۔۔

سمندر سارے شراب ہوتے تو

کتنے فساد ہوتے.

گناہ نہ ہوتے ثواب ہوتے تو سوچو

کتنے فساد ہوتے.

کسی کے دل میں کیا چھپا ہے یہ

تو رب ہی جانتا ہے.

دل اگر بے نقاب ہوتے تو سوچو

کتنے فساد ہوتے.

www.novelsclubb.com

تھی خاموشی ہماری فطرت جو چند

برسوں بھی نبھ گئی ہے.

جو ہمارے منہ میں جواب ہوتے تو

سوچو کتنے فساد ہوتے.

ان کی نظریں نہ جان پائیں اچھائیاں

ہماری محسن.

ہم جو سچ میں خراب ہوتے تو سوچو

کتنے فساد ہوتے

محسن نقوی

www.novelsclubb.com

**

نوجوان نسل نماز کو بوجھ سمجھتی ہے لیکن کیوں؟۔۔یہ سوال اکثر میرے ذہن میں آتا ہے۔جس عمل کا حکم اللہ کی کتاب میں درج ہے پھر کیوں آج ہم اس حکم کو ٹالتے جا رہے ہیں۔سائنس سے یہ بات ثابت شدہ ہے کے نماز آپ کی جسمانی صحت کے لیے کس قدر مفید ہے لیکن کیا نماز کا مقصد صرف جسمانی صحت تک محدود ہے؟۔۔

نماز کو دین کا ستون قرار دیا گیا ہے۔یہ مسلمان اور کافر کے درمیان واضح فرق کرنے والی چیز ہے۔

www.novelsclubb.com

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہُ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیزیں نہ بتاؤں جن سے اللہ گناہوں کو مٹاتا اور درجات کو بلند

کرتا ہے؟لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیوں نہیں، آپ ضرور بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ناگواری کے باوجود مکمل وضو کرنا اور مسجدوں کی طرف زیادہ چل کر جانا اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا، یہی سرحد کی حقیقی پاسبانی ہے۔

یہاں ناگواری سے مراد نفس پر بھاری ہونا ہے۔جب سرد راتوں میں آپ اپنا بستر چھوڑ کر اللہ کی عبادت کے لیے وضو کرتے ہیں اپنے نفس کو ہراتے ہیں یہ اللہ کے نزدیک بہت محبوب ہے۔مجھے یہ بات کہتے ہوئے دکھ محسوس ہوتا ہے جب میں دیکھتا ہوں کے لوگ صبح سویرے اپنے کام کے لیے جلدی اٹھ سکتے ہیں لیکن فجر کی نماز کے لیے نہیں۔

آپ جانتے ہیں یہ ہمارے نبی (ص) کی ایک حدیث کا مفہوم ہے کے فجر کی پہلی دو سنتیں دنیا اور اس کی ہر چیز سے زیادہ بہتر ہیں لیکن ہم کتنی آرام سے فجر چھوڑ دیتے

ہیں کیوں؟ کیونکے ہماری نیند پوری نہیں ہوتی۔ ہم نے اللہ کی خاطر کچھ چھوڑ وہی نہیں۔۔

میں اس وقت آپ کو نماز کے بارے میں قرآن و حدیث کے بہت سے حوالے دے سکتا ہوں لیکن یہ بات میں اور آپ ہم سب جانتے ہیں کے نماز دین میں کتنی اہم ہے یہ میری اور آپ کی زندگی میں کتنی اہم ہے۔ کیا آپ نے اللہ کی خاطر نیند قربان کی؟ کیا آپ نے نفس پر بھاری ہوتا وضو کیا؟۔۔ کیا آپ نے تھکے ہوئے جسم کو نظر انداز کرتے کبھی عشاء ادا کی؟۔۔ کیا آپ جب اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے تو کیا آپ کے پاس کوئی ایسا عمل ہو گا جو خالص اللہ کے لیے ہو جس میں کوئی ریاکاری نہ ہو جس میں کسی انسان کا کوئی عمل دخل نہ ہو۔۔

میں جانتا ہوں ہم سب کسی نہ کسی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ لیکن اللہ کا اپنی کتاب میں فرمان ہے کے ہر تنگی کے بعد آسانی ہے۔ حضرت ایوب کو سالوں بیماری میں مبتلا رکھا گیا نعمتیں چھینی گئیں لیکن ان کی زبان سے کبھی شکوے کا ایک لفظ نہیں نکلا ۔اور ہم ؟۔۔ ہم ایک ادنا سی چیز نہ ملنے پر رخ پھیر لیتے ہیں۔ اللہ کی ناراضگی مول لے لیتے ہیں۔ اللہ جب ناراض ہوتا ہے نا تو وہ رزق نہیں چھینتا وہ سجدوں کی توفیق چھین لیتا ہے۔۔ وہ ہم پر پانی, ہوا بند نہیں کرتا وہ ہم پر ھدایت کے دروازے بند کر دیتا ہے۔

خدا بھول چکا زندگی آزمائش بن گئی دوائیں قبول نہیں ہوتیں

پوچھا نماز فجر پڑھتے ہو؟

بولا: آنکھ نہیں کھلتی

اللہ کو راضی کرنے کا آسان حل بتاؤں؟ نماز۔۔

نماز اللہ اور بندے کے درمیان کے تمام فاصلوں کو ختم کر دیتی ہے۔ ہم جب سجدوں میں سستی نہیں کرتے نا تو اللہ بھی دعاؤں کی قبولیت میں تاخیر نہیں کرتا۔

اچھا میرا آپ سب سے ایک سوال ہے کیا آپ لوگوں کی زندگی میں کوئی ایسا انسان ہے جس کو آپ دن میں پانچ بار کال کریں اپنے دکھ اپنی مشکلات سنائیں اور وہ اطمینان سے آپ کو سنے آپ کے دل کی تسلی دے؟۔۔اس نے پورے ہال میں ایک طاہرانہ نظر ڈالی سب خاموش تھے کسی کے پاس کوئی جواب موجود نہ تھا۔۔

آپ جانتے ہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جو اپنے بندوں کو سنے جو انھے سمجھے۔ اللہ کی ذات کے سوا کوئی نہیں جو ہمارے دکھ سمیٹے ہمارے دلوں پر تسلی نازل کرے۔

نماز آزمائش نہیں ہوتی یہ اللہ کی طرف سے بہت بڑھی پناہ گاہ ہوتی ہے اور جو اس پناہ گاہ میں آجاتا ہے نا تو بڑے سے بڑا طوفان بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔۔وہ اسٹیج سے اترتا سر عبدلرحمان کے سامنے آن کھڑا ہوا جو فخر سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔آج کی تقریر حادنے کی تھی سر عبدلرحمان کے لیے یہ بات خوشی کا باعث تھی سامنے کھڑا لڑکا بدل چکا تھا محض صرف اللہ کے لیے۔۔

گھر کب جاؤ گے ؟۔۔عبدلرحمان صاحب نے سوال کیا۔۔

بہت جلد انشااللہ بس کچھ ادھورے کام مکمل ہو جائیں۔۔غیر مرئی نقطے تو گھورتے وہ گویا ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

**

سر جھکائے وہ سفید لباس میں ملبوس دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ یہاں قید ہوئے اسے تین سال ہو گے تھے۔اس پر ایک بزنس مین کے ساتھ فراڈ کرنے کا الزام تھا ۔کورٹ میں الزام ثابت ہونے کے بعد اسے عدالت کی جانب سے پندرہ سال کی سزا سنوائی گئی تھی۔اس نے اپنے لیے ہاتھ پیر مارنے کی بہت کوشش کی لیکن بے سود۔۔

"اٹھو تمہاری ملاقات آئی ہے"۔۔شائستہ انگریزی میں گویا وہ افسر اسے اپنے ساتھ میٹنگ روم میں لے گے۔۔

شکستہ چال چلتے وہ کمرے میں داخل ہوا جہاں سامنے موجود حاد کو دیکھتے اس کے قدم اپنی جگہ جم سے گے۔۔ہلکی بڑھی داڑھی سلیقے سے سیٹ کیے گے بال بلیک پینٹ پر بلیک شرٹ کے ساتھ بلیک ہی مفلر پہنے سامنے کھڑے حاد کو دیکھ رہا تھا جس کی آنکھوں اپنے لیے ترس و ہمدردی دیکھتے اس کا سر جھک گیا۔۔

"سوچا تھا تم سے اتنے سالوں بعد ملوں گا تو پوچھوں گا کیسے ہو لیکن اب یہ سوال بے معنی لگتا ہے"۔۔دونوں اپنے سامنے کرسیوں میں بیٹھے تھے درمیان میں ایک لوہے کا ٹیبل موجود تھے جب کے افسر دروازے کے قریب کھڑے تھے۔۔

"تم یہاں کیوں آئے ہو"۔۔دانیال نے طویل خاموشی کی توڑا۔۔

"میں تو یہاں مہمل کو تکلیف دینے کا حساب کرنے آیا تھا لیکن تم تو خود ٹوٹے بکھرے ہو تم سے کیا حساب کتاب کرنا"۔۔حاد کو یک دم سے دکھ نے آن گھرا سامنے موجود آدمی اس کے بچپن کا دوست تھا۔۔

"تمہاری اس سے شادی ہو گئی؟"۔۔حاد نے غور سے اس کے چہرے کی جانب دیکھا جو اپنی شادابی کھو چکا تھا وہ پہلے کی نیسبت کافی کمزور ہو گیا تھا۔۔

"نہیں۔۔مگر جلد ہونے والی ہے"۔۔حاد جانتا تھا اس کو ماں سب کو منا لے گی اور مہمل کو منانا تو حاد کا کام تھا۔۔دانیال خاموشی سے سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔

"ردا کیسی ہے؟"۔۔حاد نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا کیا اسے ردا یاد تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"تمہے ردا یاد ہے؟"۔۔حاد نے سوال کیا۔۔

"ہاں میں اسے کیسے بھول سکتا ہوں وہ روز میرے خوابوں میں آتی ہے مجھے اپنی سرخ آنکھوں سے گھورتی رہتی ہے"۔۔اس کی آنکھیں رات بھر مجھے سونے نہیں دیتیں۔۔وہ کیسی ہے؟اب تک تو شادی ہو گئی ہو گی اس کی۔۔خوش ہے نا اپنے شوہر کے ساتھ۔۔وہ اب حاد کے جواب کا منتظر تھا جو اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

"رداز ندہ نہیں ہے دانیال تمہارے جانے کے کچھ دن بعد اس نے خود کشی کر لی تھی"۔۔وہ زلزلوں کی زد میں سکت سا حاد کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

"تمہاری وقت گزاری اس کی جان لے گئی دانیال وہ چھوٹے گھر کی لڑکی تھی اس کے بڑے خواب اور تمہاری وقت گزاری تم دونوں کو برباد کر گئی"۔۔حاد اب اٹھ کھڑا ہوا جب کے دانیال بے حس و حرکت فرش کو گھور رہا تھا۔۔

"میں آج واپس پاکستان جارہاہوں شاید یہ ہماری آخری ملاقات ہے۔میں دعا کروں گا کے اللّٰہ تمہاری مشکلات میں کمی کریں"۔۔۔اس کے کندھے پر دباؤ بڑھاتے وہ وہاں سے باہر نکل گیا۔دانیال کے آنسو اس کے ہاتھ پر گر رہے تھے۔اسے اب سمجھ آئی اچانک اس کی پکڑ کیوں ہوئی کیونکے اللہ جب رسی کھینچتا ہے تو فرار کی کی راہ باقی نہیں رہتی۔۔وہ ردا کے ساتھ کیے گے ظلم کی سزا کا حق دار تھا مگر کاش وہ وقت پر سنبھال جاتا۔

**

www.novelsclubb.com

"میری پیاری شہزادی کیسی ہے؟۔"۔ماہا کو اپنی گود میں بیٹھائے وہ مسلسل اسے باتیں کر رہا تھا۔ماہا اپنی ماموں کو سامنے دیکھتی خوشی سے اس سے باتوں میں مگن تھی۔

"میں ٹھیک ہوں اپ میرے لیے کیا لائے"۔۔اپنی خیریت کی اطلاع دیتی وہ فورا اپنی مطلب کی بات پر آئی۔روزانہ ماموسے سکائپ پر بات کرنی اور ڈھیروں فرمائشیں کرنا ماہا کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔

"جی میری جان میں آپ کے لیے بہت ساری چاکلیٹس،باربی سیٹ،میک اپ اور بھی بہت کچھ لے کر آیا ہوں یہ دیکھو یہ بیگ سارا آپ کا"۔۔ایک بڑے سے بیگ

کی جانب اشارہ کرتے وہ محبّت سے گویا ہوا جب کے ماہا میک اپ کا سنتی ہی خوشی سے کھلکھلا گئی۔۔

"ماما۔۔۔! مجھے آپ کی میک اپ کی کوئی ضرورت نہیں میرے ماموں میلے لیے لے ائے ہیں نیو والا"۔۔خوشی سے چہکتی اس نے زالے کو متوجہ کیا جو کھانا ٹیبل پر سجا رہی تھی۔زالے نے گھور کر اسے دیکھا۔جب کے حاد کی نظر نے بے ساختہ کچن کے دروازے سے جھانکتے ہلکے جامنی رنگ کے آنچل پر پڑی جو نظروں کی تپش محسوس کرتے واپس اندر کی جانب چھپ گیا۔۔۔ایک خوبصورت مسکراہٹ حاد کے چہرے پر چھاپ دکھلا کر چھپ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"عمل یہاں آؤ۔"۔دلاور کی گود میں بیٹھی عمل نے چونک کر اپنے بھائی کے جانب دیکھا جو بازو اس کی جانب بڑھائے ہوئے تھا۔ عمل ایک خاموش اور شرمیلی سی بچی تھی جو اکثر زیادہ لوگوں میں گھبراتی فوراً دلاور کی گود میں چھپ جاتی تھی اس کے برعکس ارسلان اور ماہا فوراً سب کے ساتھ گھلنے ملنے والے بچے تھے۔حاد نے ارسلان کو اس کی پسند کی چیزیں دی دی تھیں اب اس کی نظر عمل کی جانب تھی جو کچھ جھجکتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی حاد کے سامنے آن کھڑی ہوئی جس نے اس کے سامنے ڈھیر ساری چیزیں رکھی جن میں کلرنگ بکس اور بے شمار پینٹنگ کا سامان موجود تھا جنھے دیکھتے اس کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"یہ سب میرے لیے؟۔۔"

"جی میری جان یہ سب کچھ حاد بھائی اپنی عمل کے لیے لائے ہیں"۔۔پنک فراک میں خوشی سے چہکتے وہ حاد کے بازؤں میں چھپ گئی جو ایک نظر ہانا پر ڈالتا اسے اپنے حصار میں لے گیا۔۔

ہانا دلاور مطمئن تھے ان کی سب اولادیں خوش تھیں یہی ان کے لیے کافی تھا ۔۔سب گھر والے ہال میں خوش گپیوں میں مصروف تھے ہانا کافی دیر سے سیف سے باتوں میں مصروف تھی جو وینٹر بریک میں ہوسٹل سے گھر آیا ہوا تھا۔۔

**

گھر والوں کی فرمائش پر چائے کا پانی چڑھاتے وہ ساتھ ساتھ دراز سے چائے کی پیالیاں نکال رہی تھی۔

"بھابی آپ نمکو اور بسکٹ بھی نکال دیں ایسے خالی چائے دینا اچھا نہیں لگے گا "۔۔آہٹ پر زالے کا گمان کرتی وہ اپنی رو میں گویا ہوئی۔۔

'میرے علاوہ سب کی فکر ہے تمہے "۔۔یہ آواز یہ آہٹ کس کی تھی یہ سوچتے ہی دل عجیب انداز میں دھڑکنے لگا۔ہاتھوں میں لرزش دیکھتے وہ آگے بڑھتا احتیاط سے پیالی لیتا سائیڈ پر رکھ گیا۔۔ مہمل نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا جو بلیک پینٹ پر بلیک شرٹ پہنے اس کے سامنے موجود تھا مہمل کو نروس ہوتا دیکھ وہ آرام سے بسکٹ پلیٹ پر سجانے لگا۔ مہمل کن اکھیوں سے اسے دیکھ رہی تھی جو اپنے کام میں مگن تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"جانتی ہو باہر سب ہماری شادی کے بارے میں بات کر رہے ہیں"۔۔ مہمل نے پلٹ کر اسے دیکھا جو پلیٹ سیٹ کر رہا تھا۔۔

"کیا ہوا؟"۔۔حاد نے گردن موڑ کر اسے دیکھا جو خاموشی سے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"کچھ نہیں"۔۔وہ نظروں کا مرکز بدلتی چائے پیالیوں میں ڈالنے لگی۔۔جب کے حاد پلیٹ سائیڈ پر رکھتے خاموشی سے سینے پر بازو باندھے اسے دیکھنے لگا۔۔اس کی نظروں کی تپش سے مہمل کے ہاتھوں میں لرزش طاری ہونے لگی۔۔

"سب چاہتے ہیں ہماری شادی ہو جائے پر تم کیا چاہتی ہو؟۔۔"

"آپ کیا چاہتے ہیں"۔۔ہاتھ اور نظریں چائے کی جانب مرکوز تھی۔۔

"میں کیا چاہتا ہوں؟ یہ پوچھا میرا دل کیا چاہتا ہے؟"۔۔حاد ایک جذب سے گویا ہوا۔۔

"تو کیا چاہتا ہے آپ کا دل؟"۔۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔

"تمہاری چھار کھتا ہے یہ دل"۔۔وہ دوبدہ گویا ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

"تو اپنے دل سے کہ دیں مہمل مبین نے اس کی عرضی قبول کر لی ہے

'۔۔ مسکراہٹ چھپاتی وہ ٹرے اٹھاتی باہر کی جانب بڑھ گی۔حاد سکتے کے عالم میں

کھڑا اسے دور جاتا دیکھ رہا تھا کیا اس کی دعائیں قبول ہو گئی تھیں کیا اس کی دعا پر کن فرما دیا گیا تھا۔۔آخر کار حاد آفندی کو اپنے صبر کا پھل مل چکا تھا۔۔

**

کچھ ماہ بعد:

سمندر کنارے ماہا اور عمل آگے پیچھے بھاگتیں ارسلان سے جیتنے کی کوشش کر رہیں تھیں جوان دونوں کے پیچھے بھاگتا پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ان سے کچھ فاصلے پر کھڑی مہمل لائٹ پنک کلر کے فراک پر اسی رنگ کا حجاب پہنے مسکراہتے ہوے انھے دیکھ رہی تھی سمندر کی لہروں میں ایک تلاطم برپا تھا۔آسمان پر چاند اپنی پوری شان سے چھایا ہوا تھا۔دائیں ہاتھ کی تیسری انگلی پر پڑی ڈائمینڈ کی انگوٹھی کو دیکھتی ایک خوبصورت مسکراہٹ اس کے چہرے پر چا گئی۔کچھ گھنٹے پہلے کا منظر اس کی آنکھوں میں جگمگانے لگا جب وہ حاد آفندی کے نام کی گئی تھی۔نکاح کی رسم حاد کے اسرار پر قریبی مسجد میں ادا کی گئی تھی۔

نکاح کے بعد حاد مہمل کو اپنے ساتھ ساحل سمندر لے کر جانا چاہتا تھا۔ مبین شاہ نے باخوشی اجازت دے دی لیکن زالے کی گھوریوں کو نظر انداز کرتا یوسف ان کے ساتھ تینوں بچوں کو بھیجنے پر باضد تھا اور حاد اس کی چالاکی پر نفی میں سر ہلاتا مہمل اور بچوں سمیت یہاں کے لیے نکل گیا۔۔

یہ مارچ کے اولین دن تھے سردی کی شدت ٹوٹ چکی تھی لیکن سمندر کنارے رات کے وقت ٹھنڈی ہواؤں کا راج تھا جو اسے کپکپانے پر مجبور کر گیا ہلکا گلابی آنچل جو کندھے پر پن کی مدد سے سیٹ کیا گیا تھا ہوا کے زور سے لہرانے لگا۔۔اپنے کندھوں پر کالی مردانہ شال پڑتے دیکھ کر اس نے پلٹ کے دیکھا جہاں وہ شاندار پرسنیلٹی کے ساتھ سفید رنگ کی کمیض شلوار پہنے جس کے کف کہنیوں تک فولڈ کیے گے تھے پاؤں میں پشاوری چپل پہنے اس کے قریب کھڑا تھا۔۔

"تم خوش ہو مہمل؟۔۔"

"سب خوش ہیں تو میں بھی خوش ہوں۔۔"

"ان سب میں کون کون شمار ہے؟"۔۔وہ شاید اپنا نام سننا چاہتا تھا۔۔

"سب سے مراد وہ لوگ جو میرے دل میں بستے ہیں"۔۔اس کی آنکھوں میں دیکھتی وہ گھما پھیرا کر جواب دے رہی تھی۔حاد اس کی شرارت سمجھتا مسکرا دیا وہ جانتا تھا مہمل سے اظہار محبّت کروانے میں اسے بہت وقت لگنے والا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

"تم مجھے خود سے بہت دور لگتی تھی یہ لاحاصل سے حاصل تک کا سفر بہت مشکل تھا لیکن جو اللہ سے امیدیں وابستہ کرتے ہیں نا وہ خالی ہاتھ نہیں رہتے"۔۔اس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں ڈالے وہ محبّت سے گویا ہوا۔۔

"اچھے دل ہمیشہ فاتح قرار دیے جاتے ہیں"۔۔بھوری آنکھیں چاند کی روشنی میں چمکتی محسوس ہو رہیں تھیں۔دل میں چاروں جانب آسودگی چاہی ہوئی تھی۔وہ ایک ایک دوسرے کے سامنے محرم کے روپ میں کھڑے تھے وہ رشتہ جو اللہ نے دونوں کے درمیان منتخب کیا تھا۔حاد نے اپنی کمیض کی جیب سے ایک خاکی رنگ کا ینولوپ نکال کر مہمل کی جانب بڑھایا جو ایک نظر حاد کو دیکھتی ینولوپ تھام چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

ینولوپ کھولتے اس نے بے یقینی سے حاد کو دیکھا جو آنکھوں میں محبّت کے دیپ جلائے چہرے پر مسکراہٹ سجائے مہمل کو دیکھ رہا تھا جو ہاتھ میں پکڑے عمرہ کے ٹکٹ کو نم آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

"یہ تمہارے لیے میری جانب سے نکاح کا تحفہ"۔۔ مہمل کی آنکھ سے گرتا آنسو اس نے اپنی پوروں پر سمیٹ لیا۔۔

"لوگ کہتے ہیں کسی کو بار بار دیکھنے سے دل بھر جاتا ہے مگر عجیب ہے نہ میں نے تمہے جب جب دیکھا تم سے نئے سرے سے محبّت ہوئی ہے"۔۔ مہمل کے اپنا سر اس کے کندھے پر ٹکا دیا اپنے گرد حصار محسوس کرتی وہ آسودگی سے مسکرا دی۔ چاند کی روشنی دونوں کے وجود کو پر نور بنا رہی تھی۔ حاد کو اس کی منزل مل گئی تھی جس کی

چھابرسوں سے اس کے دل میں تھی وہ پوری ہو گئی تھی کیونکے دعائیں تو اللہ کے ایک کن کی محتاج ہوتی ہیں۔

"بھائی۔۔۔!"۔۔ عمل کی آواز میں جھٹکے سے انہوں نے پلٹ کر دیکھا جہاں عمل بھاگتی ہوئی ان کی جانب آ رہی تھی۔۔

"کیا ہوا عمل؟"۔۔ گھٹنوں کے بل بیٹھتے اس نے عمل سے پوچھا جس کے چہرے پر سے ہوائیاں اڑ رہی ہوئیں تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

'وہ ادھر۔۔ماہا اور ارسلان لڑ رہے ہیں"۔۔ پھولے ہوئے سانس سے بامشکل جملہ مکمل کرتی وہ حاد کے سینے میں چھپ گئی۔ عمل کو لڑائی جھگڑے سے شروع سے ہی

خوف محسوس ہوتا تھا جہاں لڑائی کی شروعات ہوتی عمل وہاں سے بھاگ جانے میں ہی اپنی عافیت سمجھتی۔ حاد اور مہمل نے بیک وقت سامنے دیکھا جہاں ماہا ارسلان کے بال کھینچ رہی تھی اور ارسلان مسلسل خود کو اس سے دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"اب سمجھ آیا تمہارے بھائی نے ماہا کو ہمارے ساتھ کیوں بھیجا ہے"۔۔ نفی میں سر ہلاتے وہ عمل کو گود میں اٹھائے دونوں کی جانب بڑھا جن کے چہرے سرخ ہو چکے تھے۔ مہمل نے مسکراہٹ چھپاتے آسمان کی جانب دیکھا آنکھیں خوشی و مسرت سے چمک رہیں تھیں۔ چاند کو دیکھتی وہ بے ساختہ یہ جملہ اس کے لبوں سے ادا ہوا

۔۔

www.novelsclubb.com

"اے چاند تیرا اور میرا رب ایک ہی ہے۔" وہ اللہ کے حوالے سب معاملات کو کر کے مطمئن تھی۔

***

"کیا بنا رہی ہے میری جان"۔۔ برش کو سائیڈ پر رکھتے اس نے آنکھیں اٹھا کر اپنے بابا کو دیکھا جو اس کے ٹیبل پر جھکے اسے دیکھ رہے تھے۔ عمل کی آنکھوں کا رنگ بھی حاد کی طرح گہرا سبز تھا جن میں دیکھ کر دوبارہ نظریں ہٹانی مشکل ترین امر تھا

۔۔

"میں ایک گھر بنا رہی ہوں سمندر کنارے ہے جہاں سے پانی کا شور ہر جگہ ارتعاش پیدا کرتا ہے"۔۔ دلاور نے حیرت سے اسے دیکھا جو ابھی محض اٹھ سال کی تھی لیکن مطالعہ کا شوق اور پینٹنگ اس کے بہترین مشغلے تھے۔ اور دلاور شاہ نے اپنی بیٹی کی ایک اشارے پر دنیا کے کونے کونے سے اس کی پسندیدہ مصنفین کی کتابیں اور پینٹنگ کے لیے مختلف ٹولز منگوائے تھے۔۔ اس کا بہترین مطالعہ اس کو ہر چیز کو بہترین نظریے سے دیکھنے میں مدد دیتا تھا۔۔

"کیا میری جان کو ایسا گھر چاہیے۔۔"

"بلکل چاہیے بابا"۔۔۔اس کی آنکھوں کی چمک دلاور کو بہت بھلی لگی اس کے آنکھوں پر بوسہ دیتے اس نے مسکرا کر عمل کی جانب دیکھا۔۔

"بابا ضرور اپنی بیٹی کی ہر خوائش کو پورا کریں گے"۔۔

"تھنک یو بابا"۔۔اس کی خوشی سے چہکتی آواز دلاور کی مسکرانے پر مجبور کر گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری ماما اور بھائی کہاں ہیں؟"۔۔یہ جون کے اولین دن تھے۔اسلامہ اباد میں گرمی نے کچھ دنوں سے خاصا زور پکڑا ہوا تھا لیکن آج اللہ کی ابر رحمت نے ہر

طرف جھل تھل کا سماں بنا دیا تھا۔۔ارسلان اور ہانا لان میں بارش کے مزے لے رہے تھے۔۔

"ماما اور بابا باہر لان میں ہیں۔۔"

"آپ نہیں چلو گی"۔۔دلاور نے پوچھا۔۔

"نہیں بابا مجھے اپنی پینٹنگ مکمل کرنی ہے"۔۔مسکرا کر جواب دیتی وہ پینٹنگ پر جھک گئی جب کے دلاور نرمی سے اس کے بالوں پر بوسہ دیتے باہر کو جانب بڑھ گے ۔۔

www.novelsclubb.com

**

"ماما بھائی اور مہمل بھابی کب آئیں گے ہم سے ملنے"۔۔بارش میں ہانا کے گرد گول چکر لگاتے وہ ساتھ ساتھ باتیں بھی کے رہا تھا۔۔

"حاد اپنی نئ کمپنی کے کاموں میں مصروف ہے جیسے ہی فری ہو گا وہ ضرور آئیں گے ہم سے ملنے۔۔"

"اگر وہ جلد نہیں آ سکتے تو ہم چلتے ہیں ان سے ملنے"۔۔ارسلان کی حاد سے بے پناہ محبّت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں تھی ارسلان کے لیے حاد اس کا آئیڈیل تھا اور حاد کے لیے ارسلان اور عمل اس کی جان تھے۔ہانا جو حاد اور ارسلان عمل کے مابین تعلق پر فکر مند تھی اس کی وہ ساری پریشانی و فکر مندی ان تینوں کے درمیان

موجود محبّت سے اڑن چھو ہو چکی تھی۔اس کے تین بچے تھے اور تینوں ہی اس کی جان تھے۔۔

"ضرور جائیں گے لیکن پہلے آپ ذرا جا کر اپنی بہن کی دیکھو"۔۔دلاور کی آواز پر ہانا کے پلٹ کر دیکھا جہاں سفید شلوار کمیض میں ملبوس وہ ارسلان کو اندر بھیج چکا تھا ۔۔

"آج جلدی کیسے آ گے۔۔۔۔"

"آفس میں دل نہیں لگ رہا تھا اس لیے جلدی آ گیا۔۔"

تو کیا گھر میں دل لگانے آئے ہیں؟۔۔ہانا کی بات پر بے ساختہ وہ ہنس پڑا۔۔

بارش ہنوز جاری تھی۔ شاہ ولا کے لان کے درمیان میں اپنے سامنے کھڑے وہ مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ دلاور نے اس دن سے آج تک کبھی دوبارہ سیاست میں شمولیت اختیار کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اس نے خدمت خلق کے جذبے سے سرشار ہو کر پورے ملک میں ہسپتال، اسکول، یونیورسٹی، اولڈ ہوم اور لنگر خانے قائم کیے۔ اتنے عرصے نے اس پر یہ ادارک کیا کے خدمت کرنے والے کرسی کے محتاج نہیں ہوتے۔ ملک میں کرپشن آج بھی جاری تھی لیکن وہ آٹے کے لیے لوگوں کو گھنٹوں لائن میں خوار نہیں کرتا۔ ہر ضرورت مند کے گھر راشن "عمل ٹرسٹ" کی جانب سے ہر مہینے پہنچا دیا جاتا تھا۔ وہ خواب جس میں لوگ اس کے منہ پر کالک لگانا چاہتے اس خواب کی تعبیر تو بلکل مختلف تھی۔ وہ چہرہ جس پر اس نے گرد و غبار دیکھی تھی اس چہرے کو لوگ محبّت و عزت سے چھوتے

www.novelsclubb.com

ہیں۔ضعیف لوگوں کی دعائیں اسے اس کی منزل پر ثابت قدمی عطاء کرتے تھے اور وہ خود کو کسی کرسی کا محتاج نہیں سمجھتا تھا۔۔

"دلاور۔۔۔"

"ہانا"۔۔اس نے بھی اسے اسی کی طرح پکارا۔۔

"میں چاہتی ہوں تم سیاست میں دوبارہ شمولیت اختیار کرو۔"۔بارش کے قطرے اس کے چہرے کو بگھو رہے تھے۔۔وہ ہمیشہ ایک طرح بلکل چپ ہو گیا تھا ہانا کی ہر بار کی طرح پھر یہ فرمائش وہ پوری کرنے سے قاصر تھا۔لیکن ہانا پر امید تھی کے وہ اسے کسی نہ کسی دن ضرور راضی کر لے گی۔۔۔ضرور۔۔۔

"تم نے کبھی مجھ سے اظہار محبّت نہیں کیا"۔۔چہرے پر گرتے بالوں کو کان کے پیچھے اڑساتے وہ اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔۔ہانا اس کی بست بدلنے وہ اسے دیکھنے لگی۔۔

"میں اظہار محبّت کے معاملے میں کورے کاغذ کے مانند ہوں بادشاہ سلامت" ۔۔مسکراہٹ ضبط کرتی وہ بڑی عزت سے گویا ہوئی جب کے دلاور اس کی شرارت سمجھتا ہلکا سا مسکرایا۔۔

"لیکن یہ خادم تو اظہار محبّت سننے کی بے چین ہے"۔۔وہ بھی اسی کی انداز میں گویا ہوا۔دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے مسکرا رہے تھے۔دلوں میں آسودگی و اطمینان چاہی ہوئی تھی۔دلاور ہانا کا دیوانہ تھا اور یہ بات اسے مغرور بنانے کو کافی تھی۔۔جیب میں بجتے موبائل نے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی اور وہ ہانا کو سر سے اشارہ کرتا فون کان سے لگائے اندر کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔

"میں ہانا دوپہر بارہ بج کر پینتیس منٹ پر بارش کی برستی بوندوں کو حاضر ناظر رکھ کر یہ اظہار کرتی ہوں کے مجھے سید دلاور شاہ سے محبّت ہے"۔۔موبائل ہاتھ سے گر کر چکنا چور ہو گیا لیکن اسے اس وقت کسی چیز کی پروا نہیں تھی پلٹ کر سامنے دیکھتے وہ آنکھوں میں اترتی حرارت کو چھپانہ سکا وینڈر کلر کے کمیض شلوار میں مبلوس ہانا اسے اپنی جانب بڑھتا دیکھ رہی تھی۔ہانا کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے وہ اس کے پیشانی سے پیشانی ٹکائے اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔اس کی بیوی اس کی محبّت اس کے سامنے تھی یہ اللہ کا اس پر بہت بڑا کرم تھا۔۔اس کے کان میں سرگوشی کرتے وہ ہر جگہ سحر طاری کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"دلاور ہانا کا دیوانہ ہے"۔۔پورے شاہ ولا میں ان کی خوشی و طمانیت سے بھرپور قہقہے گھونج رہے تھے۔۔

**

زندگی "آفتادن برگ کی مانند" ہے یعنی "شاخ سے گرتے پتوں کی طرح"۔ جیسے درخت پورا سال بہار کو اپنے وجود میں نہیں بسا سکتا اسی طرح انسان کی زندگی بھی خوشیوں و غموں کے درمیان ڈولتی رہتی ہے۔انسان کی زندگی کی تکلیفوں میں محض ایک ہی چیز ہوتی ہے جو امید کا جگنو تھما دیتی ہے۔اور وہ چیز دعا ہے۔دعا کے معاملے میں ہم انسان بہت جلد باز ہوتے ہیں ہمیں لگتا ہے یہاں ہم نے ایک چیز دراز پر آرڈر کی اور وہیں دوسری جانب وہ ہمارے گھر کے دروازے پر موجود ہو۔ لیکن اصل زندگی میں دعا کی قبولیت تڑپ مانگتی ہے ہاجرہ جیسی تڑپ۔۔

www.novelsclubb.com

حضرت ہاجرہ کے پاس راستہ نہیں تھا صحرا میں کہیں بھی کوئی سہارا نہیں تھا۔ لیکن ان کے پاس امید تھی تڑپ تھی، دعا تھی اور اللہ پر بھروسہ تھا۔اور معجزے تو صرف انہی کے لیے ہوتے ہیں جو تڑپ دیکھاتے ہیں معجزوں پر یقین رکھتے ہیں

۔ کبھی زندگی یعقوب جیسا امتحان لیتی جہاں آنکھوں کی بینائی کمزور ہو جاتی ہے لیکن دل میں یوسف کی تڑپ آخر تک قائم رہتی ہے۔یہ سب فیصلے اللہ کے ہوتے ہیں کب، کہاں، کیا ملنا ہے یہ سب پہلے سے لکھا جا چکا ہے۔ہمارے ہاتھ میں صرف محنت اور دعا ہے جیسے ہم نے نہیں چھوڑنا جیسے دلاور نے نہیں چھوڑا۔

اس کو خدمت خلق کا جنون تھا اور وہ کر رہا تھا اسے کرسی کی پروا نہیں رہی کیونکے اس کا خواب کرسی کے بغیر بھی پورا ہو رہا تھا لیکن ممکن ہے کے اللہ عنقریب اسے وہ کچھ دے دیں جس کی آرزو اس کے دل میں ہے۔

حاد نے ایک عرصہ گمراہی میں بسر کیا لیکن ہدایت کا ایک لمحہ اس کو لیے کافی تھا۔ ہدایت اس پر ابر رحمت بن کر کھل کر برسی تھی کیونکے ہدایت اللہ کی طرف سے ہے اور یہ کسی کی میراث نہیں ہوتی۔۔

آفتادن برگ کا ہر ایک کردار اپنے اندر ایک کہانی لیے آگے بڑھتا چلا گیا کہیں باپ کی عزت کا مان تھا کہیں عورت کی عزت اور مقام تھا کہیں نفس سے جنگ تھی کہیں مکافات عمل ہلکا سا مسکرا رہی تھی تو کہیں دوسری طرف صبر کے بعد ایک نئی صبح کا آغاز تھا۔

زندگی کے سفر میں ایک بات ہمیشہ یاد رکھنی ہے کے دعا قبول ہو جاتی ہے بس کبھی کہیں تڑپ دیکھانی پڑتی ہے تو کہیں صبر۔۔۔

www.novelsclubb.com

ختم شد